The Glorious Tabernacle

By

A.J.Fleck

Translated by
Macbool Gill .B.A.B.ED

پرُجلال خیمہ

از۔ ایلفریڈ۔ جے۔ فلیک

مترجم۔ مقبول گل، بی اے، بی ایڈ

1966

فہرست مضامین

پیش لفظ
تمہید
دیباچہ
پرجلال خیمہ
خدا کی حضوری
خدا کا مقدس
۱ ۔ خیمہ
سامان و مصالح
خدا کے کارندے
خدا کا کاریگری
۲۔ خیمہ کی استادگی
دروازہ
پیتل کی قربان گاہ
سوختنی کی قربانی
خطا کی قربانی
صحن
پیتل کا حوض
۳۔ مقدس
مقدس کا دروازہ
پردہ پوش
تخس کی کھالیں
مینڈھوں کی سرخ رنگی ہوئی کھالیں
بکری کے بالوں کا پردہ پوش
۴۔ پاک مکان
مسکن کا پردہ
تختے
فرش
۵۔ پاک مکان کا سامان
نذر کی روٹیوں کی میز
شمعدان
سنہری قربان گاہ
۶ ۔ پاک ترین مکان
پردہ
عہد کا صندوق
۷۔ پاک ترین مکان کا مطلب
۸۔ لبُ لِباب
خیمہ کا دوہرا مقصد
ہمارا بلاوا اور چال چلن
مسافر کلیسیاء

پیشِ لفظ

یہ کتاب کسی دل پسند مضمون کی خیالی تشریح نہیں ، بلکہ خیمۂ اجتماع کی ان الہٰی اشیائے عبادت پر تبصرہ ہے جو انسان کو روحانی سچائیوں سے روشناس کرانے کے لئے استعمال کی گئیں۔

یہ کتاب مصنف کی ہندو پاک میں سالہاسال تبلیغی خدمت کے تجربے کا نتیجہ ہے۔

شاید مصنف کے نظریات سے ہر ایک قاری اتفاق نہ کرے ، لیکن اگر یہ کتاب خیمۂ اجتماع کے اہم موضوع پر غور وخوض کرنے کا سبب ٹھہرے۔ تو اس کے شائع کرنے کا مقصد پورا ہوجائے گا۔

ناشرین

تمہید

قبل ازیں میں نے خیمۂ اجتماع پر انگریزی میں ایک کتاب لکھی تھی۔ یہ اس کا نیا اور ترمیم شدہ ایڈیشن ہے۔ اس میں کافی حصہ پہلی کتاب کا ہے، لیکن بہت کچھ اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ روح کی وہ تحریک اور تربیت ہے جو مجھے تبلیغ کے دوران حاصل ہوئی اور یہ ہمارے سامنے تمام روحانی خدمت کے ایک اہم مقصد کو پیش کرتی ہے۔

میرا ایمان ہے کہ " پُرجلال خیمہ" کی ایک ایک بات روحانی مطلب رکھتی ہے لیکن دووجوہات کی بنا پر میں نے ہر ایک کی سیر حاصل تفسیر سے گریز کیا ہے۔

(الف)چونکہ میں ابھی تک سیکھ ہی رہا ہوں اس لئے جو کچھ میں اپنے روحانی تجربے کی بنا پر اب تک سمجھتا ہوں اس سے آگے بڑھ کر خیالی اور مشکوک تفسیروں میں جانا نہیں چاہتا۔

(ب)میں اس خطرے سے بچنا چاہتا ہوں کہ بال کی کھال کھینچتے ہوئے کسی اہم اور بڑی بات کو نظر انداز نہ کردوں۔

میں قارئین کرام کی خدمت میں یہ کتاب اس خیال سے پیش نہیں کررہا کہ میں اس موضوع میں مہارت رکھتاہوں بلکہ اس امید سے جو کچھ خدا نے مجھے سکھایا ہے اس میں شریک ہوں تاکہ سب اس کے خیال اور مقصد کو جوہمارے بلاوے میں ہے بہتر طور سے سمجھ سکیں۔

اے۔ جے۔ فلیک
اکتوبر ۱۹۶۶ء

دیباچہ

کیا خیمہ میں خوبصورتی اوردلکشی ہوسکتی ہے؟ کیا ایسی سادہ رہائش گاہ پرشکوہ ہوسکتی ہے؟ یسعیاہ نبی یوں بیان کرتاہے کہ

" اس نےآسمانوں کو تنبو کی طرح تانا۔"

زبور نویس اس میں اور بھی اضافہ کرتاہے اور یوں کہتاہے کہ

" اس نے اپنا جلال اس میں رکھا۔"

خدا نے اس گنبد گردوں کو اپنی انگلیوں سے آراستہ کیا جس کے نیچے تمام مخلوق رہتی ہے۔ یہ آسمان جلال سے کیسے معمور ہے! سورج، چاند اور ستارے جو اپنی چمک ودمک میں اس قدر مختلف ہیں، ہر ایک اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتاہے، جس کی بنا پر تمام اعلیٰ وادنیٰ یہوواہ کے قدموں پر سربسجود ہوتے ہیں۔ لیکن بیابان کا یہ خیمہ جس کا ہم ذکر کرنا چاہتے ہیں، آسمانی خیمہ کی شان وشوکت کے مقابلہ میں کیا چیز ہے؟

پہلی بات یہ ہے کہ خیمہ غربت کی علامت نہیں اکثر اس میں مال دولت رکھی جاتی تھی اور یہ خوبصورت اور شان دار رہائش گاہ ہوتی تھی۔ بلعام نے جب یعقوب کے ڈیروں کو دیکھا تو ان کی یوں تعریف کی۔

" اے اسرائیل تیرے خیمے کیسے خوشنما ہیں۔"(توریت شریف ، کتابِ گنتی رکوع ۲۴آیت ۵)۔

مالِ غنیمت بھی اسرائیل کے خیموں میں لایا جاتا تھا۔(توریت شریف ، کتابِ حضرت یشوع رکوع ۲۲آیت ۸)۔

ان کی فتوحات کی وجہ سے ان کے خیمے سونے چاندی ، پیتل اور بیش قیمت لباس سے آراستہ تھے۔ نہ صرف میدانِ جنگ میں ان کی بہادری کے کارناموں سے معلوم ہوجاتا تھا کہ بنی اسرائیل کون اور کیسے لوگ تھے بلکہ ان کے خیموں کی حشمت سے بھی۔ خدا کی بزرگی اور عظمت کی ایک نمایاں خوبی یہ ہے کہ وہ معمولی سی چیزمیں بھی بیش بہا خزانے بھر دیتاہے اور اسے حسنُ وخوبصورتی سے عزت بخشتاہے۔ وہ کسی ادنےٰ چیز کو ایسی زینت بخشتا ہے تو وہ اعلیٰ ہوجاتی ہے۔ وہ آسمانی خیمہ سے اتر کر اس خیمہ میں آیا جو اس کے لوگوں کے درمیان تھا۔

خداوند ابر کے ستون میں ہوکر خیمہ میں نمودار ہوا اور ابر کا ستون خیمہ کے دروازہ پر ٹھہر گیا۔"(توریت شریف کتابِ استثناء رکوع ۳۱آیت ۱۵)۔

دوسری بات یہ کہ خیمہ پردیسیوں اور مسافروں کےسفر میں آگے بڑھنے کے لئے ضروری ہے ۔ جو ابرہام ، اضحاق اور یعقوب کی طرح خیموں میں سکونت رکھتے ہیں، وہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ زمین پر پردیسی اور مسافر ہیں۔(انجیل شریف خطِ اہلِ عبرانیوں رکوع ۱۱آیت ۹)۔ تو بھی خداوند ان کے ساتھ ساتھ چلتاہے اوراس کا خیمہ اس بات کا نشان ہے کہ خدا اپنے لوگوں کی مسافرانہ زندگی میں قدم بہ قدم ان کے ساتھ ہے ۔ اسرائیل کے ڈیرے بیابان میں تھے جہاں انہیں کوئی چیز میسر نہ تھی۔ لہذا انہیں خدا کی مسلسل اور بشدت ضرورت تھی اسی لئے اس نے فرمایا

" وہ میرے لئے ایک مقدس بنائیں تاکہ میں ان کےدرمیان سکونت کروں۔"(توریت شریف کتابِ خروج رکوع ۲۵آیت ۸)۔

خدا آدمیوں سے ہمکلام ہونے کے لئے نادیدنی یا ناقابل فہم اشیاء کو وسیلہ نہیں بناتا بلکہ ان اشیاء کو جن سے وہ بخوبی آگاہ ہوں اور جن کو وہ روزانہ اپنی زندگی میں استعمال کرتے ہوں۔ ضروری ہے کہ جو الہیٰ وسائل خدا کی ذات اور مقصد کو بیان کرنے کے لئے استعمال میں لائے جائیں۔ انسان آسانی سے سمجھ سکے۔

وہ خیمہ جس پر ہم غور کریں گے بیابان میں خدا کے لوگوں کے درمیان خدا کی رہائش کے لئے کھڑا کیا گیا جو عارضی اور انتقال پذیر تھا۔ اولین اور نمایاں حقیقت جس کو یہ خیمہ ظاہر

کرتا ہے یہ ہے کہ خدا اپنے لوگوں کو نزدیکی اور رفاقت کا خواہاں ہے۔ تاکہ وہ اپنی پاکیزگی کو برقرار رکھتے ہوئے بھی اپنے لوگوں کے نزدیک رہ سکے ۔ لیکن کون جاسکتا ہے کہ خدا کس صورت میں اور کس شرط پر اپنے لوگوں میں رہ سکتا ہے ؟ چونکہ تمام مخلوقات بطالت کے اختیار میں ہے اور گنہگار انسان پر سزا کا حکم ہوچکا ہے۔ اس لئے خدا کی حضوری ایک ہولناک چیز ہے۔ باغ عدن میں توپتوں کی کثرت نے آدم کو مجرمانہ برہنگی کی قدرے پردہ پوشی کردی لیکن اس بیابان میں کیا وسائل ہوسکتے تھے ؟ لیکن خدا نے فرمایا۔

" وہ میرے لئے ایک مقدس بنائیں تاکہ میں ان کے درمیان سکونت کروں گا"

(توریت شریف کتابِ خروج رکوع ۲۵ آیت ۸)

خدا کی تجویز اس خیمہ کے وسیلہ سے یہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو گویا پردہ کے پیچھے چھپائے تاکہ وہ حقیقت میں ان کے نزدیک بھی ہو اور ان پر اس کا خوف بھی طاری نہ ہو۔ وہ ان سے ہمکلام بھی ہوسکے اور وہ اس کی حضوری سے ہراساں بھی نہ ہوں۔ وہ خود ہی اس پردہ پوشی کا وسیلہ اور نمونہ عطا کرتا ہے ۔ اس کے علاوہ اور کون ایسی ترکیب نکال سکتا یا کسی ایسے طریقہ کا گمان بھی کرسکتا جو خدا کی پاکیزگی کے لائق بھی ہو اور انسانی ضرورت کے مطابق بھی ؟ پہاڑ پر اس نے موسیٰ کو ایک ایک چیز کا نہ صرف نمونہ دکھایا بلکہ مناسب پیمائش اور موزوں سامان کے متعلق تفصیل بھی بتادی۔

خدا کی بتائی ہوئی یہ تمام تفصیلات بامعنی اور بامقصد ہیں۔ اور ہر پردہ ، ہر رسی، ہر تختہ یہاں تک کہ چھوٹی سے چھوٹی میخ یعنی بیرونی دروازہ سے لے کر پاک ترین مکان تک ہر چیز سیدنا عیسیٰ المسیح اور نجات بخش باتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ہر دروازہ کا پردہ اسی کو پیش کرتا ہے۔ اس کے بغیر ہماری خدا تک رسائی نہیں ہوسکتی ۔ مسیح میں ہم خدا کے اتنے ہی نزدیک ہیں جتنا مسیح خود ہے۔ ہم اسی محبوب میں مقبول ٹھہرتے ہیں ، جو سب میں سب کچھ ہے ۔ وہ ابتدا اور انتہا ہے۔ بانی اور کامل کرنے والا وہی ہے۔ خدا کا بیٹا نہ (جسمانی نہیں روحانی) نہ صرف دیکھے اور اندیکھے جہان کا خالق اور قائم رکھنے والا ہے۔ بلکہ وہ کلیسیا کا جو اس کا بدن ہے سر بھی ہے۔ وہ الہٰی معموری کی سکونت گاہ ہے۔ اسی کی بدولت ہر شخص خواہ وہ کتنا ہی غریب وخوار کیوں نہ ہو درجہ بدرجہ اس معموری سے بھر پور ہوسکتا ہے۔

آدم کی گری ہوئی نسل اور اس فضل اور سچائی کی بشدت محتاج ہے جو خدا سے سیدنا مسیح کی معرفت پہنچی۔ (انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع ۱ آیت ۱۷)۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ فضل جو انسان کی سخت محتاجی کے وقت اس تک پہنچتا ہے اور وہ سچائی جو اس کی تقدیس کرتی اور خدا اور انسان ، خالق اور مخلوق ، محدود اور لامحدود کے تعلقات بحال کرتی ہے پہنچ گئی ہے۔ فضل اور سچائی سے پیدا شدہ یہ میل ملاپ انسان کے لئے خدا کی ساری مرضی ممکن بنادیتا ہے ۔ خدا کے نزدیک ہر مسئلے کا حل اور ہر ناکامی کا ازالہ مسیح میں ہے۔ وہ ہر عکس کی اصلیت اور ہر مثل اور نمونہ کی حقیقت ہے۔ کلام پاک میں سے مسیح کی شخصیت کو نکال لینے کے بعد وہ محض بے ربط الفاظ کا مجموعہ اور ناکارہ تاریخ بن کر رہ جائے گا ۔ بائبل مقدس کا ہر باب ، ہر صفحہ بلکہ ہر جملہ اس لئے بیش قیمت اور اہم ہے کہ وہ مسیح کی شخصیت سے معمور ہے۔ توریت شریف کی وہی وقعت ہے جو انجیل کی لیکن سیدنا مسیح نے اس کے بار بار استعمال سے اس کی قدرو قیمت پر مہر ثبت کردی ہے۔

جب خداوند نے یہ فرمایا کہ

" وہ میرے لئے ایک مقدس بنائیں تاکہ میں ان کے درمیان سکونت کروں۔" (توریت شریف کتابِ خروج رکوع ۲۵ آیت ۸)۔

" تو خدا کا انسان پر اپنے آپ کو ظاہر کرنے کا یہ ایک اہم قدم تھا۔ یہ نہ صرف اس وقت کے لوگوں کے لئے اہم تھا بلکہ ہر زمانے میں کلیسیا کے لئے بھی بیش قیمت تربیت کا وسیلہ بنا رہا ہے۔ موجودہ کلیسیا ایسی ہی ہے جیسے بیابان میں بنی اسرائیل تھے۔ اس کو خداوند کی اشد ضرورت ہے ۔ دنیا کو کلیسا کے بلاوے اور خدمت سے مطلق ہمدردی نہیں۔ جس طرح

اس وقت قومیں اس بات کو سمجھنے یا قبول کرنے سے قاصر رہیں کہ بنی اسرائیل کی دنیا میں کیا حیثیت اور مقام ہے ویسے ہی موجودہ دنیا کلیسیا کی دینداری اور پاکیزگی میں ممدو معاون نہ ہوگی۔ دنیا کے پاس ہماری نشوونما کے لئے کوئی خوراک نہیں۔ اس لئے کلیسیا کا خدا کے ساتھ رشتہ اور تعلق اسی طرح ضروری ہے جس طرح بنی اسرائیل کے لئے بیابان کے خطروں اور مشکلات پر غالب آنے کے لئے ضروری تھا۔ جونہی ہم " پُرجلال خیمہ " پر مزید غور کریں گے ہمیں خدا اور انسان کے مابین گہرے تعلقات نظر آئیں گے ۔ ہم ان تعلقات کی بنیاد اور نتائج کو بھی ملاحظہ کریں گے جو سیدنا مسیح کے وسیلہ سے ہیں۔

اور وہ میرے لئے ایک مقدس بنائیں تاکہ میں ان کے درمیان سکونت کروں۔"(توریت شریف کتابِ خروج رکوع ۲۵ آیت ۸)۔

ان الفاظ میں خدا کوہِ سینا پر موسیٰ سے ہم کلام ہوا۔ لیکن اب وہ اپنے لوگوں کے قریب تر ہونا چاہتا تھا۔ شاید ہمیں یہ امر عجیب معلوم ہو اور اس بات کا اندازہ کرنا مشکل ہو کہ خدا کا دل ، انسان کی رفاقت کا کس قدر آرزومند ہے لیکن یہ حقیقت کلام مقدس سے ظاہر ہے۔ اگرچہ خدا روح ہے لیکن یقیناً وہ ایک کامل شخصیت بھی ہے۔ کلامِ مقدس کو پڑھتے وقت ہم اس حقیقت کو جانے بغیر رہ سکتے ہیں کہ وہ انسان کے ساتھ رفاقت کا کس قدر خواہشمند اور ممتنی ہے۔

خدا کی حضوری

خدا باغِ عدن میں :

خدا نے انسان کو نہ صرف بنایا اور باغ عدن میں سکونت بخشی بلکہ وہ اس کے پاس آتا چلتا پھرتا اور باتیں کرتا تھا۔ یہ کیسا حسین منظر اور کیسی مبارک حقیقت ہے۔ یہ رفاقت انسان سے خدا کی گہری محبت کا پرتو ہے جسے سمجھنا مشکل ہے لیکن یہ کلام پاک میں صاف ظاہر ہے۔

خوف اور تعظیم کے ساتھ اس کے سامنے گر کر ہمیں زبور نویس کے ساتھ ہم آواز ہو کر یہ کہنا چاہیے :

" انسان کیا ہے کہ تو اسے یاد رکھے اور آدام زاد کیا ہے کہ تو اس کی خبر لے۔"(زبور شریف رکوع ۸ آیت ۴)۔

زبور نویس خدا کے جلال پر غور کرکے اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ خدا کی آنکھ اور دل دیگر مخلوقات کی نسبت انسان پر زیادہ دلگی ہوئی ہے۔ خداوند ہمیں یاد رکھتا ہے"۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اس کے خیالوں میں سمائے ہوئے ہیں۔ جو کچھ خدا چاہتا ہے کہ ہم جانیں اور یقین کریں اس سے پہلو تہی کرنے سے اس کا جلال ظاہر نہیں ہوگا۔ اس نے ہمیں اپنے لئے خلق کیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اسے جانیں ، اس سے محبت رکھیں ، اس کی قربت میں رہیں اور اس کی حضوری سے مسرور ہوں۔

باغِ عدن کی یہ مقدس رفاقت نہایت قیمتی اور امید افزا ہوگی۔ خدا نے آدم سے جن جن خیالات کا اظہار کیا یا جو جو منصوبے اور تجویزیں اس کے سامنے رکھیں ہم ان سب سے آگاہ نہیں ہیں۔ یہ باغ آدم کے لئے "کنڈر گارڈن" یا تربیت کے گہوارے کی مانند تھا۔ اس رفاقت کا مقصد اس سے بڑھ کر یہ تھا کہ انسان اس مقصد سے قطعی طور پر ہمکنار ہو جو خدا کی انسان کے ساتھ رفاقت میں ہے۔ جس طرح ایک ماہر گویا اپنے سب سے چھوٹے بچے کو بھی گانے کا زیادہ سے زیادہ علم اور اس کی شیرینی کو سمجھانے کے لئے طریقے اور وسائل ڈھونڈ لیتا ہے ۔ اسی طرح خدا بھی ہمیں اپنے خیالات اور مشوروں میں شریک کرنے اور تا ابد ہمیں اپنی رفاقت میں رکھنے کے لئے وسائل مہیا کرتا ہے۔

" وہ میرے لئے ایک مقدس بنائیں تاکہ میں ان کے درمیان سکونت کروں۔"(توریت شریف ، کتابِ خروج رکوع ۲۵ آیت ۸)۔

خدا پہاڑ پر:

آدم کے گناہ نے خدا اور اس کے درمیان حائل ہو کر ان کی رفاقت کو ناممکن بنا دیا۔ اب سوائے عدالت کے کسی اور طریقہ سے خدا آدم سے میل ملاپ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن وہ عدالت نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہے۔ اس نے اپنے رحم ہی سے انسان کے گناہ دھونے کا حل ڈھونڈا۔

خدا بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی سے نکال لایا۔ کوہ سینا پر اس نے اپنے آپ کو "بھسم کرنے والی آگ" سے ظاہر کیا تاکہ۔ اپنی شریعت کی پاکیزگی کو ظاہر کرے۔ ایسا نہ ہو کہ بنی اسرائیل لاپرواہ ہو کر اس سے عظمت کریں اور نقصان اٹھائیں۔ جب موسیٰ انہیں پہاڑ کے نزدیک لے آیا اور وہ خدا کی حضوری میں کھڑے ہوئے۔"(خروج رکوع ۱۹ آیت ۱۷ تا ۱۹)۔

" اور موسیٰ لوگوں کو خیمہ گاہ سے باہر لایا کہ خدا سے ملائے۔ اور وہ پہاڑ کے نیچے آکھڑے ہوئے اور کوہِ سینا اوپر سے نیچے تک دھوئیں سے بھر گیا۔ کیونکہ خداوند شعلہ میں ہو کر اس پر اترا اور دھواں تنور کے دھوئیں کی طرح اوپر کو اٹھ رہا تھا اور وہ پہاڑ زور زور سے ہل رہا تھا اور جب قرنا کی آواز نہایت ہی بلند ہوتی ہو گئی تو موسیٰ بولنے لگا اور خدا نے آواز کے ذریعہ سے اسے جواب دیا۔" لوگ نہایت خوفزدہ ہو کر کہنے لگے۔

" خدا ہم سے باتیں نہ کرے تا نہ ہو کہ ہم مر جائیں۔"(خروج رکوع ۲۰ آیت ۱۹)۔

بجائے اسے کے کہ وہ خداوند کی پاکیزگی کو جانتے اور اس کی محبت ورفاقت کو قبول کرتے وہ نہایت ہراساں ہوئے۔ یہی وہ وقت تھا۔ جب خدا نے فرمایا۔

" وہ میرے لئے ایک مقدس بنائیں تاکہ میں ان کے درمیان سکونت کروں۔

وہ اپنے لوگوں کے قریب تر آنا چاہتا ہے۔ جب کہ اس کے لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ وہ ان سے دور پہاڑ پر ہی رہے۔ لیکن خدا ان سے بہتر جانتا ہے۔ (کتاب مقدس صحیفہ حضرت یسعیاہ رکوع ۵۵ آیت ۸ و صحیفہ حضرت یرمیاہ رکوع ۲۹ آیت ۱۱)۔ اس لئے وہ انسانوں کی صلاح کو قبول نہیں کرتا۔ اس کا یہ عمل قابلِ تعظیم و تعریف ہے۔ بیابان، ویران اور سنسان جگہ ہے۔ اس میں ہر قدم پر نئی آزمائش اور نیا امتحان ہے۔ اتنے بڑے انبوہ کے لئے اس بیابان میں رہنے اور اس سے گزرنے کے لئے فوق الفطرت ذرائع درکار ہیں۔ کلامِ مقدس کے مطالعہ سے ہم ان کی سخت محتاجی اور طرح طرح کی آزمائشوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح شروع سے آخر تک خدا کے رحم و کرم پر تھے۔ کس طرح انہوں نے اس کی قدرت کا تجربہ کیا۔ یہ سب کچھ خدا کی مرضی کے اس پہلو کی طرف پہلا قدم تھا کہ وہ اپنے لوگوں کے زیادہ قریب ہوتا کہ وہ نہ صرف ان کی حاجتوں کو رفع کر سکے بلکہ ان کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال بھی سکے۔

خدا کا مقدِس

خیمہ خدا کے لوگوں کے درمیان اس کی سکونت گاہ تھا۔ یہ اس کے جلال کا خیمہ تھا۔ اس میں بنی اسرائیل کی آوارگی کے ان برسوں کے نقوش ہیں، جب وہ حالات کی ناسازگاری اور صبر آزما تجربوں میں سے گذر رہے تھے، جو ہر زمانہ میں خدا کے لوگوں کا حصہ رہے ہیں۔ ہم بھی ان سے دوچار ہیں۔ کلیسیا کی حالت بنی اسرائیل کی حالت کے عین مشابہ ہے جو بیابان میں ان کی تھی۔ اسی لئے یہ تاریخ ہماری نگاہ میں نہایت قابلِ قدر ہے۔

خروج اور گنتی کی کتابوں کا مطالعہ کرتے وقت ہم یہ نتیجہ اخذ کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ خداوند خدا جو شاہ عظیم اور رب الافواج ہے۔ محبت اور شفقت میں غنی بھی ہے۔ جب خدا نے چاہا کہ اس کے لوگوں کے درمیان اس کی سکونت گاہ ہو تو کیا اس کا یہ مطلب تھا کہ وہ ان کو گھبرا دے اور وہ ہراساں ہو جائیں؟ ہرگز نہیں بلکہ مقصد یہ تھا کہ وہ اسے نئے طور سے جانیں کہ نہ صرف اس کی پاکیزگی بے بیان ہے بلکہ اس کا پیار بھی گراں بہا ہے۔ گو وہ عادل خدا ہے لیکن وہ رحیم بھی ہے۔ وہ اگرچہ اپنے غیظ و غضب سے مغرور و شریر کو فنا کر ڈالتا ہے۔ لیکن

شکستہ دل اور محتاج کو اپنے دامنِ شفقت میں سنبھالتا بھی ہے۔ لوگوں کی بری حالت اور محتاجی اس کی محبت کو جوش میں لے آتی ہے۔

موسی کی معرفت خدا کے کلام سے تین باتیں عیاں ہیں۔

(أ) وہ اپنے لوگوں کی قربت کا خواہش مند اور جویاں ہے۔

(ب) اس کی حضوری ان کے لئے باعثِ برکت ہے۔

(ج) اس کی نزدیکی کو ممکن بنانا ان کی دسترس میں ہے۔

وہ میرے لئے ایک مقدس بنائیں تاکہ میں ان کے درمیان سکونت کروں۔"

جھاڑی :

خدا کی کئی ایک سکونت گاہیں رہی ہیں۔ پہلے جھاڑی تھی۔(خروج رکوع ۳آیت ۴،۳) جب اس نے موسیٰ سے کہا " میں اترا ہوں کہ ان مصریوں کے ہاتھوں سے چھڑاؤں۔ تو وہ اس جھاڑی میں تھا۔

کیسا فضل ! کیسا عجیب اور بے انتہا فضل ہے کہ وہ جاہ وجلال کو چھوڑ کر جھاڑی جیسی ادنےٰ جگہ میں اترآیا۔ یہ جھاڑی نہایت ہی بدنما اور حقیر تھی۔ تجسم کی یہ کیسی پیاری مثال ہے۔ " جب وقت پورا ہوگیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا تاکہ شریعت کے ماتحوں کو مول لے کر چھڑائے(انجیل شریف خطِ اہل گلتیوں رکوع ۴آیت ۵، ۴)۔

چونکہ اس نے گناہ آلودہ جسم کی صورت اختیار کرلی تھی اس لئے " وہ آدمیوں میں حقیر ومردود ہوا۔" یہ کیسا عظیم اور جلالی فضل ہے ! بعد میں موسیٰ اس کا یوں ذکر کرتا ہے کہ " اس کی خوشنودی جو جھاڑی میں تھا۔"(توریت شریف، کتابِ استشنا رکوع ۳۳آیت ۱۶)۔ یہ جھلتی جھاڑی اس بات کا عکس ہے کہ خدا باپ نے سیدنا مسیح میں ہوکر دنیا کے ساتھ میل ملاپ کرلیا ہے۔

خیمہ :

کلامِ مقدس میں خدا کی دوسری سکونت کا خیمہ ہے جس کا ہم ذکر کریں گے ۔ اگر مسیح کے متعلق جس میں خدا کی تمام معموری ہے اور جو بھلائی اور فضل کا مجسمہ ہے یہ کہا جاسکتا تھا کہ اس میں کچھ حسن وجمال نہیں کہ ہم اس کے مشتاق ہوں،(یسعیاہ رکوع ۵۳آیت ۲)۔ تو بیابان کے اس خیمہ کے متعلق بھی یہی کہا جاسکتا ہے ۔ اس کا پردہ پوش تخس کی کھالوں سے بنا ہوا تھا۔ شاید یہ لوگوں کی نظر میں عجیب ہو لیکن خوبصورت نہ تھا۔

پرانا عہد نامہ نئے عہد نامہ کی مبارک حقیقتوں اور تجربوں کا پیش خیمہ ہے۔ نئے عہد نامے میں خدا کی سکونت گاہ اس کا بیٹا ہے۔ جب کہ پرانے عہد نامے میں جھاڑی اور خیمہ تھے۔

" کلام مجسم ہوا اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔"(انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع ۱ آیت ۱۴)۔

کلیسیا:

خدا کا ایک روحانی گھر بھی ہے۔ پطرس اور پولوس دونوں اس کا ذکر کرتے ہیں۔ ایمانداروں کے گروہ یعنی کلیسیا کو خدا کا گھر کہا گیا ہے۔

" کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کا مقدس ہو اور خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے۔--۔ خدا کا مقدس پاک ہے اور وہ تم ہو۔"(انجیل شریف خطِ اول اہلِ کرنتھیوں رکوع ۳آیت ۱۶ تا ۱۷)۔

رسولوں اور نبیوں کی نیو پر جس کے کونے کے سرے کا پتھر خود سیدنا مسیح ہے اور تم بھی اس میں باہم تعمیر کئے جاتے ہو تاکہ روح میں خدا کا مقدس بنو۔"(خطِ اہل افسیوں رکوع ۲آیت ۲۰ تا ۲۲)۔ تمام ایمانداروں کا مجمع یعنی کلیسا خدا کا گھر ہے۔ ہر مسیحی جماعت

جہاں کہیں بھی وہ جمع ہو ۔ خدا کے مقامی گھر کا روحانی مظہر ہے۔ بیابان میں اس خیمہ کا کھڑا کرنا کلیسیا کے اس دنیا میں عارضی قیام اور خدمت کے دوران کلیسیا کی تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔ اس لئے بیابان میں خدا کے پُرجلال خیمہ کے مطالعہ کا یہ مطلب نہیں کہ ہم کسی بے کار اور بے مصرف بات کی طرف مائل ہیں۔ اگر اس کا شوق اور تعظیم سے مطالعہ کیا جائے تو اس سے ہم آسانی چیزوں کی حقیقت اور تجربہ حاصل کریں گے۔ جیسے انسان کی کرنیں پڑتی ہیں اور ان میں مختلف رنگ نظر آتے ہیں۔ اسی طرح اس خیمہ کا سازوسامان ، بناوٹ اور خدمت جنابِ مسیح کی شخصیت اور خوبیوں کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ اس ناقابل فہم خوبصورتی اور بیش قیمت سچائیوں کو ظاہر کرنے کا محض وسیلہ ہیں جن کا بیان کسی اور طرح سے ممکن نہیں۔

خدا کی اپنے لوگوں کے درمیان سکونت اس بات کی حقیقت کو نمایاں کردیتی ہے کہ اس کے لوگ خوش نصیب ہیں اور ان کا مستقبل روشن ہے۔ خدا ایک منصوبہ کو انجام دے رہا ہے جس میں اس کے لوگ خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کے حصے کی تکمیل اس کو پہچاننے پر موقوف ہے اس کا محض سطحی علم کافی نہیں۔ بیابان کی تمام آزمائش اور مشکلات ان کے تجربہ کا اہم جزو ہیں تاکہ وہ تجربہ سے خدا کو آزمالیں ، اور اس عرفان کو مزید حاصل کریں جسے دوسروں کو سکھانے کے وہ ذمہ دار ہوں گے۔ کاش کہ خدا ہمارے ذہنوں اور منور کرے اور ہم اس کی نزدیکی کے مقصد اور قدر کو معلوم کرسکیں گے۔

پہلا باب

خیمہ

سامان ومصالح

" اور خداوند نے موسیٰ کو فرمایا بنی اسرائیل سے یہ کہنا کہ میرے لئے نذر لائیں اور تم ان ہی سے میری نذر لینا جو اپنے دل کی خوشی سے دیں اور جن چیزوں کی نذر ان سے یعنی مقصود ہے وہ یہ ہیں:

" سونا اور چاندی اور پیتل اور آسمانی اور ارغوانی اور سرخ رنگ کا کپڑا اور باریک کتان اور بکری کی پشم اور مینڈھوں کی سرخ رنگی ہوئی کھالیں اور تخس کی کھالیں۔ اور کیکر کی لکڑی اور چراغ کے لئے تیل اور مسح کرنے کے تیل کے لئے اور خوشبودار بخور کے لئے مصالح اور سنگِ سلیمانی اور افود اور سینہ بند میں جڑنے کے نگینے۔" (خروج رکوع ۲۵ آیت ۱ تا ۷)۔

یوں خدا نے اس تمام سامان کی تفصیل بتادی جو مقدس کے لئے لازمی تھا اور مزید حکم دیا کہ لوگ اپنے دل کی خوشی سے یہ چیزیں لائیں جو چیزیں درکار تھیں اس نے خود ہی بتادیں اور ان کے چناؤ کو انسانی عقل پر نہ چھوڑا۔ بیان کردہ سامان میں تمام عالمی اشیا یعنی معدنیات ، نباتات، حیوانات بلکہ انسان بھی شامل ہیں۔ یہ تمام چیزیں شروع ہی سے مسیح کی ہمہ گیری کو ظاہر کرتی ہیں کہ اس میں سب کچھ ہے۔

بیٹے کے ذریعے خدا کے جلال اور باپ کی دلی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

"وہ اس کے جلال کا پرتو اور اس کی ذات کا نقش" ہے (انجیل شریف خطِ عبرانیوں رکوع ۱ آیت ۳)۔ ہم یہ تمام حقیقتیں یقیناً خدا کے مقدّس ہی میں سیکھتے ہیں۔ یہ انواع واقسام کا قیمتی سامان، جو مقدِس کی تعمیر کے لئے تجویز کیا گیا، خدا کی الوہیت ، پاکیزگی ، فضل اور

محبت کی مقدس علامت ہے۔ سب چیزیں مل کرخدا کو جاننے کے طریقہ اور مقصد کو ظاہر کرتی ہیں۔

حیرت کی بات ہے کہ ان لوگوں سے مقدّس کے لئے سونا، چاندی اور دیگر قیمتی اشیا مہیا کرنے کی توقع کیسے ہوسکتی تھی۔ اس کے جواب کے لئے ہمیں ذیل کی باتوں کو مدِ نظر رکھنا ہوگا کہ

(ا)وہ کون تھے؟ (ب) وہ کہاں تھے ؟ ہم ان الفاظ پر غور کریں۔ بنی اسرائیل سے یہ کہنا "(خروج رکوع ۲۵ آیت ۲)۔

خدا غیر قوموں سے اپنے مسکن کے لئے نذرانہ نہی لے رہا اور نہ ہی وہ اس کے لئے لوط اور عیسو کی نسل سے درخواست کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ابرہام کے تمام فرزندوں سے بھی نہیں بلکہ بنی اسرائیل میں سے فقط ان سے ہی جو دل کی خوشی سے لائیں گے۔

ہمیں یعقوب کے یہ الفاظ یاد ہیں " جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہ دوں گا۔" خدا نے اسے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ "یعقوب" اس نے کہا تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ " اسرائیل " ہوگا۔ (توریت شریف، کتابِ پیدائش رکوع ۳۲ آیت ۲۶ تا ۲۸)۔ جن کو برکت ملی ہے ان ہی کو نذرانے لانے کو کہا گیا ہے۔

بیابان میں:

کیا انہیں سونا، چاندی اور قیمتی اشیاء بیابان میں ملیں؟ نہیں۔ بلکہ یہ وہ برکت اور دولت تھی جو خدا نے ملکِ مصر چھوڑنے سے پہلے انہیں بخشی۔ خروج کے وقت وہ غریب ومحتاج نہیں تھے۔ مخلصی سے پیشتر اس نے وعدہ کیا وہ مصر سے خالی ہاتھ نہیں نکلیں گے۔ خدا نے کہا " میں ان لوگوں کو مصریوں کی نظروں میں عزت بخشوں گا اور یوں ہوگا کہ جب تم نکلوگے تو خالی ہاتھ نہ نکلوگے۔"(خروج رکوع ۳ آیت ۲۱)۔

خدا کا وہ وعدہ پورا ہوا کہ " تو لوگوں کے کان میں یہ بات ڈال دے کہ ان میں سے ہر شخص اپنے پڑوسی اور ہر عورت اپنی پڑوسن سے سونے چاندی کے زیور لے۔ اور خداوند نے ان لوگوں پر مصریوں کو مہربان کردیا(خروج ۱۱: آیت ۳، ۲)وہ دولت جو بنی اسرائیل ملکِ مصر سے لے کر نکلے ناجائز نہ تھی، بلکہ یہ ان کی مناسب مزدوری تھی جس کے لئے انہوں نے طَویل مدت کے لئے مشقت اور انتظار کیا تھا۔ آج کل بھی خدا کے لوگوں کے لئے یہ کوئی غیر معمولی تجربہ نہیں۔ دفتروں میں بعض اوقات ان کا عہدہ کسی دوسرے کو دے دیا جاتا ہے اور مدت تک ان کے حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ لیکن خدا دیکھتا ہے کہ اور اکثر مشاہدے میں آیا ہے کہ راستباز فراز ہوئے۔ بے انصافی کی تلافی ہوئی اور ان کے واجبات ادا کئے گئے۔ بنی اسرائیل کا یہی تجربہ تھا۔ خدا نے انہیں برکت بخشی اور ان کی مشقت اور جانفشانی بے پھل اور بے انجام نہ رہی۔ ایسے حالات میں ضرور توقع کی جاسکتی تھی کہ وہ خوشی سے دیں۔ لیکن خداوند جانتا تھا کہ وہ سب ایک جیسا نہیں دیں گے، اگرچہ ہر ایک مخلصی کے یکساں تجربے میں سے گزرا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ ایک تجربہ سے گزرنے والے دو اشخاص روحانی دولت کی مختلف مقدار سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ اسی تجربہ میں سے ایک شخص دوسرے کی نسبت زیادہ سیکھے گا۔ اس لئے دیتے وقت ان سے اس سے زیادہ کی توقع نہیں کی جاسکتی جو انہوں نے حاصل کیا ہے۔ مختلف اشیاء لائی گئیں۔ ہر ایک شخص اپنی توفیق اور گنجائش کے مطابق چیزیں لایا تھا۔ سب کچھ قبول کیا گیا بشرطیکہ وہ مقدس کی ضرورت کے مطابق تھا۔ وہ رضا مندوں اور شکر گزاروں کے ہدیے تھے۔ زبور نویس یوں کہتا ہے کہ تو بنی اسرائیل کی حمدوثنا پر تخت نشین ہے۔ یہ شکر گزاری کی قربانیاں خدا کے گھر کا سازوسامان بن گئیں۔

لیکن بنی اسرائیل کے ہدیے لانے کا انحصار صرف اس پر نہیں تھا کہ وہ کون تھے، بلکہ اس پر بھی کہ وہ کہاں تھے۔ اب وہ ملکِ مصر میں نہیں تھے جہاں خداوند کے لئے قربانیاں نہ گذرانی جاسکیں اور نہ ہی خداوند کا گھر تعمیر ہوسکے فرعون اس بات پر رضامند نہیں تھا کہ وہ

اپنے غلاموں کی خدمت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس نے کہا " تم جاؤ اور اپنے خدا کے لئے اسی ملک میں قربانی کرو۔ "لیکن موسیٰ نے اس کے انجام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے انکار کردیا۔ " اگر ہم مصریوں کی آنکھوں کے آگے اس چیز کی قربانی کریں جس سے وہ نفرت رکھتے ہیں تو کیا وہ ہم کو سنگسار نہ کرڈالیں گے ؟" (خروج ۸: آیت ۲۶، ۲۵)۔ جب تک ہم دنیا، جسم اور شیطان کے غلام ہیں اس وقت تک ہم خدا کی خدمت نہیں کرسکتے۔ نہ اسکے لئے مسکن تیار کرسکتے ہیں۔

خدا کے کارندے

لوگوں نے موسیٰ کی اس درخواست کے مطابق عمل کیا کہ ہدیے دل کی خوشی سے لائے جائیں۔ لیکن اب کاریگروں کا معاملہ درپیش تھا۔ محض سازو سامان سے خیمہ کھڑا نہیں ہوسکتا تھا۔ رنگی ہوئی پشم کا کاتنا، لکڑی چیرنا اور رندنا، سونا، چاندی اور پیتل پگھلانا اور ڈھالنا، نگینوں کا جڑنا اور مصالحوں کو پیس کر بخور تیار کرنا تھا۔ خیمہ اور اس کے سازو سامان کے بہت سے حصے تھے۔ لیکن وہ کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے سے مربوط تھے۔ اس سازوسامان کو جوڑنے کے لئے منتخب اور لائق آدمی درکار تھے۔ یہ چناؤ نہ صرف خدا کی طرف سے ہوا بلکہ خدا نے " ان کو حکمت اور فہم اور علم اور ہر طرح کی صفت میں روح الہیٰ سے معمور کیا۔" یہ خدمت صرف ماہر ہاتھوں ہی سے نہیں بلکہ دل کی وابستگی کے ساتھ کی جاتی تھی۔

کاریگر مردوں اور عورتوں کا انتخاب، بلاوا اور قابلیت خدا کی طرف سے تھی۔ مختلف قبیلوں میں سے ہر کارندے کے لئے یہ ایک مقدس اور اعزازی خدمت تھی، خواہ وہ یہوداہ کے شاہی خاندان یا دان جیسے جھوٹے قبیلے کا ہو۔ وہ ان اشیا کو کارآمد بنارہے تھے جو انسان کے عام استعمال کی تھیں، لیکن اب مقدس سے متعلق ہونے کے باعث ان کو نئی قدراور اہمیت حاصل ہوئی۔ مقدس کے لئے مختلف اشیاء کی فراہمی خدا کے بتائے ہوئے انتظام کے مطابق ان کی بناوٹ اور ان اشیاء کا آپس میں تعلق، خدا کے اعلیٰ اور قیمتی خیالوں کو جو وہ اپنے لوگوں کے بارے میں رکھتا ہے ظاہر کرتے ہیں۔ یہ سب نئی خلقت اور کلیسیا کی جس کا سر سیدنا مسیح ہے مثالیں اور علامتیں ہیں۔ مقدِس کے لئے دینے کی توفیق اور ان اشیاء کو جو جنابِ مسیح کی الوہیت انسانیت، شاہنشاہی اور پاکیزگی کی علامت ہیں، باہم پیوست کرنے کی قابلیت فی الحقیقت ایک اعزاز تھا۔

پولوس رسول کرنتھیوں کو لکھتے ہوئے ایسے علم اور نعمتوں کا ذکر کرتا ہے۔ " میں تمہارے بارے میں خدا کے اس فضل کے باعث جو مسیح یسوع میں تم پر ہوا ہمیشہ اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں کہ تم اس میں ہو کر سب باتوں میں کلام اور علم کی ہر طرح کی دولت سے دولت مند ہوگئے۔ چنانچہ مسیح کی گواہی تم میں قائم ہوئی، یہاں تک کہ تم کسی نعمت میں کم نہیں۔" (انجیل شریف خطِ اول اہلِ کرنتھیوں ۱۴: آیت ۲۶)۔

ابتدائی کلیسیا سے لے کر اب تک مرد اور عورتیں، دونوں خدا کا کام سر انجام دیتے رہتے ہیں۔ پنتکست کے دن نہ صرف بارہ شاگرد ہی بالاخانے میں تھے جن پر روح القدس نازل ہوا بلکہ وہاں پر ایک سو بیس لوگوں کی جماعت تھ، جن میں چند عورتیں بھی تھیں۔ جب ہم مزید مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں نہ صرف پولوس رسول اور تیمتھیس کا ذکر ملتا ہے بلکہ لدیہ اور پرسکلہ بھی اسی صف میں کھڑی نظر آتی ہیں۔ جس سے عیاں ہے کہ عورتیں بھی خدا کے کام میں شریک ہیں۔ مقدِس کی خدمت میں ہم سب کی ذمہ داریاں ہیں۔ ہمیں مل کر کام کرنا چاہیے۔ ہم خدا کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔

فلپیوں کو خط لکھتے وقت پولوس رسول دو عورتوں کو تاکید کرتے ہیں کہ وہ یک دل رہیں۔

" میں یوودیہ کو بھی نصیحت کرتا ہوں اور سنتخنے کو بھی کہ وہ خداوند میں یک دل رہیں۔ یوودیہ اور سنتخنے مل کر اسرائیلی عورتوں کی طرح خدمت نہیں کررہی تھیں۔ بلکہ خداوند کے کام میں رکاوٹ کا باعث تھیں۔ افسوس ہے کہ ہر مقامی کلیسیا میں ایسے لوگ ہیں جن کا اثر

ورسوخ اور جوش، یکتائی نہیں بلکہ جدائی اور پارٹی بازی پیدا کرتا ہے۔ یہ طرزِ عمل خواہ کسی بھائی کا ہو یا بہن کا باعثِ نقصان ہے۔ یہ مسیحی بلاوے کے لائق نہیں۔

ان کاریگروں نے خدا کے کہنے کے مطابق کام سر انجام دیا۔ چاہیے کہ ہم مسیح کے بلاوے کے مطابق کلیسا میں اپنی ذمہ داری پوری کریں۔

خدا کی کاریگری

ابتدا میں عالم کلام خدا ہی کے ذریعے سے بنے۔ خدا کے " پر جلال خیمہ " کی بناوٹ میں بھی یہی حقیقت پائی جاتی ہے۔ یہ اس ہی کی کاریگری ہے۔ کاریگر محض وسیلہ تھے جن کو خدا نے استعمال کیا۔ لیکن کاریگری اس کی اپنی ہی تھی۔

یہ خدا کے اس روحانی گھر کے متعلق بھی درست ہے جس کی یہ خیمہ مثال ہے" میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا"(انجیل شریف بہ مطابق حضرت متی رکوع ۱۶ آیت ۱۸)۔ رسول، نبی، مبشر، چرواہے اور استاد محض اس کے اوزار ہیں۔ کامل شدہ کلیسیا درحقیقت اس کی کاریگری ہوگی، جس سے اس کی بزرگی اور تعریف ہوگی۔

" کیونکہ ہم اس کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ان نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے"(خطِ افسیوں ۲: آیت ۱۰)۔

دوسرا باب

خیمہ کی استادگی

" اور دوسرے سال کے پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو مسکن کھڑا کیا گیا۔(خروج ۴۰:آیت ۱۷)۔

" یوں موسیٰ نے اس کام کو ختم کیا تب خیمہ پر ابر چھا گیا اور مسکن خداوند کے جلال سے معمور ہو گیا۔"(خروج ۴۰:آیت ۳۳تا۳۴)۔

مقدَس کے لئے جس امر کا خداوند نے حکم دیا تھا وہ سب کچھ موجود تھا۔ ہر کام اس کی منشاء اور بتائی ہوئی تفصیلات کے مطابق انجام دیا گیا۔ تمام شرائط جو اس کی پاکیزگی کے لائق اور اس کے پیار اور فضل کا اظہار کرتی تھیں پوری کی جا چکی تھیں۔ سب کچھ اس کے جلال اور خوشنودی کا باعث تھا۔ اب وہ اس میں سکونت پذیر ہو سکتا تھا۔ بنی اسرئیل کے لئے یہ ایک عجیب لمحہ تھا۔ ، جب یہوواہ بادل کے ستون میں ان کے درمیان اتر آیا اور خیمہ اس کی حضوری سے معمور ہو گیا۔ اب خداوند دور پہاڑ پر نہیں بلکہ ان کے بیچ میں تھا جہاں ان کی رسائی فوراً ہو سکتی تھی۔ وہ ان کو متحد کرنے، ان کی کمک، راہنمائی اور حفاظت کے لئے ان کے درمیان تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے لوگوں سے ہمکلام ہونے کے لئے ان کے درمیان تھا۔

" وہاں میں تجھ سے ملا کروں گا ----۔ تجھ سے بات چیت کیا کروں گا۔"(خروج ۲۵:آیت ۲۲) اس تمام انتظام سے خداوند کا یہی مقصد اور مدُعا تھا۔

اگر ہم یہ جان لیں کہ خداوند کی سکونت کونسی ہے تو یہ بات ہمارے لئے بھی ویسی قیمتی ہوگی۔ وہ ہاتھ کے بنائے ہوئے مندوں اور گرجوں میں نہیں رہتا۔ ہم دیکھیں گے کہ اس کی سکونت ان میں ہے جو" اس کی کاریگری اور مسیح یسوع میں مخلوق ہوئے ہیں۔"بے شک

وہ ان میں رہتا ہے۔ " جنہوں نے وہ نئی انسانیت پہن لی ہے جو خدا کے مطابق سچائی کی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔ (خطِ افسیوں ۴: آیت ۲۴)۔

لیکن اس کے مسکن میں ہماری رسائی کَیسے ہوسکتی ہے؟ جب تک ہم قریب نہ آئیں دور رہنے سے اس کی رفاقت ناممکن ہے۔ ہم ان حقیقی چیزوں کی مثالوں سے خدا کے خاص مسکن میں پہنچنے کا طریقہ سیکھ سکتے ہیں۔

صحن کا پرَدہ

خدا کے خیمہ اور لوگوں کے خیموں کے درمیان بٹے ہوئے باریک کتان کا پانچ ہاتھ اونچا پردہ حائل تھا۔ یہی نہیں کہ یہ خدا کے خیمہ میں داخل نہیں ہونے دیتا بلکہ ان تمام اشیاء کو جو اس کے دوسری طرف تھیں لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل کئے ہوئے تھا۔ وہ صرف خدا کے خیمے کا اوپر کا حصہ دیکھ سکتے تھے اور اس ابر کو بھی جو خیمہ کے اوپر رہتا تھا۔ یہ ابر خدا کی حضوری کا اظہار تھا۔ بے شک خدا موجود تھا مگر جب کہ صحن کے چاروں طرف پردہ تھا وہ اس کے علاوہ اور کیا جان سکتے تھے؟

"پھر تو مسکن کے لئے صحن بنانا اس صحن کی خوبی سمت کے لئے باریک بٹے ہوئے کتان کے پردے ہوں جو ملا کر (۱۰۰) ہاتھ لمبے ہوں۔۔۔۔ اسی طرح شمالی سمت کے لئے پردے سب ملا کر لمبائی میں (۱۰۰) ہاتھ ہوں۔۔۔اور صحن کی مغربی سمت کی چوڑائی میں پچاس ہاتھ کے پردے ہوں۔۔۔۔ او رمشرقی سمت میں صحن۔" (خروج ۲۷: آیت ۹ تا ۱۳)۔

پس یہ پردے مقدِس کے گرد کھلے اور کشادہ صحن کی تشکیل کرتے تھے۔ کوئی اسرائیلی بھی اپنے خیمہ سے سیدھا خدا کے خیمہ میں داخل نہیں ہوسکتا تھا۔ یہ پردے تین مقاصد کو پورا کرتے تھے۔

(۱) حفاظت:

یہ پردہ خدا کے گھر کے صحن میں نامناسب اور بے جا آمدورفت کو رد کرتا تھا۔ لاپرواہی اور ہنسی مذاق خدا کے پاک گھر کے لئے مناسب نہیں۔ پس یہ پردہ خدا کے خیمہ کی حفاظت کے لئے تھا، تاکہ کوئی غیر مہذب شخص صحن میں داخل نہ ہو۔

(۲) گواہی:

یہ پردہ سفید کتان کا تھا۔ سفید کتان خدا کی راستبازی، تقدس اور پاکیزگی کا نشان ہے۔ اگرچہ خداوند یہوواہ ان کے درمیان سکونت پذیر ہے۔ تو بھی اس کی پاکیزگی میں جو کوہِ سینا پر بھسم کرنے والی آگ میں ظاہر ہوئی، شوشہ بھر بھی کمی نہیں ہوئی۔ جس کے حضور وہ آئے ہوئے تھے اور جس سے ان کو سروکار تھا۔ وہ اسرائیل کا قدوس تھا۔ خدا کے خیمہ کے گرد یہ سفید کتان اس کی پاکیزگی کی علامت تھا۔

(۳) راہنمائی:

کوئی اسرائیلی، شمال، جنوب اور مغرب کی خواہ کسی سمت سے آئے اسے پردے کے بیرونی طرف ساتھ ساتھ چل کر آنا پڑتا تھا جب تک کہ وہ دروازہ تک نہ پہنچ جائے۔ شاید ایک دوسرے کی نسبت دروازہ تک پہنچنے میں زیادہ دیر لگتی تھی۔ مثلاً اگر کوئی شخص جنوبی ڈیروں سے دائیں ہاتھ کی بجائے، بائیں ہاتھ کو مڑ جاتا تو اسے تمام مغربی اور شمالی سمتوں سے ہو کر مشرقی سمت تک آنا پڑتا۔ تب وہ دروازہ پر پہنچتا تھا۔ بہر کیف خواہ وہ لمبے راستے کو اختیار کرتا یا چھوٹے کو یہ بیرونی پردہ دروازہ تک پہنچنے میں اس کی راہنمائی کرتا تھا۔

خدا کی پاکیزگی اور تقدس کا احساس خیمہ اجتماع کے دروازہ تک پہنچنے میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

دروازہ

" صحن کے دروازے کے لئے (۲۰) ہاتھ کا ایک پردہ ہو جو آسمانی ارغوانی اور سرخ رنگ کے کپڑوں اور باریک بٹے ہوئے کتان کا بنا ہوا اور اس پر بیل بوٹے کڑھے ہوئے ہوں۔ اس کے ستون چار اور ستونوں کے خانے بھی چار ہی ہوں۔" (خروج ۲۷ :آیت ۱۶)۔

خیمہ کا دروازہ مشرق کی طرف تھا۔ کتابِ مقدس میں مشرق سے متعلق بے شمار حوالہ جات ہیں۔ باغِ عدن سے نکالے جانے کا دروازہ بھی غالباً مشرقی سمت میں تھا، کیونکہ یہاں فرشتوں کی زندگی کے درخت کی حفاظت کے لئے تعینات کیا گیا تھا۔ (توریت شریف ، کتاب پیدائش رکوع ۳ آیت ۲۴)۔ پیشتر اس سے کہ انسان کی بحالی کی التجا منظور کی جائے، ضروری ہے کہ وہ اپنی گری ہوئی حالت کو انکساری اور حلیمی سے تسلیم کرے ۔ کیا یہ دروازہ جس سے ہم نکالے گئے تھے امید کا دروازہ بن سکتا ہے ؟ کیا انسان کی گراوٹ کا علاج موجود ہے اور کیا گناہ کے اثر پر غلبہ پایا جاسکتا ہے ؟ " کیونکہ ہم زمین پر گرے ہوئے پانی کی طرح ہوجاتے ہیں ۔ "پھر بھی خدا ایسے وسائل نکالتا ہے کہ جلاوطن اس کے ہاں سے نکالا ہوا نہ رہے " (۲ سموئیل ۱۴ :آیت ۱۴)۔

مجوسیوں نے پورب میں اس کا ستارہ دیکھا تھا۔ بعد میں پطرس رسول اسے " صبح کا ستارہ" سے ملقب کرتا (خطِ دوم حضرت پطرس ۱ :آیت ۱۹)۔

صبح کا ستارہ مشرق نمودار ہوتا ہے اور نئے دن کی صبح کی خبر دیتا ہے۔ ہمارے سیدنا عیسیٰ مسیح کے جنم سے اس دنیا کے لئے ایک نئے دن کا آغاز ہوا۔ تاریکی، شک ، بے یقینی اور خوف جاتے رہے۔ اس کی آمد اس بات کی درخشاں اور روشن علامت ہے کہ انسان اب خدا کے ہاں سے جلاوطن اور نکالا ہوا نہیں ہے۔

واحد دروازہ:

مقدِس کے صحن کا ایک ہی دروازہ تھا۔ کوئی اسرائیلی مقدِس میں داخل ہونے کے لئے خواہ کتنا زیادہ وقت صرف کرتا اور اس سفید کتان کے پردہ کے گرد جو صحن کی تشکیل کرتا تھا شمال، مغرب اور جنوب کا چکر کاٹتا تو بھی اسے کوئی دروازہ نظر نہ آتا۔ کیونکہ صرف ایک ہی دروازہ تھا جو مشرق کی طرف تھا۔

آسان گزار دروازہ:

یہ دروازہ کشادہ تھا لہذا اس میں سے گزرنا آسان تھا۔ اس کی چوڑائی تقریباً (۳۰) ہاتھ تھی اور اس میں ایک پردہ آویزاں رہتا تھا۔ جس میں سے گزرنا بہت ہی آسان تھا۔ جو چاہتا تھا وہ آسکتا تھا۔ اس میں سے گزرنے کے لئے لمبے چوڑے وردوں کو رٹنا نہیں پڑتا تھا اور نہ ہی تمام شریعت کی مکمل تابعداری اس کی شرط تھی۔

دلکش دروازہ:

دروازے کا پردہ نہایت خوبصورتی کے ساتھ کاڑھا گیا تھا۔ وہ چار مختلف رنگوں سے تیار کیا گیا تھا۔ آسمانی ، ارغوانی ، سرخ اور سفید رنگ کے باریک کتان نے اس کو نہایت پرکشش اور دل پسند بنادیا تھا۔

آسمانی رنگ: آسمانی صفات کو پیش کرتا ہے۔

ارغوانی رنگ: بادشاہوں سے منسوب ہے ۔ اس لئے یہ شہنشاہیت کا رنگ اور علامت ہے

سرخ رنگ: ایک اور نمایاں رنگ ہے جو بائبل میں اکثر دکھوں کی تشبیہ ہے۔

سفید کتان: پاکیزگی اور راستبازی کو ظاہر کرتا ہے۔

دروازہ جنابِ مسیح کو پیش کرتا ہے:

" راہ---۔ میں ہوں کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا"(انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع ۱۴ آیت ۶)۔

"دروازہ میں ہوں ، اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا، اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور چارا پائے گا۔"(یوحنا رکوع ۱۰ آیت ۹)۔

صرف مسیح ہی " راہ" ہے ۔اگر کوئی خدا کے پاس آنا چاہے تو اسے مسیح کے وسیلہ سے آنا چاہیے۔ مسیح کے بغیر اور کوئی متبادل وسیلہ نہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کے طالب ہوں۔ اس ضمن میں وہ اپنے بیٹے کی بابت آسمان سے کلام کرکے ہماری مدد کرتا ہے۔" یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں اس کی سنو۔"اس سے انسان کیا سنے ؟ یہ کہ راہ ---۔میں ہوں ۔" دروازہ میں ہوں۔"

جس طرح صحن کے اس دروازہ تک رسائی آسان تھی اسی طرح جنابِ مسیح ہمارے قریب ہے اور اس تک پہنچنا آسان ہے۔ جس عورت کا خون جاری تھا، وہ بآسانی اس کے دامن کو چھو سکتی تھی۔ ایک کوڑھی یہاں تک کہ مسیح کے قریب آسکتا تھا کہ جنابِ مسیح اپنے ہاتھ اس پر رکھ سکتے تھے۔ اگر ہمارا دل مخلص اور بے ریا ہو تو اس کے پاس آنا نہایت ہی آسان ہے کیونکہ وہ گنہگاروں کا دوست ہے۔ جو کوئی اس کے پاس آئے گا نہ صرف مقبول ہوگا بلکہ اجر بھی پائے گا۔اس نے کہا " اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگوں سب میرے پاس آؤ، میں تم کو آرام دوں گا۔"(حضرت متی رکوع ۱۱ آیت ۲۸)۔

مسیح کی دلکشی:

اگرچہ یہ لکھا ہے کہ اس وقت کے حاکموں کو اس میں کچھ حسن وجمال نظر نہ آیا بلکہ اسے حقیر جانا اور رد کیا۔ لیکن جب ہم کلامِ مقدس کو بغور پڑھتے ہیں تو اس سے اس کی بے انتہا دلکشی عیاں ہوتی ہے۔ اس کی خوبصورتی اور دلکشی کیا تھی؟ دروازے کے پردوں کے رنگ اسکی خوبصورتی کا عکس ہیں۔ ان رنگوں کو بڑی ہنرمندی سے ملایا جاتا تھا۔ یہ مختلف رنگ ہمیں مسیح کی شخصیت اور اس کی کامل یک جہتی کو یاد دلاتے ہیں۔

اگرچہ وہ بڑا قدرت والا تھا، پھر بھی شفیق تھا۔ وہ اعلیٰ و برتر تھا تو بھی فروتن تھا۔ وہ آسمانی ہستی تھا مگر خاکی انسان بنا۔ وہ وولت مند تھا تو بھی سادہ تھا۔وہ پاک تھا تو بھی رحم دل تھا۔ وہ راستباز اور ہمدرد تھا۔ غرضیکہ وہ تمام الہیٰ صفات کا متناسب اور کامل مجسمہ تھا۔ یہ چاروں رنگ مسیح کو پیش کرتے ہیں۔ نیلا رنگ اس کے آسمانی ہونے ، ارغوانی رنگ اس کے بادشاہ ہونے ، سرخ رنگ اس کے دکھوں اور سفید کتان اس کی پاکیزگی اور راستبازی کی علامت ہے۔ پس جو یہ دعوت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ۔" آؤ---۔دروازہ میں ہوں۔" یہ وہ ہے جو آسمان سے اتر کر آیا اور شاہانہ رتبے اور عظمت کا مالک ہے ۔ یہ وہ ہے جس نے خادم کی صورت اختیار کی اور موت تک فرمانبردار رہا۔ یہ وہ ہے جو بے داغ ، بے عیب اور پاک وقدوس ہے۔

دروازے کے چار ستون:

جو پردے اس دروازے کی تشکیل کرتے تھے کیکر کی لکڑی کے چار ستونوں پر آویزاں تھے۔ بائبل مقدس میں لکڑی انسان یا انسانیت کو پیش کرتی ہے۔پہلے زبور میں راستباز کو درخت سے تشبیہ دی گئی ہے اور اسی طرح زبور ۳۷ آیت ۳۵ تا ۳۶ میں شریر کو بھی درخت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ توپھر یہ ستون کس کو پیش کرتے ہیں آیا راستباز کو یا بدکار کو؟ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ یہ ستون پردوں کو راہ یا دروازہ کے لئے سہارا دیتے ہیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ ستون راستباز کے سوا کسی اور کی مثال نہیں ہوسکتے ۔ یہ وہ ہیں جو اس کے چشم دید گواہ یا شاگرد یا وہ مبارک لوگ ہیں جو اس کی گواہی دے سکتے ہیں۔ صرف وہی اس کا بیان کرنے کے قابل ہیں، جنہوں نے اسے جانا اور بطور راستہ اس کا تجربہ کیا ہے۔ لکڑی کے ان چار ستونوں سے مراد چار مبشر یعنی متی، مرقس، لوقا اور یوحنا رسول ہوسکتے ہیں۔

ان کی تحریروں کے وسیلے ہی سے ہم مسیح کی دعوت کے مبارک کلمات کو سنتے ہیں کہ " سب میرے پاس آؤ" انہی کے وسیلے اس کی یہ آواز ہمارے کانوں میں پڑتی ہے کہ " راہ۔۔۔ میں ہوں۔ دروازہ میں ہوں۔"

انہی کے وسیلہ سے ہم مسیح کے آسمانی اور بادشاہ ہونے اور اس کے حلیم اور پاکیزہ ہونے کا مشاہدہ کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک ہمارے سامنے اس کی ذات کا ایک خاص پہلو پیش کرتا ہے۔

متی کی انجیل اس کی شہنشاہیت کی تصویر ہے جو یوں شروع ہوتی ہے۔

" یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے۔"

مرقس کی انجیل اس کی حلیمی کی روداد جو خدا کے بیٹے کو بطور خدا کے خادم کے دکھ اٹھاتے ہوئے پیش کرتی ہے۔

لوقا کی انجیل اس کی انسانیت کا واضح بیان ہے۔ اس میں بہت سے حوالے ملتے ہیں جہاں اس دعا کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ دعا انسانی ضرورت ہے۔ جب وہ بطور ابن آدم اس دنیا میں تھا تو اس کے دعا کرنے کے بارے میں حوالجات اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بخوشی باپ پر بھروسہ کرتا تھا۔ یہ انسانیت کی کاملیتوں میں سے ایک ہے اور اس کی پاکیزگی کا یہ صرف ایک ہی پہلو ہے۔

یوحنا کی انجیل اس کے آسمانی ہونے پر زور دیتی ہے۔ وہ بیٹا ہے اور " وہ اوپر سے ہے اور سب سے اوپر ہے۔"

انسان اپنی ضروریات کو چھپا نہیں سکتا۔ جس کلام نے اس کی آنکھوں کو اس کی ضرورت کے لئے کھولا ہے۔ وہ اس کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے جس نے کہا کہ " راہ میں ہوں" جلاوطن کے لئے وہ خدا کی طرف واپسی کا راستہ بن جاتا ہے۔ غریب شکستہ خاطر، بیمار اور مظلوم اگر اس کے پاس آئیں تو وہ انہیں ہرگز مایوس و نامراد نہیں نکالے گا۔

مسیح کو بطور راہ پہچاننا اور ماننا مسیحی زندگی کے تجربے کا پہلا قدم ہے۔

ہمیں اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ صرف گنہگار کو ہی مسیح کو بطور راہ یا دروازہ قبول کرنے کی ضرورت نہیں۔ خدا کے لوگوں کی زندگیوں پر بھی اس دنیا کے بیابان میں سے گزرتے ہوئے بہت سی باتیں اثر انداز ہوتی رہتی ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کے وسیلے خدا کے ساتھ رفاقت و شراکت بھی متاثر ہو۔ اس حال میں ہمیں پھر مسیح کے پاس آنے میں ذرا بھی جھجک نہیں ہونی چاہیے۔ ایسے موقع پر پھر اسی راہ پر گامزن ہونا چاہیے۔ جو ہم نے شروع میں اختیار کی تھی۔ ہمیں اس فضل کو حاصل کرنا ہے جس کو ہم نے پہلے چکھا تھا، تاکہ اس کی بارگاہوں اور گھر کی رفاقت اور شراکت پھر سے بحال ہو جائے۔

پیتل کی قربان گاہ (مذبح)

شاید ہم خیال کرتے ہوں کہ صحن کے دروازہ میں سے گزرتے ہی ہم سیدھے مقدِس میں داخل ہو جائیں گے، لیکن ایسا نہیں۔ دروازہ اور مقدس کے درمیان پیتل کا مذبح تھا۔

" اور تو کیکر کی لکڑی کی قربان گاہ پانچ ہاتھ لمبی اور پانچ ہاتھ چوڑی بنانا۔ وہ قربان گاہ چوکھونٹی اور اس کی اونچائی تین ہاتھ ہو اور تو اس کے لئے اس کے چاروں کونوں پر سینگ بنانا اور وہ سینگ اور قربان گاہ سب ایک ہی ٹکڑے کے ہوں اور تو ان کو پیتل سے منڈھنا (خروج رکوع ۲۷ آیت ۱ و ۲)۔

سامان ومصالح:

یہ قربان گاہ کیکر کی لکڑی کی بنی ہوئی تھی جس پر پیتل منڈھا ہوا تھا۔ اس لکڑی اور پیتل سے کیا مراد ہے؟

جیسا ہم دروازہ کے ستونوں کے متعلق دیکھ چکے ہیں کہ لکڑی کلام میں انسانیت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس مذبح کی لکڑی پیتل سے منڈھی ہوئی ہے۔ کلام میں پیتل عدالت کو پیش

کرتا ہے۔ جب سمسون نے اپنے نذیر ہونے کی منت کو توڑ دیا تو خدا کا روح اس سے الگ ہو گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پیتل کی بیڑیوں سے جکڑا ہوا فلستیوں کے قید خانہ میں ڈالا گیا جہاں وہ فی الحقیقت عدالت کے تحت ہے۔ (بائبل شریف، کتابِ قضاۃ رکوع ۱۶ آیت ۲۱)۔

ہمارے لئے اس میں اہم پیغام یہ ہے کہ ہم اس مذبح کے نزدیک انسان کو عدالت کے تحت دیکھیں گے۔ اس میں بعض سنجیدہ باتوں کو پیش کیا گیا ہے۔

پیمائش:

یہ قربان گاہ چوکھونٹی تھی۔ اس کی لمبائی اور چوڑائی ہر طرف پانچ ہاتھ اور اونچائی تین ہاتھ تھی۔ اعداد وشمار بائبل میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

چار ہمہ گیر عدد ہے، جس سے تمام انسان مراد ہیں۔ خواہ شمال کے ہوں یا جنوب کے، مشرق کے یا مغرب کے۔

پانچ کا عدد فضل کو ظاہر کرتا ہے۔ جنابِ مسیح بھیڑ کو بھوکا لوٹانا نہیں چاہتے تھے۔ اس نے پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے انہیں سیر کردیا۔ پس پانچ خدا کے فضل کا عدد ہے۔

تین کا عدد تثلیث یعنی باپ، بیٹے اور روح القدس کو ظاہر کرتا ہے۔

اس پیتل کی قربان گاہ میں چار، پانچ اور تین کے اعداد ہیں اور ان پر غور کرنے کے بعد شاید ہم پر واضح ہوجائے گا کہ ان میں سب انسانوں کے لئے خدا کے فضل کا اظہار ہے جو باپ، بیٹے اور روح القدس کی امتیازی خاصیت ہے۔

سب نے گناہ کیا:

رسول کا یہ الزام بجا ہے کہ تمام دنیا خدا کی نگاہ میں مجرم ہے اس لئے کہ " سب نے گناہ کیا" اور " کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں۔" (انجیل شریف خطِ اہل رومیوں رکوع ۳آیت ۱۰ تا ۲۳)۔ خدا نے اپنی بنائی ہوئی چیزوں کے وسیلہ سے انسانوں سے کلام کیا ہے۔ (رومیوں رکوع ۱ آیت ۲۰)۔ اور جو شریعت نہیں رکھتے ان سے ان کے ضمیر کے وسیلہ سے کلام کرتا ہے (رومیوں رکوع ۲ آیت ۱۴ تا ۱۵)۔ یہودیوں کو اس نے شریعت اور انبیاء بخشے لیکن سرکشی اور نافرمانی شروع سے ہی آدم کی نسل پر مسلط ہے۔ اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں۔ سب نے گناہ میں جنم لیا اور بدی میں صورت پکڑی۔

انسان کی جوابدہی

گناہ کی حقیقت سے دوچار ہونا ناگزیر ہے۔ انسان گناہ کے باعث نہ صرف خدا سے دور اور جدا ہے بلکہ اپنے افعال و کردار کا جواب دہ بھی ہے۔ اپنی بدکرداری کو ماننا اور گناہ کا اقرار لازمی ہے۔

جنابِ مسیح کے ان الفاظ میں گناہ کا کوئی ذکر نہیں۔ " اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا۔" (انجیل شریف بہ مطابق حضرت متی رکوع ۱۱ آیت ۲۸)۔

جب وہ سوخار کے کنوئیں پر ایک عورت سے ہم کلام ہوا تو اس وقت بھی اس نے گناہ کا اشارہ تک نہ کیا۔ " اگر تو خدا کی بخشش کو جانتی اور یہ بھی جانتی کہ وہ کون ہے جو تجھ سے کہتا ہے کہ مجھے پانی پلا تو اس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔" (یوحنا ۴:آیت ۱۰)۔ لیکن جونہی اس عورت پر یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ مسیح کے پاس ایسی کوئی چیز ہے جس سے وہ محروم ہے تو وہ فوراً پکار اُٹھتی ہے۔ " اے خداوند وہ پانی مجھے دے تاکہ میں نہ پیاسی ہوں نہ پانی بھرنے کو یہاں آؤں۔"

یوں ایک دوسری بات کا موقع نکل آیا۔ اس نے کہا " جا اپنے شوہر کو یہاں بلالا" اس سے اس کا مقصد کیا تھا؟ وہ اس کے گناہ پر انگلی رکھ رہا تھا۔ وہ اخلاقی گراوٹ میں زندگی بسر کررہی تھی کیونکہ جس آدمی کے ساتھ وہ رہ رہی تھی وہ اس کا خاوند نہیں تھا۔

ضرورت کا احساس:

بہت دفعہ معافی کی ضرورت کا احساس ہی لوگوں کو خدا کی طرف راغب کردیتا ہے۔ مسیح نے لوگوں کے ساتھ ملاقات میں ہمیشہ گناہ کا ذکر نہیں کیا۔ اس نے آپ کو غریبوں اور کچلے ہوؤں، شکستہ دلوں اور لاچاروں کی ضرورت پورا کرنے والاظاہر کیا۔ ان دو واقعات سے جو متی ۱۱: ۲۸، اور یوحنا ۴آیت ۱۰۔ میں ہیں یہی ظاہر ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ اس لئے اس کی دعوت قبول کرتے اور اس کے پاس آتے ہیں کہ وہ ضرورت مند ہیں۔ اپنی ضرورت سے آگاہ ہونا نہایت ہی اہم بات ہے۔ مسیح نے کبھی کبھی لوگوں کو ان کے نجی فائدے کے لئے بلایا۔ جب لوگ اپنی ضرورت کے احساس کی بنا پر مسیح کے پاس آتے ہیں تو وہ انہیں نکال نہیں دیتا۔ مسیحی زندگی میں ان کا یہ پہلاقدم ہے۔ وہ گویا مقدس کے صحن میں دروازہ سے داخل ہوئے ہیں اور اب اپنے آپ کو پیتل کی قربان گاہ کے سامنے پاتے ہیں۔

یہ قربان گاہ صلیب کو پیش کرتی ہے۔ کوئی شخص بھی دیر تک گناہ کا احساس کے بغیر قربان گاہ یا صلیب کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا تھا۔

گناہ کا احساس:

ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم گناہ کے گھنونے پن سے واقف ہوں۔ گناہ اپنی خاصیت اور نتائج کے باعث نہایت ہی مکروہ۔" جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے اور گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے۔"(خطِ اول حضرت یوحنا رکوع ۳آیت ۴)۔ گناہ پاک وقدوس خدا کے خلاف بغاوت ہے جو اپنی لامحدود محبت اور دانائی سے سب کچھ کرتا ہے۔

جب ہم گناہ کی خاصیت سے واقف ہوجاتے ہیں تو یہ جاننا مشکل نہیں ہوتا کہ اس کا نتیجہ نہایت خوفناک ہوتاہے۔ گناہ خدا کی رنجش اور گناہ کرنے والے کے نقصان کا باعث ہوتاہ ہے بلکہ بعض اوقات دوسرے بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں۔

اس قربان گاہ کے پاس یا صلیب کے دامن میں کھڑے ہوئے ہم کس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ بے عیب اور بے قصور جانوروں کا خون بہایا جارہا ہے۔ دن بھر میں پیتل کی اس قربان گاہ پر مختلف قسم کی قربانیاں گذرانی جاتی تھیں۔ ان میں بیل مینڈھے، برے، بکرے، بکریاں، فاختائیں اور کبوتر شامل ہوتے تھے۔ یہ منظر جہاں خون ہی خون ہوتا تھا کتنا ڈراؤنا تھا! بغیر خون بہائے معافی نہیں۔"(خطِ اہل عبرانیوں رکوع ۹آیت ۲۲)۔ خون کا بہانا ناقابلِ گریز ضرورت تھی اور اس سے گناہ کا گھنونا پن نمایاں ہوجاتا ہے۔

گناہوں کے اقرار (اعتراف) کی ضرورت:

گنہگار اور مجرم اور افرادو کو اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا لازمی ہے۔

" جو اپنے گناہوں کو چھپاتا ہے کامیاب نہ ہوگا، لیکن جو ان کا اقرار کرکے ان کو ترک کرتا ہے اس پر رحمت ہوگی" (امثال ۲۸:آیت ۱۳)۔

" اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔" (یوحنا ۱:آیت ۹)۔

گناہ انسان کو خدا سے جدا کردیتا ہے۔ گناہ کا اقرار ضروری ہے اور یہ اقرار صاف اور صریح ہونا چاہیے۔ یوحنا رسول کہتا ہے" اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں۔" صرف یہ نہیں کہ ہم اپنے آپ کو گنہگار مان لیں بلکہ جو کچھ ہم سے سرزد ہوا ہے اسے بغیر کچھ چھپائے خدا کے سامنے مان لیں۔ بہت سے لوگ دعا میں اپنے آپ کو گنہگار تسلیم کرتے ہیں لیکن وہ اپنے گناہوں کا اقرار نہیں کرتے جس سے وہ معافی کی اس خوشی سے جو خداوند دیتے کا خواہشمند ہوتا ہے محروم رہتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ بھاگتا ہوا اپنے والدین کے پاس آکر کہے، مجھے معاف کردیں تو کیا وہ پہلے دریافت نہ کریں گے کہ وہ کس قصور کی معافی چاہتا ہے؟ الہیٰ معافی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ہم بغیر کچھ چھپائے اپنے بُرے کاموں کا صفائی سے اقرار کریں جو ہم سے سرزد ہوئے ہیں۔

پسندیدہ قربانی:

ضروری ہے کہ جوانان خدا کے حضور آئے، خالی ہاتھ نہ آئے۔ خدا پاک وقدوس ہے اور انسان گنہگار ہے۔ اس لئے خدا کے پاس آتے وقت انسان کولائق اور اس کی شان کے شایاں قربانی لانی لازمی ہے۔

پیتل کی قربان گاہ پر راحت انگیز اور خوشبو دار قربانی اور گناہ کی قربانی گذرانی جاتی تھی۔

سوختنی قربانی

پیتل کی قربان گاہ پر سوختنی قربانیاں چڑھائی جاتی تھیں۔ اس وجہ سے کئی بار اسے "سوختنی قربانی کا مذبح "کہا جاتا ہے۔

اس پر آگ دن رات جلتی رہتی تھی۔ ہر صبح اور ہر شام وہاں برہ قربان کیا جاتا تھا۔ دائمی آگ دائمی قربانی سے ہمیشہ جلتی رہتی تھی۔

" اور تو ہر روز سدا ایک ایک برس کے دو دو بُرے قربان گاہ پر چڑھایا کرنا۔ ایک برہ صبح کو اور دوسرا برہ زوال اور غروب کے درمیان چڑھانا۔ ایسی ہی سوختنی قربانی تمہاری پشت درپشت خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر خداوند کے آگے ہمیشہ ہوا کرے ۔ وہاں میں تم سے ملوں گا۔"(خروج ۲۹ : آیت ۴۲، ۳۹، ۳۸)۔

دائمی قربانی کے لئے یک سالہ برّے کا مطالبہ کیا گیا جو اپنی طاقت کی بھرپوری میں ہو۔

سوختنی قربانی مسیح کی باپ کی پوری تابعداری کی خوبصورت مثال ہے۔ صرف اسی نے باپ کی مرضی کو شروع سے آخر تک پورا کیا ہے۔

آدم کے گناہ سے لے کر مخلوقات بطالت کے اختیار میں کردی گئی ہے ۔ وہ اپنی مخلصی کی راہ دیکھتی ہے۔ بنی نوع انسان میں سے بلکہ ابرہام کی نسل میں سے بھی کوئی کامل آدمی نہ ملا اور چار سال تک ایسے آدمی کی تلاش، جس نے پورے طور پر اپنے آپ کو خدا کی مرضی کے تابع کیا ہو بے فائدہ ثابت ہوئی، لیکن۔۔۔۔

" وہ دنیا میں آتے وقت کہتا ہے کہ تو نے قربانی اور نذر کو پسند نہ کیا بلکہ میرے لئے ایک بدن تیار کیا ۔۔۔۔ دیکھ میں آیا ہوں۔۔۔۔ تاکہ اے خدا تیری مرضی پوری کروں ۔۔۔(عبرانیوں ۱۰ :آیت ۵تا۷)۔

سوختنی قربانیوں اور گناہ کی قربانیوں سے خدا خوش نہ ہوا۔ کیونکہ وہ نہ صرف گناہ کو یاد دلائی تھیں بلکہ یہ بھی یاد دلاتی تھیں کہ اب تک ان سے مخلصی کا کوئی حل نہ ملا۔ خدا کس بات کا جویاں تھا؟

وہ ایسے شخص کی تلاش میں تھا جو اس کی مرضی کو کامل طور پر پورا کرے اور اس کی پاک شریعت کے سامنے بے عیب نکلے۔ خدا کے بیٹے کے اس دنیا میں آنے سے پیشتر کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا۔ دنیا میں اس کے ظہور نے خدا کے سامنے ایک نئی امید پیدا کردی۔ اب ایک ایسا شخص تھا جو موت تک فرمانبردار تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ سوختنی قربانی میں گناہ کا ذکر نہیں یہ خطا کی قربانی نہیں بلکہ راحت انگیز خوشبو کی قربانی ہے۔ یہ بیٹے کی مثال ہے جس نے موت تک باپ کی تابعداری کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیا۔

مسیح ہمارا شفیع:

دائمی سوختنی قربانیاں مسیح کو ہمارے شفاعت کار کی حیثیت سے پیش کرتی ہیں۔ جو کچھ اس قربان گاہ پر مزید دیکھیں گے وہ سب کچھ اس بات سے تعلق رکھتا ہے مسیح ہمارا درمیانی ہے ۔ ایک شخص مل گیا ہے جو مخلص ، وفادار اور بے عیب نکلا ہے۔ ہلاکت کے فرزندوں کے لئے اب امید ہے کیونکہ کم از کم ایک ہے جو کامل طور پر تابعدار ہے۔ اب ممکن ہو گیا ہے کہ انسان ہمیشہ کے لئے جلاوطن نہ رہے۔ اس کامل شخص کے وسیلے ہماری بگڑی بن سکتی ہے۔

احبار پہلے باب میں جہاں سوختنی قربانیوں کی تفصیل ہے۔ وہ سب مقبول ٹھہرنے سے متعلق ہیں۔ اگر اس کا چڑھاوا گائے بیل کی سوختنی قربانی ہو تو وہ بے عیب نر کو لا کر اسے خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر چڑھائے تاکہ وہ خود خداوند کے حضور مقبول ٹھہرے" (احبار ۱: آیت ۳)۔

خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہرنا نہایت ہی اہم بات ہے اور یہ صرف مسیح کے وسیلہ سے ہے نہ کہ ہماری شخصیت یا ہمارے اعمال کے وسیلہ سے۔ خدا کا بیٹ (جسمانی نہیں بلکہ روحانی) ہمارے لئے مقبولیت حاصل کرتا ہے۔ یہ مقبولیت ابدی ہے کیونکہ اس کی بنیاد مسیح کی لاتبدیل شخصیت ہے۔

خطا کی قربانیاں:

صحن کے مذبح پر مختلف قسم کی قربانیاں تھیں جن میں خطا کی قربانیاں اور جرم کی قربانیاں شامل تھیں۔

ان قربانیوں کو گزراننے والے لوگ بھی مختلف ہوتے تھے۔ کبھی شہزادے اور کبھی غریب آدمی۔ احبار کے چوتھے باب میں ہمیں کاہن تمام جماعت، کوئی حکمران یا عوام میں سے کوئی گناہ کی قربانیاں لاتے نظر آتے ہیں۔ سب کو اس قربان گاہ اور قربانی کی ضرورت تھی۔ جس طرح اب سب کو مسیح اور صلیب کی ضرورت ہے۔

خطا کی قربانیاں راحت انگیز قربانیاں نہیں ہوتی تھیں۔ وہ بے عیب جانوروں کی ہوتی تھیں۔ ان کو نہایت مقدس کہا گیا ہے، وہ راحت انگیز نہیں تھیں، اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو گناہ کو یاد دلاتی تھیں۔

خطا کی قربانی میں خون، چربی اور لاش اہم چیزیں تھیں۔

خون:

خون مقدؔس کے اندر کفار گاہ کے سامنے چھڑکا جاتا تھا۔ یہ خون ہی تھا جس سے گناہ کا کفارہ ہوتا اور وہی خدؔا کی پاکیزگی کے مطالبہ کو پورا کرتا تھا۔

" جسم کی جان خون میں ہے اور میں نے مذبح پر تمہاری جانوں کے کفارے کے لئے اسے تم کو دیا ہے۔" (احبار ۱۷ : ۱۱)۔

خون ہی صلح کراتا اور گناہ کو ڈھانپتا تھا۔" تم جو پہلے دور تھے اب مسیح یسوع میں مسیح کے خون کے سبب سے نزدیک ہوگئے ہو۔ کیونکہ وہی ہمارا صلح ہے جس نے دونوں کو ایک کرلیا۔" (خطِ افسیوں ۲: آیت ۱۳، ۱۴)۔

" جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی" یہ خدا کا فرمان تھا۔ خون کا بہایا جانا اس شخص کی موت کی شہادت ہے جو گنہگار ٹھہرایا گیا ہے۔ خدا کی پاکیزگی کا تقاضا مجرم پر سزا کا حکم صادر کرنے سے ہی پورا ہوتا ہے۔ چونکہ خون موت کی علامت ہے۔ اس لئے ہم خون سے ہی راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔

" خدا اپنی محبت کی خوبی اہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر ہوا۔ پس جب ہم اس کے خون کے باعث اب راستباز ٹھہرے تو اس کے وسیلے سے عضب الہٰی سے ضرور ہی بچیں گے۔" (رومیوں ۵: ۸،۹)

خون کفارہ دیتا، راستباز ٹھہراتا اور صلح کراتا ہے۔ وہ خدا کے عدل کے تقاضے کو پورا کرتا اور ابلیس کے الزامات لگانے کا خاتمہ کردیتا ہے۔ اور اس کا انجام صلح ہوتا ہے۔

بیرونی صحن کی قربان گاہ سے کاہن خون کو لے کر پردہ کے اندر جاتا ہے اور پھر باہر آتا ہے۔ یہ خون کی قدرو قیمت کو ظاہر کرتا ہے کہ انسان کے خدا کی حضوری میں جانے سے موت واقع نہیں ہوئی بلکہ وہ دوبارہ زندہ واپس آگیا ہے۔

چربی:

گناہ کی قربانیوں میں چربی خاص اہمیت رکھتی تھی، اور یہ کھائی نہیں جاتی تھی۔

" یہ تمہاری سب سکونت گاہوں میں نسل در نسل ایک دائمی قانون رہے گا کہ تم چربی یا خون مطلق نہ کھاؤ۔" (احبار ۳:آیت ۱۷)۔

لیکن ہمیں یہ بغور دیکھنا ہے کہ چربی کے ساتھ کیا کیا جاتا تھا۔" پھر وہ خطا کی قربانی کے بچھڑے کی سب چربی کو اس سے الگ کرے ----- اور کاہن ان کو سوختنی قربانی کے مذبح پر جلائے۔" (احبار ۴:آیت ۱۰،۸)۔

" کاہن انہیں مذبح پر جلائے ۔ یہ اس آتشین قربانی کی غذا ہے جو خداوند کو گذرانی جاتی ہے۔"(احبار ۳:آیت ۱۱)۔

چربی کو اس موقع پر خون کے ساتھ رکھا جاتا تھا کیونکہ یہ دونوں خدا کے لئے تھے۔ چربی کو آتشین قربانی کی غذا کہا گیا ہے ۔ خطا کی قربانی کا صرف یہی حصہ ہیکل کی قربان گاہ پر جلایا جاتا تھا۔ یہ چربی نہایت بہترین حصہ ہے اور یہ خدا کا حصہ ہے۔

یہ خدا کے بیٹے اور اس کی قربانی کو پیش کرتی ہے، جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے اور انسان اس کو کھا نہیں سکتا۔ یہ صرف خدا کے لئے ہے اور وہی اس سے حظ اٹھا سکتا ہے۔

" اے میرے باپ ------ نہ جیسا میں چاہتا ہوں کہ بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو"(متی ۲۶:آیت ۳۹)۔

جاں نثار بیٹے کے ان الفاظ کی گہرائی ہماری سمجھ سے بعید ہے ۔ یہی وہ چربی ہے جو صرف خدا کے لئے ہے ۔ اس کی قربانی میں اس بات کی قدروقیمت کا صرف خدا ہی اندازہ کرسکتا ہے۔

لاش:

قربانی کے باقی تمام حصے کو لشکر گاہ سے باہر جلادیا جاتا تھا۔ انسان نہ صرف معافی بلکہ مخلصی کا بھی محتاج ہے۔ اگر ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کریں تو خدا ہمیں معاف کردیتا ہے۔ گناہ کی معافی کا تجربہ ایک مبارک قدم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں مخلصی کی بھی ضرورت ہے ورنہ ہم پھر گناہ کے مرتکب ہوں گے۔

ایک دفعہ میں نے کسی جگہ عبادت میں ایک شخص کو ان الفاظ میں گواہی دیتے سنا۔" مجھ سے گناہ ہوتا ہے اس کی توبہ کرتا ہوں، پھر گناہ کرتا ہوں پھر توبہ کرتا ہوں، اور اسی چکر میں پڑا رہتا ہوں۔"

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم میں سے بہتوں کا رویہ ایسا ہی ہے ۔ لیکن مسیح کی موت کا مقصد صرف قائلیت، توبہ، اقرار اور معافی ہی نہیں بلکہ مخلصی بخشنا بھی ہے۔ صرف ہمارے اعمال ہی بُرے نہیں، بلکہ ہماری زندگیاں بھی گناہ آلودہ ہیں۔ پھل کی خرابی کا اصل سبب درخت ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ درخت کو کاٹ دیا جائے ۔ ہم خصلتاً بُرے ہیں اس لئے گناہ کرتے ہیں۔

رومیوں کو لکھتے وقت پولوس رسول گناہ کے بدن کا ذکر کرتا ہے۔ صرف گناہوں کا خاتمہ ہی نہیں کرنا ہے بلکہ "گناہ کے بدن" کو بے کار کرنے کی ضرورت ہے ۔ احبار کے چوتھے باب میں گناہ کی قربانی کی لاش اس کا پیش خیمہ ہے۔

" اور اس بچھڑے کی کھال اور اس کا سب گوشت اور سر اور پائے اور انتڑیاں اور گوبر یعنی پورے بچھڑے کو لشکر گاہ کے باہر کسی صاف جگہ میں جہاں راکھ پڑتی ہے ۔ لے جائے اور سب کچھ لکڑیوں پر رکھ کر آگ سے جلائے۔ وہ وہیں جلایا جائے جہاں راکھ ڈالی جاتی ہے۔"(احبار ۴:آیت ۱۲، ۱۱)۔

تمام لاش کو لشکر گاہ سے باہر لے جانے کا منظر کیسا عجیب تھا! یہ نہ صرف اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے گناہ مسیح پر لادے گئے۔ اور مسیح ہمارے گناہ اپنے اوپر لے کر صلیب پر چڑھ گیا، بلکہ یہ بھی کہ " ہماری پرانی انسانیت اس کے ساتھ اس لئے مصلوب کی گئی کہ گناہ کا بدن بے کار ہوجائے ، تاکہ ہم آگے کو گناہ کی غلامی میں نہ رہیں۔"(رومیوں ۶ :آیت ۶)۔

ہمیں صرف معافی ہی نہیں بلکہ مخلصی بھی درکار ہے ۔خون سے ہمیں معافی حاصل ہوتی ہے لیکن مخلصی کے لئے صلیب درکار ہے۔ ہماری موت ہی مخلصی کا واحد طریقہ ہے ۔ پولوس رسول اس صلیب پر فخر کرتا ہے ، جب وہ اس کی روحانی قدر اور اہمیت کو جان لیتا ہے اور اپنی عملی زندگی میں اس کا تجربہ کرتا ہے۔

" لیکن خدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں۔" سوا اپنے خداوند یسوع مسیح کی صلیب کے جس سے دنیا میرے اعتبار سے مصلوب ہوئی اور میں دنیا کے اعتبار سے (گلتیوں ۶ :آیت ۱۴)۔

جو انسان مرجاتا ہے وہ تمام رغبتوں ،خواہشوں اور پرانی زندگی کی تمام علتوں سے چھٹکارا پاتا ہے ۔ موت ہی مخلصی کی راہ ہے۔

(نوٹ ۔ اس مضمون کی مزید وضاحت کے لئے " میعاری مسیحی زندگی " کے پہلے اوردوسرے باب کامطالعہ فرمائیے۔)

لشکر گاہ سے باہر:

کوئی ناپاک چیز لشکر گاہ میں نہیں رہ سکتی تھی کیونکہ وہ خداوند کی سکونت گاہ تھی۔ ناپاک شخصوں کو باہر نکالا جاتا تھا۔ یہ کتنا ہولناک منظر تھا۔ اول تو یہ خدا سے قطع تعلق تھی اور دوسرے یہ ان کے ساتھ کوڑھیوں کا سا سلوک تھا جو لشکر گاہ سے خارج کردئیے جاتے تھے۔

یہ وہ جگہ تھی جہاں مسیح صلیب دئیے گئے ۔" جو گناہ سے واقف نہ تھا۔ وہ ہمارے لئے گناہ ٹھہرایا گیا۔" عبرانیوں کا مصنف یوں لکھتا ہے۔

" کیونکہ جن جانوروں کا خون سردار کاہن پاک مکان میں گناہ کے کفارہ کے واسطے لے جاتا ہے ان کے جسم خیمئہ گاہ کے باہر جلائے جاتے ہیں ۔ اسی لئے یسوع نے بھی امت کو خود اپنے خون سے پاک کرنے کے لئے دروازہ کے باہر دکھ اٹھایا ۔" (عبرانیوں ۱۳ :آیت ۱۲ ، ۱۱)۔

خدا کے پاک بیٹے کے ساتھ گنہگاروں کا سا سلوک کیا گیا۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ وہ اپنے لوگوں کو پاک کرے۔"

آدم کی تمام نسل ناپاک تھی۔ ۱ کرنتھیوں ۱۵ :آیت ۴۵ میں مسیح کو " پچھلا آدم" کہا گیا ہے۔ اس لاش کی مثال میں ہم اسے باہر جاتے ہوئے دیکھتے ہیں، تاکہ وہاں جلایا جائے۔اب ہم اطمینان سے کہہ سکتے ہیں کہ " دیکھو پچھلا آدم جارہا ہے۔" یا اس سے بہتر الفاظ میں " خدا کا شکر ہے کہ میں ختم ہوگیا ہوں ۔ پرانا فلیک اپنی جگہ چلاگیا۔" اگر میں اپنے آپ کو ایسا سمجھوں تو پھر اپنے آپ کو خدا کے اعتبار سے زندہ بھی سمجھ سکتا ہوں۔

اسی طرح تم بھی اپنے آپ کو گناہ کےاعتبار سے مردہ مگر خدا کے اعتبار سے مسیح یسوع میں زندہ سمجھو(رومیوں ۶ :آیت ۱۶)۔

کیا ہم نے اپنے آپ کو اس موت میں دیکھا ہے؟ ہماری مخلصی کا راز یہ ہے کہ " میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں۔"

یہ لاش ہماری پرانی (انسانیت کی مثال ہے جس کی عدالت صلیب پر کی گئی ہے۔ خدا نے آدم کی تمام نسل کو اپنے بیٹے میں شامل کیا، تاکہ سزا دینے سے اسے بچائے۔ نوح اور اس کے ساتھی جو کشتی میں تھے" پانی کے وسیلہ سے بچے۔"(۱ پطرس ۳:آیت ۲۰)۔ اس وقت کی دنیا کی عدالت خدا نے پانی کے وسیلہ سے کی۔

ہماری پرانی انسانیت کی اصلاح نہیں ہوسکتی ۔ اس کا مرنا ناگریز ہے۔ مخلصی اور رہائی صرف موت کے وسیلہ سے ہوسکتی ہے۔

اس کی ذلت :

خدا کا بیٹا شہر سے باہر نکال دیا گیا۔ تمام غیر یہودی ناپاک خیال کیے جاتے تھے۔ جو کوئی شہر کے دروازہ سے باہر صلیبی موت مرتا تھا اس کو لعنتی گردانا جاتا تھا۔

یہوداہ کے کتنے ہی بادشاہ شہر کے اندر فوت ہوئے اور ان کو شاہی قبروں میں دفن کیا گیا۔ لیکن خدا کے بیٹے کو نہایت ہی ذلت اور رسوائی برداشت کرنی پڑی۔ رسول ہمیں دعوت دیتا ہے کہ "آؤ اس کی ذلت کو اپنے اوپر لئے ہوئے خیمئہ گاہ سے باہر اس کے پاس چلیں "(عبرانیوں ۱۳ :آیت ۱۳)۔

یہ ہمارے لئے کیوں ضروری ہے؟ اس کا مطلب کیا ہے ؟ فی الحقیقت یہی ہمارا بخرہ اور حصہ ہے۔ ہم اپنے صحیح مقام کو پہچان لیں۔ ہمارا حصہ کوڑھیوں کے ساتھ ہے ۔ کیونکہ مجھ میں یعنی میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں۔" ہمارے ذہن میں یہ سوال سمایا رہتا ہے کہ کوئی نہ کوئی اچھائی کہیں نہ کہیں چھپی ہوئی ہے ۔ لیکن مسیح کے ساتھ ایک ہونے کے لئے ہمیں راستبازی سے قطع نظر کرکے اس کے ساتھ ذلت اٹھانا ضروری ہے۔ یہ اس بات کا اظہار اور اقرار ہوگا کہ مذہب یا اس کی رسومات کی بجاآوری یا عقیدہ یا دعا یا ریاضت یا دہ یکی یا کسی اور انسانی کوشش سے میری مخلصی نہیں ہوسکتی۔ بلکہ میری مخلصی دروازہ سے باہر مسیح کی موت سے مشابہ ہونے میں ہے ۔ خواہ دنیا کی نظر میں یہ بیوقوفی اور انتہا پسندی اور ذلت ہی سہی۔

اگر ہم اسے بطور" راہ" کے قبول کریں تو مسیح کی ذلت ناگزیر ہے۔

صاف جگہ :

خطا کی قربانی کو جلانے اور راکھ پھینکنے کی جگہ کو" صاف جگہ "کہا گیا ہے۔ لیکن عام طور پر ہم ایسی جگہ صاف نہیں سمجھتے۔

جب خدا کا غضب برگشتہ انسان کے گناہوں کے باعث انڈیلا جاتا ہے تو اسی وقت پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے چونکہ یہ بات متناقض معلوم ہوتی ہے ۔ اس لئے میں آپ کی توجہ ان الفاظ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ، جو کوڑھیوں کے بارے میں ہیں۔

" اگر کوڑھ جلد میں چاروں طرف پھوٹ آئے اور جہاں تک کاہن کو دکھائی دیتا ہے یہی معلوم ہو کہ اس کی جلد سر سے پاؤں تک کوڑھ سے ڈھک گئی ہے تو کاہن غور سے دیکھے اور اگر اس شخص کا سارا جسم کوڑھ سے ڈھکا ہوا نکلے تو کاہن اس مریض کو پاک قرار دے کیونکہ وہ سب سفید ہو گیا ہے اور وہ پاک ہے ۔" (احبار ۱۳ : آیت ۱۳ ، ۱۲)۔

جونہی گنہگار اپنی اصلی حالت کو پہچان لیتا ہے اور یہ مان لیتا ہے کہ اس کے جسم میں کوئی بھی نیکی بسی ہوئی نہیں تو گناہ اور ناپاکی کا مسئلہ حل ہوجاتا ہے ، لیکن افسوس کہ ہم اپنی اس حالت کو بڑی مشکل سے پہچانتے ہیں۔ زبور نویس فرماتا ہے کہ

"جب میں چپ رہا تو دن بھر کے کراہنے سے میری ہڈیاں گھل گئیں کیونکہ تیرا ہاتھ رات دن مجھ پر بھاری تھا۔ میری تراوت گرمیوں کی خشکی سے بدل گئی ۔"(زبور ۳۲،آیت ۴،۳)۔

افسوس کہ وہ گناہ بڑی دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے جس کے باعث ہم میں پیچ وتاب رہتا ہے۔ ایسی حالت میں زبور نویس یوں ذکر کرتا ہے ۔

" میں نے تیرے حضور اپنے گناہ کو مان لیا اور اپنی بدکاری کو نہ چھپایا۔ میں نے کہا خداوند کے حضور اپنی خطاؤں کا اقرار کروں گا اور تو نے میرے گناہ کی بدی کو معاف کیا"(زبور ۳۲،آیت ۵)۔

خدا کوڑھ کے چھوٹے سے چھوٹے داغ کی بھی برداشت نہیں کرسکتا لیکن جب انسان کا بدن سر سے پاؤں تک کوڑھ سے ڈھک گیا ہو تو اسے پاک قرار دیا جاتا ہے۔ اب وہ آدمی خدا کا فضل حاصل کرنے کے لئے اور خون کفارے کے لئے تیار ہے۔

خدا کا فضل جو مسیح کی صلیب میں ظاہر ہے صرف گنہگار انسان کے لئے ہے ۔ جب میں اپنے آپ کو نا امید اور بے یارومددگار محسوس کرتا ہوں تب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ میں ہی ہوں جس کے لئے مسیح موا۔ جس قدر زیادہ آپ مجھے گنہگار ٹھہراسکتے ہیں اتنا ہی زیادہ آپ مجھے خدا کے فضل اور صلیب کے کام کے لائق بھی ٹھہراتے ہیں۔

راکھ:

خداوند ہماری توجہ کو سوختنی قربانی اور خطا کی قربانی کی راکھ کی طرف مبذول کرتا ہے۔ ان دونوں قربانیوں کی راکھ لشکر گاہ کے باہر کسی صاف جگہ میں پھینکی جاتی تھی(احبار ۶ ،آیت ۱۱ ، ۱۰ اور رکوع ۴ آیت ۱۲)۔

ہمارے خداوند یسوع مسیح کی موت اور دفن کے بارے میں یسعیاہ نبی نے یوں پیشن گوئی کی۔

"اس کی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی اور وہ اپنی موت میں دولت مندوں کے ساتھ ہوا۔"(یسعیاہ ۵۳،آیت ۹)۔

یہ پیشن گوئی آخر پوری ہوئی۔ صلیب کے قریب ہی اس کے مردہ جسم کے لئے ایک گڑھا کھودا گیا جیسا کہ صلیب پر مرنے والوں کے لئے دستور تھا۔ اس کے ساتھ صلیب پر مرنے والوں کا سا سلوک ہی ہونا تھا، لیکن یہ گڑھا اس کا بخرہ نہ تھا۔

" اور دیکھو یوسف نام ایک شخص مشیر تھا، جو نیک اور راستباز آدمی تھا۔ -- اس نے پیلاطس کے پاس جا کر یسوع کی لاش مانگی اور اس کو اتار کر مہین چادر میں لپیٹا پھر ایک قبر کے اندر رکھ دیا جو چٹان میں کھدی ہوئی تھی اور اس میں کوئی کبھی نہ رکھا گیا تھا۔"(لوقا ۲۳: ۵۰ تا ۵۳)۔

کیسے عجیب طریقے سے ہر ایک بات مسیح کے متعلق پوری ہوئی! وہ جگہ جہاں کوئی نہ رکھا گیا تھا فی الحقیقت صاف جگہ تھی۔ یہ اس کے لئے مخصوص تھی جو اس قربانی کی حقیقت بنا پر جو پرانے عہد نامہ میں بطور عکس بیان کی گئی۔

کوڑھیوں کا پاک صاف کیا جانا:

خدا کا یہ کیسا عجیب فضل ہے جو مسیح کے وسیلہ سے انسان پر ظاہر ہوتا ہے اور مسیح ان لوگوں کے پاس جاتا ہے جو مایوس اور نا امید ہیں۔ وہ نہ صرف آسمان سے اترا بلکہ لشکر گاہ سے باہر بھی جاتا ہے تا کہ کوڑھی بھی اس کے پاس آسکیں۔

وہ اس کے پاس شہر میں نہیں آسکتے تھے۔ بلکہ اسے ہی باہر ان کے پاس جانا تھا۔ دس کوڑھی کیونکر رحم کے لئے چلا سکے کہ " ہم پر رحم کر، اے ابن داؤد ہم پر رحم کر" یہ صرف اس لئے ممکن تھا کیونکہ مسیح ان کے پاس گیا تا کہ ان کی اس تک رسائی ہوسکے۔

پرانے عہد نامے کے دستور کے مطابق کوڑھی کو پاک قرار دینے کے لئے کاہن لشکر گاہ سے باہر جاتا تھا۔

" کوڑھی کے لئے جس دن وہ پاک قرار دیا جائے یہ شرع ہے کہ اسے کاہن کے پاس لے جائیں اور کاہن لشکر گاہ کے باہر جائے اور کاہن خود کوڑھی کو ملاحظہ کرے اور اگر دیکھے کہ اس کا کوڑھ اچھا ہوگیا ہے تو کاہن حکم دے---(احبار ۱۴ :آیت ۳، ۲)۔

کوڑھی کے لئے یہ بڑا مبارک دن ہوتا تھا۔ جب وہ کاہن کو ان قیمتی اشیاء کو لیے آتے دیکھتا تھا جو اس کے پاک قرار دیے جانے اور لشکر گاہ میں اس کی بحالی کی گواہ ہوتی تھیں۔ اس ملاقات کے بعد کیا ہوتا؟ کوڑھی اس مخصوص طہارت کی جگہ پر لے جایا جاتا وہاں سے ہو کر وہ لشکر گاہ میں داخل ہوسکتا تھا۔

کوڑھی نہ صرف اپنے خیمہ کو واپس آتا تھا بلکہ خدا کے مذبح کے پاس بھی حاضر ہوتا تھا جو مقدِس کے دروازہ کے پاس تھا۔

" تب وہ کاہن جو اسے پاک قرار دے گا اس شخص کو جو پاک قرار دیا جائے گا اور ان چیزوں کو خداوند کے حضور خیمہ اجتماع کے دروازہ پر حاضر کرے۔"(احبار ۱۴ :آیت ۱۱)۔

کوڑھی کی شفایابی کے لئے کیسا مبارک وقت ہوتا تھا، میرے اور آپ کے لئے بھی یہ نہایت قیمتی موقع ہوسکتاہے ۔جب ہم " دُور" کے نہیں رہے بلکہ مسیح میں مسیح کے خون کے سبب سے نزدیک ہوگئے ۔ خدا کی محبت اور فضل کس قدر بیان سے باہر اور بے انتہا ہے۔ مسیح کی قربانی کیسی عظیم اور کامل ہے۔ یہ نہ صرف نزدیک بلکہ دور کے لوگوں کے لئے بھی ہے۔ اس قربانی کا مقصد نہ صرف توبہ اور معافی ہے بلکہ مخلصی اور پاکیزگی بھی ہے۔ وہ نہ صرف باغی اور نافرمان کو خدا کی بادشاہی کے وارث بناتاہے بلکہ کوڑھی کو بھی پاک قرار دے کر کاہن کے برابر کردیتاہے۔

" اور کاہن جرم کی قربانی کا کچھ خون لے اور جو شخص پاک قرار دیا جائے گا، اسکے دہنے کان کی لو پر اور دہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر اور دہنے پاؤں کے انگوٹھے پر اسے لگائے---- اور کاہن اپنی دہنی انگلی کو اپنے بائیں ہاتھ کے تیل میں ڈبوئے---- اور اپنے ہاتھ کے باقی تیل میں سے کچھ لے اور جو شخص پاک قرار دیا جائے گا اس کے دہنے کان کی لو پر اور اس کے دہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور دہنے پاؤں کے انگوٹھے پر جرم کی قربانی کے خون کے اوپر لگائے اور جو تیل کاہن کے ہاتھ میں باقی بچے اسے وہ اس شخص کے سر میں ڈال دے جو پاک قرار دیا جائے گا ۔یوں کاہن اس کے لئے خداوند کے حضور کفارہ دے ۔"(احبار ۱۴ ،آیت ۱۴ تا ۱۸)۔

جو رسم کوڑھی کو پاک صاف کرنے کے لئے ادا کی جاتی تھی وہی کاہن کی تقدیس کے لئے بھی پوری کی جاتی تھی۔(احبار ۸،آیت ۲۲ تا ۲۴)۔

خون اور تیل اس کے کان ،ہاتھ اور پاؤں پر لگائے جاتے تھے، جو اس بات کا نشان تھا کہ گنہگار کی مخلصی کے باعث اس کی رسائی نہ صرف بیرونی صحن میں ہے بلکہ اب وہ مقدس میں آنے اور خدمت کرنے کا بھی حقدار ہے۔

اس اعلیٰ خدمت کے لئے ضروری ہے کہ خدا نہ صرف اس کا دل بلکہ اس کے تمام اعضا بھی قبضے میں کرلے۔ کان ، ہاتھ اور پاؤں کےذریعے بدن میں وہ ناپاکی آگئی تھی جس کے نتیجے میں گنہگار خدا اور اس کے لوگوں کی رفاقت سے خارج کیا گیا تھا۔ ناپاکی اس غیر محفوظ دروازے سے دل ودماغ میں گھس گئی اور ایسی عادات اور اعمال کے سرزد ہونے کا سبب بنی جن سے انسان گنہگار ہوا۔

" کیا کان باتوں کو نہیں پرکھ لیتا جیسے زبان کھانے کو چکھ لیتی ہے۔؟" (ایوب ۱۲ :آیت ۱۱)۔ فی الحقیت انہیں پرکھنا چاہیے ۔ لیکن جب محافظ سو جاتاہے تو بہت کچھ ایسا داخل ہوجاتاہے جو ترقی کا نہیں بلکہ تنزلی اور غلط راہنمائی اور ناپاکی کا موجب بن جاتاہے۔

مسیح کے کفارے کا یہی مقصد تھا کہ " پاک کرکے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایسی امت بنائے جو نیک کاموں میں سر گرم ہو۔(انجیل شریف خطِ ططس ۲،آیت ۱۴)۔

ہاتھ اور پاؤں کے انگوٹھے پر اور کان پر جو خون لگایا جاتا تھا۔اس بات کی علامت ہے کہ اب وہ مسیح کی چھڑائی ہوئی ملکیت ہے اور صرف اس کے لئے محفوظ ہے۔ اب وہ مسیح کے سننے کا کرنے اور چلنے کے اعضا ہیں۔ پس آئندہ خود غرضی کے لئے ان کے استعمال کی اجازت نہیں بلکہ ان اعضا کو متواتر اس کی مشورت ،خدمت اور مرضی پر چلنے کے لئے وقف کرنے کی ضرورت ہے۔ مسیح کے بندے پولوس رسول کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔

" پس گناہ تمہارے فانی بدن میں بادشاہی نہ کرے کہ تم اس کی خواہشوں کے تابع رہو اور اپنے اعضا ناراستی کے ہتھیار ہونے کے لئے گناہ کے حوالہ نہ کیا کرو بلکہ اپنے آپ کو مردوں میں سے زندہ جان کر خدا کے حوالہ کرو اور اپنے اعضاء راستبازی کے ہتھیار ہونے کے لئے خدا کے حوالے کرو۔ (رومیوں ۶ ،آیت ۱۳ ، ۱۲)۔

کوڑھی کا مسح کیا جانا:

الہیٰ محبت لامحدود اور بے بیان ہے جو ادراک اور سمجھ سے بلند و بالا ہے ۔ اس کا اظہار یوں ہوا ہے کہ وہ کوڑھی جو پاک قرار دیا جاتا تھا۔ وہ نہ صرف کفارہ کے خون بلکہ مسح کے تیل میں بھی شریک ہوتا تھا۔

تیل نہ صرف اس خون کے اوپر ہی ان تین اعضا ہاتھ کے انگوٹھے ، پاؤں کے انگوٹھے اور کان کی لو پر لگایا جاتا تھا بلکہ جو باقی بچ رہتا تھا وہ کوڑھی کے سر پر انڈیل دیا جاتا تھا۔

خدا کسی آدمی کا طرفدار نہیں، اس کا بلاوہ اور نعمتیں اس کے تمام فرزندوں کے لئے ہیں۔ یوحنا رسول ان سے جو مسیح میں نواز دیے گئے ہیں یوں مخاطب ہے۔ "تم کو تو اس قدوس کی طرف سے مسح کیا گیا ہے اور تم سب کچھ جانتے ہو۔" (خطِ اول حضرت یوحنا ۲ ،آیت ۲۰)۔

صرف پنتکست کے موقع پر ہی روح القدس کا بھر پور نزول نہیں ہوا۔ روح القدس کی راہنمائی اور مسح خدا کے سب فرزندوں پر ہوتا ہے ۔ خدا کا روح کرنیلیس کے تمام خاندان پر نازل ہوا جس سے یہودی جو وہاں جمع تھے حیران و ششدر رہ گئے ، اور یروشلیم کے یہودیوں کا تعصب بھی خاک میں مل گیا، کیونکہ کوئی بھی انسان خدا کے فضل اور نعمتوں کا اجارہ دار نہیں ہے۔

مسح کا تیل صرف خون کے اوپر ہی لگایا جاسکتا تھا۔ اسی طرح روح القدس کے کام کا گہرا تعلق صلیب سے ہے۔ تیل کوڑھی کے کان، ہاتھ اور پاؤں پر اسی جگہ لگایا جاتا تھا، جہاں پہلے خون لگایا جاچکا تھا۔ کون خدا کی وفادار گواہی جو ہمیں گناہ سے باز رکھتی ہے سن سکتا ہے ، سوائے اس کان کے جو روح القدس کے وسیلہ سے خدا کی آواز کو پہچانتا ہے ؟ کون خدا کی خدمت اور روحانی چال چلنے کی قوت سے بہرہ ور ہے؟ صرف وہی جو روح کے تابع ہے ،اور کون مقدس کی پاک خدمت کی ذمہ داری اٹھاسکتا ہے؟ صرف وہی جو اپنی عقل پر نہیں بلکہ خدا پر بھروسہ کرتا اور روح القدس سے سیکھتا اور قوت پاتا ہے۔

خدا کے پاک دل میں حقیر ترین گنہگار کے لئے بھی اچھے اور نیک ارادے ہوتے ہیں۔ ابلیس اپنا بد ترین کام کرچکا ہے۔ لیکن اس الہیٰ تدبیر کے لئے خداوند کی تعریف ہو جو آسمانی ہے اور ہر مشکل پر غلبہ پاتی او ہر رکاوٹ کو پاش پاش کرکے راستہ کو ہموار کردیتی ہے۔ یہ الہیٰ تدبیر ان کو جو فضل سے برگزیدہ ہیں توفیق بخشی ہے کہ بغیر کسی ندامت اور جھجھک کے خدا کے مقدسوں کی صف میں کھڑے ہوسکیں۔

ایک کوڑھی کے لئے کوڑھ سے پاک وصاف ہوجانے کے فوراً بعد سوختنی قربانی گزراننے سے بڑھ کر اور کونسی بات ہوسکتی ہے ؟ (احبار ۱۴ ،آیت ۲۰ ، ۱۹)۔ یہ کمال درجے کی شکر گزاری اور تابعداری ہے جس کا نمونہ خود مسیح ہے۔

ہم کتنے خوش قسمت ہیں جو خدا کے اس مذبح پر ان پُرفضل نظاروں کا مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ ہم نے یہ یکھا ہے کہ خدا کی قدوسیت کی آگ سوختنی قربانیوں کے وسیلہ سے ہر وقت جلتی رہتی ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ خدا کا یہ کام حاجت مند انسان کو نہ صرف معاف کرنے بلکہ اسے رہائی دلائے اور گناہ سے پاک وصاف کرنے کی بنیاد ہے۔ اب ایک کوڑھی کے پاس مقدِس میں داخل ہونے کی سند موجود ہے۔

عَزل یعنی برطرفی کا بکرا:

نوٹ: جس عبرانی لفظ کا ترجمہ اردو بائبل میں " عزازیل " کیا گیا ہے، اس کے متعلق علماء نے مختلف تشریحیں پیش کیں ہیں۔

بعض غیر مسیحی مذاہب میں بھی اس لفظ کا استعمال پایا جاتا ہے۔ وہ اس سے مراد بدروح، جن یا شیطان لیتے ہیں۔

بائبل مقدس میں یہ لفظ سوائے احبار کے سولہیں باب کے اور کہیں نہیں آیا۔

مصنف نے اس لفظ کی بجائے" چھوڑاہوا بکرا" (عزلت کا بکرا) استعمال کیا ہے۔ اس لئے معزز قارئین " عزازیل کی بجائے" " عزل" یعنی برطرفی یا" عزلت " یعنی تنہائی سامنے رکھیں۔

اس کی تصدیق یونانی، لاطینی اور انگریزی کے پرانے ترجموں سے کی گئی ہے۔ چھوڑے ہوئے بکرے کی حقیقت کی تکمیل مسیح کے ان الفاظ میں ہوئی جب اس نے صلیب پر کہا" اے میرے خدا! اے میرے خدا! تونے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے؟"

بائبل مقدس اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ شیاطین کے سامنے قربانی پیش کی جائے یا ان کی پرستش کی جائے(متی ۴،آیت ۱۰)۔اس لئے عزازیل کو شیطان سمجھنا درست نہیں۔

اردو کے یہ الفاظ " عزل " یعنی برطرفی اور"عزلت" یعنی تنہائی ایک ہی مصدر سے ہیں، جس سے " عزازل" یعنی چھوڑاہوا بکرا یا متروک بلکہ امراد ہے۔

زبور نویس فرماتاہے "جس قدر پورب پچھم سے دور ہے اسی قدر اس نےہماری خطائیں ہم سے دور کردیں"(زبور ۱۰۳ ،آیت ۱۲)۔

کیا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ بعضوں نے صلیب کو دیکھا ہو لیکن پھر بھی اس سے مستفید نہ ہوئے ہوں؟ بہت بڑی بھیڑ نے مسیح کو صلیب پر مرتے ہوئے دیکھا جن میں سے بعض چھاتی پیٹتے ہوئے لوٹے (لوقا ۲۳ ،آیت ۴۸)۔ کیا وہ فیضیاب ہوئے ؟ کیا وہ مسیح کے شاگردوں کے ساتھ جاملا۔

پیتل کی قربان گاہ سے آگے بڑھنے سے پیشتر ہمیں ایک اور حقیقت کی طرف دھیان دینا ہے جو نہایت سنجیدہ ہے۔ میں خطا کے بکرے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اور ہارون اپنے دونوں ہاتھ اس زندہ بکرے کے سر پر رکھ اس کے اوپر بنی اسرائیل کی سب بدکاریوں اور ان کے سب گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کرے اور ان کو اس بکرے کے سر پر دھر کر اسے کسی شخص کے ہاتھ جو اس کام کے لئے تیار ہو بیابان میں بھجوادے اور وہ بکرا ان کی سب بدکاریاں اپنے اوپر لادے ہوئے ۔ کسی ویرانہ میں لے جائے گا۔ سو وہ اس بکرے کو بیابان میں چھوڑدے۔"(احبار ۱۶ ،آیت ۲۲، ۲۱)۔

یہ زندہ بکرا مسیح کی واضح مثال ہے جس پر ہمارے تمام گناہ لادے گئے ۔"خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اس پر لادی ۔ جن کی وجہ سے اسے برطرفی اور جلاوطنی کی تلخی برداشت کرنی پڑی۔ اسے عزلت اور فراموشی کی سرزمین میں دھکیل دیا گیا۔

" میں گور میں اترنے والوں کے ساتھ گنا جاتا ہوں ۔ میں اس شخص کی مانند ہو جو بالکل بیکس ہو۔۔۔۔ تونے مجھے گہراؤمیں اندھیری جگہ میں پاتال کی تہہ میں رکھا ہے۔ مجھ پر تیرا قہر بھاری ہے۔ تونے اپنی سب موجوں سے مجھے دکھ دیا ہے ۔ تونے میرے جان پہچانوں کو مجھ سے دور کردیا۔۔۔۔ میں بند ہوں اور نکل نہیں سکتا۔"(زبور ۸۸،آیت ۸،۶، ۴)۔

عزل کا بکرا اس عزلت کے راستہ کی تشریح کرتا ہے جس پر چل کر مسیح کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے عزل یا برطرفی حاصل کرنی تھی۔ اس برطرفی اور دوری کا دکھ کس قدر ہولناک اور انسانی احساسات سے بالاتر ہے۔" اے میرے خدا! اے میرے خدا! تونے مجھے کیوں چھوڑ دیا دیا؟"

بے شک عزلت اور جدائی اور تاریکی کا ہر لمحہ خدا کے پیارے بیٹے کے لئے نہایت تلخ وطویل مدت بن گیا ہوگا۔ لیکن گناہ کو بھی دور کرنا لازمی تھا۔

میں اس پہلو پر زیادہ زور نہیں دینا چاہتا کیونکہ اس کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے جو بہت اہم اور مہیب ہے۔

عزل کا بکرا ہی صرف ایک ایسا جانور تھا جو مذبح کے پاس آکر زندہ واپس جاتا تھا؟ ہم نے پڑھا ہے کہ وہ کسی ویرانہ میں لے جایا جاتا تھا، جہاں سے وہ کبھی واپس نہیں لوٹتا تھا۔ مسیح نے فرمایا:

" جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے وہ اسے کھودیتا ہے۔ اور جو دنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے، وہ اسے ہمیشہ کی زندگی کے لئے محفوظ رکھے گا۔"(یوحنا ۱۲ ،آیت ۲۵)۔

مسیح کا اس سے یہی مطلب ہے۔ جو کچھ ہم نے اس مذبح پر مشاہدہ کیا اور اس کے متعلق سیکھا ہے۔ رہائی اور مخلصی کا واحد ذریعہ موت ہے۔

"کیونکہ جب ہم اس کی موت کی مشابہت سے اس کے ساتھ پیوستہ ہوگئے تو بے شک اس کے جی اٹھنے کی مشابہت سے بھی اس کے ساتھ پیوستہ ہوں گے۔(رومیوں ۶ ،آیت ۵)۔

رحم حاصل کرنے کے لئے گناہوں کا اقرار اور ان کو ترک کرنا ضروری ہے۔ مخلصی کے لئے پرانی انسانیت کو چھوڑنا اور اس کو مصلوب کرنا لازمی ہے۔ ہمارے گناہ اس وقت یا تو مسیح پر ہیں یا ہم پر ہیں۔ اگر ہمارے گناہ مسیح پر ہیں، تو ان کا کیا انجام ہوگا؟ اگر وہ ابھی تک ہم پر ہیں تو پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ عزل کا یہ بکرا اس مسئلے کی واضح تشریح ہے۔

کیا ہم ابدیت کے لئے ناقابلِ بیان دکھ اور عزلت کی جگہ جانا چاہتے ہیں؟ کیا ہم فراموشی کی سرزمین اور خدا اور اپنے عزیزوں سے ابدی برطرفی کو اپنے لئے منتخب کرتے ہیں؟ اگر ہمارے گناہوں کی معافی نہیں ہوئی او وہ مسیح پر لادے جانے کے باعث دور نہیں کئے گئے تو ضروری امر ہے کہ ہم پر ہی ہوں گے۔ اس بکرے کا انجام ہمارے مستقبل کی روشن تشریح ہے۔ مسیح کی خدا باپ سے اس جدائی کا دکھ جس کا بیان ان الفاظ میں ہے کہ " اے میرے خدا ! اے میرے خدا ! تونے مجھے کیوں چھوڑدیا۔" ہمیں ہوش میں لانا چاہتا ہے اور ہمیں اس طرف مائل کرنا چاہتا ہے کہ ہم خدا کی اس مخلصی کو ضرور اپنالیں جو اس نے اپنے رحم سے مہیا کی ہے۔

صحن

خدا کے جلال کے خیمہ کا صحن مستطیل شکل کا تھا۔ اس کی لمبائی چوڑائی سے دگنی تھی۔ یعنی لمبائی (۱۰۰) ہاتھ اور چوڑائی (۵۰) ہاتھ۔ باریک کتان کے پردوں کو جو صحن کی حدود کا تعین کرتے تھے سہارا دینے کے لئے لکڑی کے (۶۰) ستون تھے، جو پیتل کے خانوں میں جڑے جاتے تھے۔ ہر ستون کے لئے چاندی کی پٹیاں (غالباً خول) اور کنڈی تھی، جس پر پردہ لٹکایا جاتا تھا۔ ان ستونوں کے درمیان چاندی کی سلاخ تھی جو ان کو آپس میں ملاتی تھی، جس سے وہ اپنی مناسب جگہ پر قائم رہتے تھے۔ اس کے علاوہ طنابیں تھیں جو پیتل کے بڑے کیلوں کے ساتھ باندھ دی جاتی تھی جو زمین میں گاڑے جاتے تھے۔ اس طرح یہ ستون مضبوط اور سیدھا رہتا تھا۔ ہر ستون پانچ ہاتھ سفید کتان کے پردے کو سہارا دیتا تھا۔ پردوں کی تمام پیمائش (۲۸۰) ہاتھ تھی۔ (خروج ۲۷ ،آیت ۹ تا ۱۹)۔

صحن کے ستون:

صحن کے ستون ایمان دار کی اس دنیا میں گواہی کی مثال ہیں۔ اس مذبح یا صلیب کے پاس آنے کے بعد ہم گناہ کی آئندہ برداشت نہیں کرسکتے۔ اب ہم خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے یہاں ہیں۔ دنیادار انسان اپنی من مانی کرتا ہے۔ لیکن ہر مسیحی اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ مسیحی کی صلیبی راہ میں بے مہارا انسان مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔ اس نے مسیح میں خدا کی مرضی کو دکھ اور موت کے ذریعے سے پورا ہوتے دیکھا ہے۔ اس کے لئے خدا کی مرضی اب "نیک اور پسندیدہ اور کامل" ہے۔(رومیوں ۱۲ ،آیت ۲)۔ اس نے اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے مقابلہ میں رد کردیا ہے۔ پیتل کے خانوں میں جڑے ہوئے لکڑی کے ستون اس بات کو

ظاہر کرتے ہیں کہ وہ الہیٰ عدالت میں کھڑا ہے۔ اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کرنا، اکثر تکلیف دہ ہوتا ہے، لیکن جب میری مرضی غضب الہیٰ کے نیچے ہے۔ تو میں دنیا میں خدا کے جلال کے لئے اس کا گواہ بن سکتا ہوں۔ دکھ سہے بغیر صادق اس دنیا سے نہیں گزر سکتا۔ اس دکھ کا ایک بڑا حصہ یہ کہنے میں ہے کہ " میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔"

سفید پردے:

باہر سے یہ سفید پردے خدا کی پاکیزگی اور اندر سے مقدسوں کی پاکیزگی کو پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے مسیح کے کفارے کے باعث پاکیزگی کو پہن لیا ہے۔

" تم اپنے اگلے چال چلن کو اس پرانی انسانیت کو اتار ڈالو، جو فریب کی شہوتوں کے سبب سے خراب ہوتی جاتی ہے۔ ۔۔۔ اور نئی انسانیت کو پہنو جو خدا کے مطابق سچائی کی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔" (افسیوں ۴، آیت ۲۲ تا ۲۴)۔

قربان گاہ سے ظاہر ہے کہ ایمان دار خدا کی اور اس کے بیٹے کی راستبازی میں شریک ہیں۔ خدا کی راستبازی ایمان لانے والوں سے منسوب کی جاتی ہے۔ ان کے ایمان کا کام یہ ہے کہ وہ اسے " پہن لیں" یعنی نئے انسان مسیح کو پہن لیں۔ کیونکہ گناہ اور پاکیزگی کے لحاظ سے اب مسیح اور ان میں موافقت ہے۔ دنیا میں ان کی گواہی یہی ہے۔ پانچ ہاتھ سفید کتان کو تھامنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اور اختیار والوں کے سامنے ان کے چال چلن اور تعلقات سے پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے۔

چاندی کی کنڈیاں اور پٹیاں:

یہ پردے کو سہارا دینے کے لئے تھیں۔ چاندی مخلصی کی علامت ہے۔ نیم مثقال چاندی ہر اس شخص سے وصول کی جاتی تھی جو بنی اسرائیل میں شمار کیا گیا۔ اسے "کفارہ کی نقدی" کہتے تھے۔ اور مقدس میں اس کو مخلصی کی یادگار کے طور پر استعمال کیا گیا (خروج ۳۰، آیت ۱۱ تا ۱۶)۔ یہ چاندی کنڈیوں اور پٹیوں کی صورت میں پردے کو سہارا دینے کے لئے استعمال میں کی گئی۔

مخلصی دینے کی وجہ سے مسیح کو اب حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ ہمیں اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرے، کیونکہ اب ہم اپنے نہیں رہے۔ جہاں تک ہمارے دوسروں سے تعلقات کا سوال ہے وہ بھی اس کے اختیار میں ہے۔ چاندی کی یہ سلاخیں یا پٹیاں ان ستونوں کو ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو اور برابر فاصلہ پر رکھتی ہیں۔ اس سے یہ بات ہم پر روشن ہوتی ہے کہ خدا کے منصوبہ میں ہماری خود مختاری کو کوئی جگہ نہیں، اور جہاں تک دوسرے ایمانداروں کے ساتھ رفاقت کا سوال ہے، ہماری پسند اور ناپسند کی گنجائش نہیں۔

مخلصی دینے کے باعث مسیح کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی اور ارادے کے مطابق مقدسوں کے آپس کے تعلقات کا تعین کرے۔ اسے نہ صرف ہماری ذات پر بلکہ دوسرے بھائیوں کے ساتھ ہمارے مراسم پر بھی اختیار ہے۔ اسے حق حاصل ہے کہ ہمیں دوسرے ایمانداروں کے ساتھ یوں جوڑے اور متحد کرے کہ ہم اس مخلصی کے جو اس کے وسیلہ سے ہے گواہ بن سکیں۔ یوں انسان کی اپنی مرضی ناپید ہو جاتی ہے۔

ایمانداروں کے آپس میں متفق ہونے کا طریقہ یہی ہے کہ ہر ایک بدی سے باز رہے اور اتحاد کی صف میں آ کر راستبازی، ایمان، محبت اور صلح کا طالب رہے۔

ایک ہی صف میں مقدسوں کے دوش بدوش گواہی دنیا کیسی بڑی عزت ہے، جسے ہمارے نجات دہندہ خدا کی تعلیم کی افزایس وزیبائش ہے۔

میخیں اور طنابیں:

یہ میخیں اور طنابیں ستونوں کو مزید سہارا دیتی تھیں۔ میخوں کو ریت میں گہرائی اور مضبوطی سے گاڑ دیا جاتا تھا اور پھر ستونوں کو طنابوں کے ساتھ ان سے باندھ دیا جاتا تھا۔ یوں وہ اپنی جگہ پر قائم رہتے تھے۔

میخیں کمزوری میں قوت کی مثال ہیں۔ ریگستان کی مٹی انسان کو ظاہر کرتی ہے۔ وہ ہمیں ہماری اپنی حقیقت سے آگاہ کرتی ہے۔ خداوند بھی اسے یاد رکھتا ہے۔" کیونکہ وہ ہماری سرشت سے واقف ہے اسے یاد ہے کہ ہم خاک ہیں۔"(زبور ۱۰۳، آیت ۱۴)۔ ہم میں کوئی قوت نہیں صرف اس کی قوت ہے جو "کمزوری میں پوری ہوتی ہے" بلکہ رسول یوں کہتا ہے کہ " مسیح جو جلال کی امید ہے تم میں رہتا ہے۔" اس میں خداوند مسیح کے وسیلہ سے قادر مطلق خدا کی محبت کی تصویر ہے۔ وہ ان کو اپنے حقوق اور فضل کی گواہی کے لئے قائم اور مضبوط رکھتا ہے۔

جن طنابوں سے ستونوں کو میخوں کے ساتھ باندھا جاتا تھا وہ خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ انہی سے ستونوں کی مناسب سہارا ملتا تھا جس سے ہر چیز خدا کے جلال کے لئے قائم رہتی تھی۔ یرمیاہ نبی کی معرفت خدا یہ شکایت کرتا ہے کہ " میرا خیمہ غارت کیا گیا اور میری سب طنابیں توڑدی گئیں۔"(یرمیاہ ۱۰، آیت ۲۰)۔

اگر ہم اس بات کے خواہش مند ہیں کہ ہماری گواہی دنیا میں ٹھوس اور مضبوط ہو، تو ہمیں ان طنابوں سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ مسیح آسمان پر بھی ہے اور ہمارے اندر بھی۔ ہم دونوں حقیقتوں سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں یعنی رفاقت اور شراکت سے۔

خدا باپ اور اس کے بیٹے کے ساتھ ہماری رفاقت اور شراکت ہماری زندگی کا ایک قیمتی اور ضروری حصہ ہے۔ یہ ان طنابوں کی مانند ہے جن سے ستونوں کو سہارا ملتا ہے۔

ہمیں ہر اس بات سے ہوشیار اور محتاط رہنے کی ضرورت ہے جو ان طنابوں کو کمزور کرسکتی ہے یا توڑسکتی ہے۔ کرنتھیوں کو خط لکھتے ہوئے پولوس رسول اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اگر ہم ناپاک تعلقات سے مکمل طور پر الگ نہیں ہوئے تو خدا کے ساتھ گہرا رشتہ اور تعلق ناممکن ہے۔

"بے ایمانوں کے ساتھ ناہموار جوئے میں نہ جتو۔ کیونکہ راستبازی اور بے دینی میں کیا میل جول؟ یا روشنی اور تاریکی میں کیا شراکت؟-----اس واسطے خداوند فرماتا ہے کہ ان میں سے نکل کر الگ رہو اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ تو میں تم کو قبول کرلوں گا اور تمہارا باپ ہوں گا، اور تم میرے بیٹے بیٹیاں ہوگے"(۲۔ کرنتھیوں ۶، آیت ۱۴ تا ۱۸)۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کے سامنے اپنی زندگی خدا کے جلال کے لئے گزاریں تو ضروری ہے کہ ہم روحانی طنابوں کی حفاظت کریں۔

پیتل کا حوض:

جو کاہن مذبح سے مقدِس کی طرف یا مقدِس سے مذبح کی طرف آتے جاتے تھے۔ پیتل کا حوض ان کے راستے میں پڑتا تھا جس سے وہ اپنے ہاتھ پاؤں دھوتے تھے۔

" تو دھونے کے لئے پیتل کا ایک حوض اور پیتل ہی کی اس کی کرسی بنانا اور اسے خیمہ اجتماع اور قربان گاہ کے بیچ میں رکھ کر اس میں پانی بھر دینا تاکہ ہارون اور اس کے بیٹے اپنے ہاتھ پاؤں اس میں دھویا کریں۔ خیمہ اجتماع میں داخل ہوتے وقت پانی سے دھولیا کریں تاکہ ہلاک نہ ہوں یا جب وہ قربان گاہ کے نزدیک خدمت کے واسطے یعنی خداوند کے لئے سوختنی قربانی چڑھانے کو آئیں تو اپنے اپنے ہاتھ پاؤں دھولیں تاکہ مر نہ جائیں۔"(خروج ۳۰، آیت ۱۸ تا ۲۰)۔

یہ ہماری زندگیوں کے لئے خدا کی مرضی کے بارے میں ایک سنجیدہ آگاہی ہے۔ پولوس رسول تھسلنیکیوں کو یوں لکھتا ہے:

" خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو-----اس لئے کہ خدا نے ہم کو ناپاکی کے لئے نہیں بلکہ پاکیزگی کے لئے بلایا(۱۔ تھسلنیکیوں ۴، آیت ۳تا۷)۔

راستبازی کی طرح پاکیزگی بھی ویسی ہی اہم ہے۔ رومیوں کو لکھتے وقت پولوس رسول ان دونوں حقیقتوں کے گہرے تعلق کا ذکر کرتا ہے۔ رومیوں ۶، آیت ۱ تا ۱۱۔ میں

وہ بیان کرتا ہے کہ راستبازی کس طرح حاصل ہوتی ہے اور بارھویں سے بائیسویں تک پاکیزگی کی بیان ہے۔ (رومیوں ٦ ،آیت ۱۳)۔

وہ پاکیزگی جو ہمارے ہاتھ پاؤں کو پاک نہ کرے ہر گز کتابِ مقدس کی پاکیزگی نہیں ہے۔

پاؤں خدا کی بارگاہوں میں چلتے اور مقدس مکان میں کھڑے ہوتے ہیں۔

"اے خداوند تیرے خیمہ میں کون رہے گا؟ تیرے کوہِ مقدس پر کون سکونت کرے گا؟ وہ جو راستی سے چلتا ---- ہے۔" (زبور ۱۵ ،آیت ۱ تا ۲)۔

ہمارے ہاتھوں کو مقدس خدمت سر انجام دینی ہے۔" اس کے مقدس مقام پر کون کھڑا ہو گا؟ وہی جس کے ہاتھ صاف ہیں" (زبور ۲۴ ،آیت ۳ تا ۴)۔

ہر ایمان دار کاہن ہے۔ (۱ - پطرس ۲ ،آیت ۳ تا ٦)۔ پطرس رسول ان کہانت کے دو پہلوؤں کا بیابان کرتا ہے۔

" تم بھی زندہ پتھروں کی طرح روحانی گھر بنتے جاتے ہو تاکہ کاہنوں کا مقدس فرقہ بن کر ایسی روحانی قربانیاں چڑھاؤں جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کے نزدیک مقبول ہوتی ہیں۔"

" تم ایک برگزیدہ نسل ، شاہی کاہنوں کا فرقہ ---- ہو ، تاکہ اس کی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا ہے۔ (۱ - پطرس ۲ ،آیت ۵ تا ۹)۔

کاہنوں کی طرح ہر ایمان دار کا یہ بلاوا اور حق ہے کہ وہ آدمیوں کی خاطر خدا کے سامنے حاضر ہو اور پھر خدا کی طرف سے انسانوں کے پاس لوٹے تاکہ مسیح کی خوبیاں بیان کرے۔ اس خدمت کے پیشِ نظر ہاتھوں ، پاؤں اور زندگی کی پاکیزگی پر زور دیا گیا ہے۔

مسیح نے بھی رومال کمر سے باندھ کر شاگردوں کے پاؤں دھونے شروع کئے۔

"پھر وہ شمعون پطرس تک پہنچا، اس نے اس سے یہ کہا - اے خداوند ! کیا تو میرے پاؤں دھوتا ہے؟ ----تو میرے پاؤں ابد تک کبھی دھونے نہ پائے گا۔ یسوع نے اسے جواب دیا کہ اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو تو میرے ساتھ شریک نہیں۔ شمعون پطرس نے اس سے کہا - اے خداوند ! صرف میرے پاؤں ہی نہیں بلکہ ہاتھ اور سر بھی دھودے - یسوع نے اس سے کہا جو نہا چکا ہے اس کو پاؤں کے سوا اور کچھ دھونے کی حاجت نہیں بلکہ سراسر پاک ہے۔" (یوحنا ۱۳ ،آیت ٦ تا ۱۰)۔

مسیح شاگردوں کو غسل نہیں دے رہے تھے - آیت ۱۰ میں پطرس کو جواب دیتا وقت مسیح غسل اور ہاتھ پاؤں دھونے کے فرق کو واضح کرتا ہے۔ پیتل کا حوض غسل کو نہیں بلکہ ہاتھ پاؤں دھونے کو پیش کرتا ہے۔

حوض کا مطلب :

کاہنوں کا ہاتھ پاؤں دھونے کے لئے پیتل کا حوض تھا، جس میں پانی بھرا جاتا تھا۔ پانی اور پیتل دونوں ایک ہی چیز کی علامت ہیں۔

کلام میں پانی ہمیشہ ایک ہی چیز کو پیش نہیں کرتا ، کبھی زندگی کو اور کبھی عدالت کو پیش کرتا ہے - لیکن اس سے بعض وقت خدا کا کلام بھی مراد ہے - یہاں پیتل کے حوض کا پانی اسی کو ظاہر کرتا ہے یہ کلام اور اس کی تاثیر کی علامت ہے۔

" جوان اپنی روش کس طرح پاک رکھے؟ تیرے کلام کے مطابق اس پر نگاہ رکھنے سے " (زبور ۱۱۹ ،آیت ۹)۔

مسیح نے اپنے شاگردوں کو یوں فرمایا کہ " اب تم اس کلام کے سبب سے جو میں نے تم سے کیا پاک ہو۔" (یوحنا ۱۵ ،آیت ۳)۔

"۔۔۔۔ مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کرکے اپنے آپ کو اس کے واسطے موت کے حوالہ کردیا تا کہ اس کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کرکے مقدس بنائے" (افسیوں ۵، آیت ۲۵ تا ۲۶)۔

مندرجہ بالا حوالے ہمیں بتاتے ہیں کہ خدا کے کلام کی تاثیر کیا ہے۔ خون پاک کرتا ہے اور کلام دھوتا ہے۔ خون دھونے کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔ مسیح پاک کرنے اور دھونے میں فرق کرتا ہے۔ یوحنا ۱۳، آیت ۱۰ میں الگ الگ الفاظ استعمال ہوئے ہیں " جو نہاچکا ہے (وہ پاک کیا گیا ہے) اس کو پاؤں کے سوا کچھ دھونے کی حاجت نہیں بلکہ سراسر پاک ہے۔"

خون ہمیں پاک کرکے راستباز ٹھہراتا ہے لیکن کلام ہمیں دھوکر پاکیزگی عطا کرتا ہے۔ اس لئے حوض کا پانی کلام اور اس کی حقیقی پاکیزگی کے کام کو ظاہر کرتا ہے۔

حوض کا پیتل:

جو خدمت گذار عورتیں خیمہ اجتماع کے دروازہ پر خدمت کرتی تھیں، ان کے آیئنوں کے پیتل سے اس نے پیتل کا حوض اور پیتل ہی کی اس کی کرسی بنائی "(خروج ۳۸، آیت ۸)۔

عورتوں کا یہ خدمت گزار گروہ خدمت کو پیش کرتا ہے۔ انہوں نے نے مقدِس کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کردیا۔ انہوں نے کیا کیا؟ اپنے پیتل کے آیئنے دے دیئے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اب انہیں اپنی ظاہری صفائی کی پرواہ نہیں چونکہ اب انہیں مقدِس میں خدمت انجام دینا ہے اس لئے انہیں اپنی ذات اور ظاہری صفائی سے لاپرواہی برتنی چاہیے؟ اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں۔ ہمیں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھنا ہے کہ ان سب کے لئے جو مقدس میں انجام دیتے ہیں۔ اب ایک دوسرے راہنما آئینہ کی ہدایت کے مطابق انہیں چلنا ہے۔ یعقوب کا خط ۱، آیت ۲۳ تا ۲۵ میں ہم دو آیئنوں کا ذکر پڑھتے ہیں۔

" جو کوئی کلام سننے والا ہو اور اس پر عمل کرنے والا نہ ہو وہ اس شخص کی مانند ہے، جو اپنی قدرتی صورت آئینہ میں دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو دیکھ کر چلاجاتا اور فوراً بھول جاتا ہے۔ کہ میں کیسا تھا۔ لیکن جو شخص آزادی کی کامل شریعت پر غور سے نظر کرتا رہتا ہے وہ اپنے کام میں اس لئے برکت پائے گا کہ سن کر بھولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے۔"(یعقوب ۱، آیت ۲۳ تا ۲۵)۔

یہاں پر پہلے اس آئینہ کا ذکر ہے جو ہم اپنی قدرتی صورت دیکھنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ شیشے یا پیتل کا ہوسکتا ہے۔ لیکن یعقوب رسول ہمیں ایک اورآیئنے کے استعمال کی تلقین کرتا ہے اور یہ "آزادی کی کامل شریعت" کا آئینہ ہے۔ خدا کا کلام ہماری روحانی زندگی کو جانچتا ہے۔ صرف کلام کے آئینہ کے مسلسل استعمال سے ہم پاکیزہ حالت میں رہ سکتے ہیں۔ خدا کی خدمت کے متعلق یہ ضروری ہے کہ ہمارے اعضا فرداً فرداً خدا کے کلام کے حوالے کئے جائیں۔ تمام آدمیوں کے لئے کاہن کی شفاعتی خدمت انجام دینے کے لئے پولوس رسول ہمیں یوں تاکید کرتا ہے:

" میں چاہتا ہوں کہ مرد ہر جگہ بغیر غصہ اور تکرار کے پاک ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کیا کریں" (۱۔ تیمتھیس ۲، آیت ۸)۔

جب ہم لوگوں میں ان کے دھیان کو مسیح کی طرف لگانے کے لئے ان کے پاس جاتے ہیں تو ہمارے ہاتھ اور پاؤں پاک ہونے چاہئیں ایک نوجوان مبشر کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بازار میں بڑے جوش کے ساتھ ہاتھ ہلاہلا کر منادی کررہا تھا۔ منادی ختم کرنے کے بعد وہ اور اس کے ساتھی کسی ہوٹل کی طرف چائے پینے کے لئے روانہ ہوگئے۔ ایک مسیحی بھی ان کے پیچھے ہولیا، اس نے پیچھے سے جا کر اس نوجوان مبشر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا " آپ نے فرمایا کہ مسیح ہر گناہ سے مخلصی دیتا ہے، کیا یہ سچ ہے ؟ " نوجوان نے بڑے جوش

سے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا" بالکل درست۔" تب اس نے تمباکو کے اس نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حقارت سے کہا" پھر یہ آپ کی انگلیوں پر کیا ہے؟"

خدا کی خدمت کے سلسلے میں ناپاکی کی برداشت نہیں ہوسکتی ۔ ہمیں بھی وہ پختہ ارادہ کرنا چاہیے جو کہ زبور نویس نے اپنے ہاتھ پاؤں کے بارے میں کیا تھا۔

"میں اپنے ہاتھ تیرے فرمان کے طرف جو مجھے عزیز ہے اٹھاؤں گا ---۔"(زبور ۱۹ ،آیت ۴۸)۔

" میں نے اپنی راہوں پر غور کیا اور تیری شہادتوں کی طرف اپنے قدم موڑے " (آیت ۵۹)۔

"تیرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ اور میری راہ کے لئے روشنی ہے۔"(آیت ۱۰۵)۔

اس لئے خواہ ہم آدمیوں کی جانب سے خدا کے پاس جائیں یا خدا کی جانب سے آدمیوں کے پاس آئیں۔ اگر ہم خدا کے غضب سے بچنا چاہتے ہیں تو یہ پاکیزگی ناگزیر ہے۔

* * *

تیسرا باب

مَقدِس

اب ہم عین مقدِس تک پہنچ گئے ہیں۔ اس کی تعمیر اور خدمتگذاری دونوں ہماری نجات کے لئے خدا کے مقصد کو بیان کرتی ہیں۔

صحن کے دروازہ سے مقدِس کے دروازہ تک ہم نے مسیحی زندگی اور اس کے ابتدائی تجربوں کا مطالعہ کیا ہے۔ گویا مسیح کے ساتھ شخصی ملاقات میں خدا کے اس عجیب فضل کا مشاہدہ کیا ہے، جو مسیح میں ظاہر ہوا ہے۔ جونہی ہم مسیح کو بطور دروازہ کے قبول کرلیتے ہیں تو ہم اسے اپنا نجات دہندہ راستباز ٹھہرانے والا، گناہ کی طاقت سے چھڑانے اور پاک کرنے والا تسلیم کرلیتے ہیں۔ قربان گاہ پر ہم نے " پرانی انسانیت کو اتار ڈالا، اور نئی انسانیت کو پہن لیا جو خدا کے مطابق سچائی کی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔" مسیح " ہماری صلح " ہے اور " اب" تک ہی روح میں باپ کے پاس رسائی ہوتی ہے۔"

" پس اب تم پردیسی اور مسافر نہیں رہے بلکہ مقدسوں کے ہموطن اور خدا کے گھرانے کے ہوگئے۔"(افسیوں ۲ ،آیت ۱۹)۔

اب ہم خدا کے گھر میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ خیمہ اس گھر کی مثال ہے جہاں بیٹا مختار ہے۔

" مسیح بیٹے کی طرح اس کے گھر کا مختار ہے اور اس کا گھر ہم ہیں بشرطیکہ اپنی دلیری اور امید کا فخر آخر تک مضبوطی سے قائم رکھیں۔"(عبرانیوں ۳ ،آیت ۶)۔

خدا کے گھر یعنی مسیح کی کلیسا کی تمام ذمہ داریاں ہم پر آنے والی ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ جو کچھ ہمیں سونپا جائے اسے مضبوطی سے تھامے رہیں۔

مقدِس کے باہر سے صرف دروازہ اور پردہ پوش دکھائی دیتے تھے۔ ان سے ہم خدا کے گھر یا کلیسیا میں بیٹے کی اہمیت اور عزت کے متعلق سیکھ سکتے ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم مقدِس میں داخل ہوں ہم ذرا دروازے اور پردہ پوش پر غور کریں۔

مقدِس کا دروازہ

" اور تو ایک پردہ خیمہ کے دروازہ کے لئے آسمانی اور ارغوانی اور سرخ رنگ کے کپڑوں اور باریک بٹے ہوئے کتان کا بنانا اور اس پر بیل بوٹے کڑھے ہوئے ہوں، اور اس پردہ کے لئے کیکر کی لکڑی کے پانچ ستون بنانا اور ان کو سونے سے منڈھنا اور ان کے کنڈے سونے کے ہوں۔ جن کے لئے تو پیتل کے پانچ خانے ڈھال کر بنانا ۔" (خروج ۲۶ ،آیت ۳۷، ۳۲)۔

پس یہاں دروازہ کی تفصیل دی گئی ہے۔ صحن کے دروازے اور مقدس کے دروازے میں شاید کچھ مشابہت معلوم کرسکیں۔

اول: یہ کہ دونوں دروازوں کے پردے ایک جیسے چار رنگوں کے بنے ہوئے تھے۔

دوم: دونوں دروازوں کا رقبہ بھی ایک جیسا تھا۔ بیرونی دروازہ بیس ہاتھ چوڑا اور پانچ ہاتھ اونچا تھا۔ لیکن مقدِس کا دروازہ دس ہاتھ چوڑا اور دس ہاتھ اونچا تھا۔ ہر دو کا رقبہ یکساں تھا۔ فی الحقیقت یہ وہی شخص ہے جس نے کہا " میرے پاس آؤ۔---۔ دروازہ میں ہوں ،" وہی اب کلیسیا کا سردار ہے، جو اس کا بدن ہے۔

بیرونی دروازہ صرف پانچ ہاتھ اونچا تھا۔ لیکن مقدِس کا دروازہ دس ہاتھ اونچا تھا۔ اس سے مسیح کی اور بھی زیادہ سرفرازی اور سربلندی ظاہر ہوتی ہے ۔ ہم پہلے مسیح کو اس صورت میں دیکھ چکے ہیں جو آدمیوں میں حقیر و مردود ہوا جو حاجتمند اور گری ہوئی نسل کے مشابہ ہو گیا اور عورت سے پیدا ہوا ۔ اس نے خادم کی صورت اختیار کی اور موت تک فرمانبردار رہا۔ بیرونی دروازہ اور مذبح اسے اسی ادنے حالت میں ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن اب وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے، اور اعلیٰ و برتری نہیں بلکہ نہایت سربلند ہے۔ جب ہم مقدس یعنی خدا کے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو ہم ایسے ماحول میں قدم رکھتے جہاں بیٹے کا اختیار اور فضیلت مانی جاتی ہے۔

پانچ ستون:

دروازے کا پردہ پانچ ایسے ستونوں پر لٹکا ہوا تھا جو کیکر کی لکڑی سے بنے ہوئے اور سونے سے منڈھے ہوئے تھے۔ یہ ہمارے لئے نئی چیز ہے جو پہلے ہمارے مشاہدے میں نہیں آئی۔ بیرونی دروازہ اور صحن کے ارد گرد ہم نے سادہ لکڑی کے ستونوں کو دیکھا تھا۔ مذبح پر ہم نے لکڑی کو پیتل سے منڈھا ہوا دیکھا لیکن اس جگہ لکڑی سونے سے منڈھی ہوئی ہے۔

اس سے انسانیت اور الوہیت دونوں کی طرف اشارہ ہے ۔ سونا ہمیشہ کسی الہیٰ چیز کو پیش کرتا ہے۔ بیٹا جو خدا کے گھر کا مختار ہے وہ ابن آدم بھی ہے اور ابن خدا بھی ہے۔ یہ کہنا کافی نہیں کہ مسیح الہیٰ ہستی ہے، بلکہ وہ فی الحقیقت خدا ہے۔ بیٹا فرشتہ نہیں اور نہ ہی وہ فرشتوں کا سردار ہے جیسے کہ بدعتی فرقے ہمیں منوانے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ خدا بھی اپنے بیٹے کو خدا کہہ کے یوں فرماتا ہے کہ "اے خدا تیرا تخت ابد آلآباد رہے گا۔"(عبرانیوں ۱ ،آیت ۶ تا ۸)۔

مندرجہ حوالہ میں باپ اس بات پر مہر کرتا ہے کہ بیٹا خدا ہے۔ ان پانچ ستونوں سے مراد ہم وہ راستہ لے سکتے ہیں جس سے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو انسان کی نجات کی خاطر گزرنا پڑا۔

۱ - اس کا تجسم :وہ مولود مقدس خدا کی بیٹا کھلائے گا۔"(لوقا ۱ ،آیت ۳۵)۔یہاں فرشتہ مسیح خداوند کی الوہیت اور انسانیت کی گواہی دیتا ہے۔ **۲-اس کی زندگی :** اگرچہ مسیح کی زندگی میں انسانیت تو پائی جاتی ہے لیکن اس میں اس سے کھیں زیادہ الوہیت موجود ہے۔ وہ جسم میں ظاہر ہوا "(۱- تیمتھیس ۳،آیت ۱۶)۔

۳۔اس کی موت : اس کی موت ایک فوق الفطرت واقعہ تھا۔" میں اپنی جان آپ ہی دیتاہوں کوئی اسے مجھ سے چھینتا نہیں۔" اس نے خود ہی اپنی جان دی۔ یہ کام انسانی اختیار اور قدرت سے بعید ہے۔ اگرچہ بیٹا خدا ہے پھر بھی اس کے دکھ انسانی اور فطرتی تھے لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ دکھ الہیٰ شان کے بھی حامل تھے۔

۴۔اس کی قیامت: اس کا بیان دو طرح سے ہے۔ بعض جگہ یہ ذکر ہے" وہ جی اٹھا" ۔ یہ اس کے ان الفاظ کی پختگی کا ثبوت ہیں جو اس نے کہے ۔ "تاکہ میں اسے (جان) پھر لے لوں۔" چونکہ یہ صرف خدا ہی کرسکتا ہے لہذا وہ خدا ہے۔ لیکن بہت سے مقامات پر یوں لکھا ہے کہ" خدا نے اسے مردوں میں سے جلایا ۔" یہ اس لحاظ سے درست ہے کہ ، مسیح بطور انسان بھی ہمارے سامنے ہے۔ پس اس کے جی اٹھنے میں دو حقیقتوں یعنی اس کی الوہیت اور انسانیت پر زور دیا گیا ہے جن کی علامت سونا اور لکڑی ہیں۔

۵۔اس کی سرفرازی : "مگر بیٹے کی بابت کہتا ہے کہ" اے خدا تیرا تخت ابد الآباد رہے گا۔" پھر بھی ستفنس نے مسیح کو خدا کی دہنی طرف دیکھا(اعمال ۷ ۱ ،آیت ۵۵تا۵۶)۔" جس نے اپنے آپ کو خالی کردیا اور خادم کی صورت اختیار کی۔" اس کو خدا نے" وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔"(فلپیوں ۲ ،آیت ۷تا ۹)۔

یہ بات ہمیں اس بات سے آگاہ کرتی ہے کہ جب تک ہم یسوع مسیح کو خداوند قبول نہ کریں ہم خدا کے گھر ، اس کے حقوق اور خدمت کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں کرسکتے ۔ مقدس جہاں ہم جارہے ہیں نہایت ہی پاک مقام ہے۔ سب سے اول بات جاننے کے قابل یہ ہے کہ اس جگہ کا مالک مسیح خداوند ہے۔ یہاں اس کا اختیار اور حکومت ہے۔ پس ہم تھرتھراتے ہوئے، تعظیم کے ساتھ حاضر ہوں اور اپنے پاؤں سے جسمانی خیالات اور ذاتی مفاد کی خواہشات کے جوتوں کو اتار ڈالیں جو شاید ہم کو یہاں تک لے آئے ہیں۔

دروازے کا پردہ انہی پر لٹکا تھا۔ خداوند کے بادشاہ ہونے کے متعلق بہت سے عرصے سے پہلے پیشینگوئیاں کی گئی تھیں چنانچہ اس پردے میں بھی مسیح کے شاہی مرتبے کی پیشینگوئی تھی۔ وہ داؤد کی نسل ہے اور اس کے متعلق یہ وعدہ ہے۔

" اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔" (یسعیاہ ۹ ،آیت ۷)۔

لیکن ہمیں اس سے فوراً پہلے کی پیشینگوئی پر غور کرنا چاہیے۔ یہ پیشینگوئی اس کی پیدائش اور نام کے بارے میں ہے۔

" ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اس کے کندھے پر ہوگی اور اس کا نام عجیب ، مشیر خدائے قادر ، ابدیت کا باپ ، سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔"(آیت ۶)۔

یہ وہ اعلیٰ وارفع نام ہے جو خدا کے ممتاز ، لاثانی اور فاتح بیٹے کو دیا گیا ہے جس میں اس کی جلالی خوبیوں کا بیان ہے اور جن سے اس کے تخت کے عزت بخشی گئی ہے۔

پیتل کے پانچ خانے :

یہ لکڑی کے ستونوں کے نیچے تھے۔ ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں کہ پیتل کتاب مقدس میں قوت اور عدالت کی علامت ہے۔ مسیح خداوند کی قیامت اور تخت نشینی سے اس کی فتح ظاہر ہوت ہے۔

بیٹے کے دکھ اور فتح کلیسیا کی بنیاد کے لئے ناگزیر ہیں۔ نئے عہد نامے میں کلیسیا کے متعلق پہلے ہی حوالے میں ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند کس طرح ان دونوں باتوں کے آپس کے گہرے تعلق کا بیان کرتا ہے۔

فتح : " میں ----اپنی کلیسیا بناؤں گا اور عالمِ ارواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔"(متی ۶ ۱ ،آیت ۱۸)۔

دکھ: " اس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنے لگا کہ اسے ضرور ہے کہ یروشلیم کو جائے اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت دکھ اٹھائے اور قتل کیا جائے (آیت ۲۱)۔

کلیسیا کی ابتدا اور وجود تاریکی کی طاقتوں پر یسوع مسیح کی شخصی فتح کے سبب سے ہے ۔ اسی کامل فتح کے سبب کہ وہ یکتا اور لاثانی ہے ۔ ہم ایمان لانے والوں کے لئے اس کی بڑی قدرت کیا بے حد ہے۔ اس کی بڑی قوت کی تاثیر کے موافق جو اس نے مسیح میں کی۔ جب اسے مردوں میں جلا کر اپنی دہنی طرف آسمانی مقاموں پر بٹھایا اور ہر طرح کی حکومت اور اختیار اور قدرت اور ریاست اور ہر ایک نام سے بہت سر بلند کیا جو نہ صرف اس جہان میں بلکہ آنے والے جہان میں بھی لیا جائے گا۔ اور سب کچھ اس کے پاؤں تلے کردیا۔" (افسیوں ۱، آیت ۱۹ تا ۲۲)۔

خدا کے بیٹے کا موجودہ رتبہ کیسا ممتاز اور لاثانی ہے۔ بدی اور تاریکی کی طاقتوں پر اس کی فتح کیسی قطعی اور شاندار ہے!۔

" اس نے حکومتوں اور اختیاروں کو اپنے اوپر سے اتار کر ان کا برملا تماشا بنایا اور صلیب کے سبب سے ان پر فتحیابی کا شادیانہ بجایا۔" (کلسیوں ۲، آیت ۱۵)۔

راستبازی کے تمام دشمن اب کہاں ہیں؟ وہ طاقتیں کہاں ہیں جو ہماری روحانی ترقی میں حائل یا خدا کے ارادے کو ہماری زندگی میں پورا ہونے سے روک سکتی ہیں؟ شیطان کہاں ہے جو مسیح کے کلی اختیار اور سب چیزوں کے وارث کو للکار سکے؟ مسیح کے اور ہمارے تمام دشمن اس کے پاؤں تلے اور تابع ہیں جو " سب سے اوپر ہے۔"

خدا کے فضل کے پانچ کام:

اس سے قبل کہ ہم دروازے کے موضوع کو ختم کریں، ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں پانچ کا عدد بار بار آتا ہے۔ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ کلامِ مقدس میں پانچ کا عدد " فضل " کو ظاہر کرتا ہے۔ داخل ہوتے وقت پانچ کا عدد تین مرتبہ پایا جاتا ہے ۔ مثلاً پانچ ستون ، پانچ کنڈیاں اور پانچ خانے ۔

خدا کا فضل کیسا عظیم اور بے انتہا ہے۔ الہیٰ فضلِ انسان کے گناہوں کی معافی اور مخلصی کے لئے راستہ کی تلاش اور فراہمی میں ہر گز کم نہیں۔ اس کا فضل نہ صرف راستہ کے شروع سے بلکہ آخر تک ہمارے ساتھ رہتا ہے۔

اگر ہم خدا کے مقررہ راستے کی تلاش کرکے اس تک پہنچ جائیں اور اسی میں اپنی زندگی گزار دیں تو مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے فضل کی بے نہایت دولت کو جان لیا ہے اور اس سے لطف اندوز ہوئے ہیں۔ آنے والے زمانوں میں ہماری گواہی یہی ہوگی۔

" تم کو فضل ہی سے نجات ملی ہے۔۔۔۔ تاکہ وہ اپنی اس مہربانی سے جو مسیح میں ہم پر ہے۔ آنے والے زمانوں میں اپنے فضل کی بے نہایت دولت کھائے ۔" (افسیوں ۲، آیت ۵ تا ۷)۔

دروازے پر پانچ کا عدد ہمیں خدا کے فضل کے پانچ کاموں کی یاد دلاتا ہے جن کا ذکر رومیوں باب آٹھ میں پایا جاتا ہے۔

" جن کو اس نے (ا) پہلے سے جانا ان کو (ب) پہلے سے مقرر بھی کیاک اس کے بیٹے کے ہم شکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔ جن کو اس نے پہلے سے مقرر کیا ، ان کو (ج) بلایا بھی ، جن کو بلایا ان کو (د) راستباز بھی ٹھہرایا اور جن کو راستباز ٹھہرایا ان کو (ہ) جلال بھی بخشا ۔" (رومیوں ۸، آیت ۲۹ تا ۳۰)۔

ہماری بلکہ دنیا کی پیدائش سے پیشتر خدا نے ہماری تخلیق کا ارادہ کیا اور ہماری زندگی کے لئے نقشہ تیار کیا۔

خدا یرمیاہ نبی سے یوں ہم کلام ہوا:

" اس سے پیشتر کہ میں نے تجھے بطن میں خلق کیا میں تجھے جانتا تھا اور تیری ولادت سے پہلے میں نے تجھے مخصوص کیا۔ (یرمیاہ ۱، آیت ۵)۔

اگر ہم اس کے مفہوم کو قدرے سمجھ لیں تو یہ ہمارے لئے کتنا فرحت بخش اور ہمت افزا ہے۔ خدا کے گھر یعنی کلیسیا میں جہاں بیٹا سردار ہے، ہمیں نہ صرف ان مہربانیوں کو جن میں ہم مجموعی طور پر شریک ہیں جاننے کی ضرورت ہے، بلکہ ہمیں اپنی خدمت اور بلاوے کے فرائض کو پہچاننے کی بھی ضرورت ہے جو نہ صرف ہم اس جہان میں بلکہ آنے والے جہاں میں انجام دیں گے۔

کچھ اور چیزیں بھی ہیں، جن پر ابھی ہمیں غور کرنا ہے، کیونکہ پاک مکان میں داخل ہونے کے بعد وہ ہمیں دکھائی نہیں دیں گے۔ یہاں میرا مطلب پردہ پوش سے ہے صرف باہر سے دکھائی دیتا ہے۔

پرَدہ پوش

خدا کے جلال کے خیمہ کے لئے پردہ پوش تھے۔ اوپر کا تخس کی کھالوں کا بنا ہوا تھا اور اس کے نیچے کا مینڈھوں کی سرخی رنگی ہوئی کھالوں کا تھا۔ (خروج ۲۶، آیت ۱۴) ان کے نیچے یعنی خاص مسکن کے عین اوپر بکری کے بالوں کا غلاف تھا۔ (خروج ۲۶، آیت ۷ تا ۱۳)۔

لفظ مسکن فی الحقیقت اس خوبصورت کاڑھے ہوئے پردے کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس کا ذکر خروج ۲۶، آیت ۱ تا ۶ میں ہے، اور جب تک ہم پاک مکان میں داخل نہ ہوں دیکھا نہیں جاسکتا۔

اب ہم تخس کی کھالوں اور مینڈھوں کی کھالوں اور بکری کے بالوں کے غلافوں کے مفہوم پر غور کریں گے۔

تخس کی کھالیں

یہ سب سے بیرونی غلاف تھا۔ ہم یقین کے ساتھ نہیں کرسکتے کہ کونسا ترجمہ بہتر ہوگا۔" تخس کی کھال یا دریائی بچھڑے کی کھال۔ لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ یہ ایسی چیز کی طرف اشارہ ہے جو موسم سے کم متاثر ہوتی تھی۔

" اور اس کے اوپر تخسوں کی کھالوں کا غلاف بنانا۔" (خروج ۲۶، آیت ۱۴)۔

یہ کھال کافی موٹی، دیرپا اور مقدّس کی حفاظت کے مقصد کو پورا کرنے کے لائق تھی۔ اس جلالی مقدّس کو بیابان کی تمام سختیوں یعنی آندھی، گرمی گردوغبار اور شاید بارش کا بھی مقابلہ کرنا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ وہ ان تمام طاقتوں اور عنصروں سے ان کی حفاظت کرنے کے قابل ہو، جو اس کی پناہ میں تھے۔ گو بظاہر وہ دلکش نہیں لیکن اپنے کام کے لحاظ سے وہ نہایت اہم تھی۔

یہ مسیح کی پیش گوئی کرتی ہے جسے زبردست دشمنوں اور مخالف طاقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔

"کیونکہ کتوں نے مجھے گھیر لیا ہے۔ بدکاروں کی گروہ مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ وہ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھیدتے ہیں۔"

" بہت سے سانڈوں نے مجھے گھر لیا ہے۔ بسن کے زور آور سانڈ مجھے گھیرے ہوئے ہیں۔ وہ پھاڑنے اور گرجنے والے ببر کی طرح مجھ پر منہ پسارے ہوئے ہیں۔" (زبور ۲۲، آیت ۱۶، ۱۳، ۱۲)۔

بے شمار، لگاتار اور خوفناک حملے مسیح پر کئے گئے لیکن کیا وہ ان کی دھمکیوں سے دبک گیا یا شکست کھا گیا؟ مسیح ہیرودیس کو" لومڑی" اور اسی حوالہ میں اپنے آپ کو" مرغی" سے تشبیہ دیتا ہے۔ (لوقا ۱۳، آیت ۳۲ تا ۳۴)۔ لومڑی، مرغی کی جانی دشمن ہے لیکن مسیح اس خطرے کے باوجود اپنے لوگوں کو اپنے پروں تلے جمع کرنے کا ذکر کرتا ہے۔

تخس کی کھالیں مسیح کی خدمت کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو کلیسیا کے لئے ہے۔

"خداوند کا پیارا سلامتی کے ساتھ اس کے پاس رہے گا وہ سارے دن سے ڈھانکے رہتا ہے اور وہ اس کے کندھوں کے بیچ سکونت کرتا ہے۔ (استثنا۳۳، آیت ۱۲)۔

یہ الفاظ اس مثال کی تشریح ہیں جو ہمارے سامنے ہے ۔ اس کی غیرت اپنے لوگوں کے لئے کیسی ہے؟" جو کوئی تم کو چھوتا ہے میری آنکھ کی پتلی کو چھوتا ہے۔"یوں وہ اپنے لوگوں سے اپنے عجیب پیارا کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن یہ نسبت اور تحفظ جزوی طور سے نہیں خدا کے لوگوں کے لئے مجموعی طور پر زیادہ درست ہے۔

مقدِس میں ہماری مجموعی زندگی اور بلاوا خاص طور پرمدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ خداوند چاہتا ہے کہ ہم جانیں کہ ہماری مجموعی زندگی کے لئے اس کی مرضی کیا ہے، اور اس نے اس ضمن میں ہمیں کیا کچھ بخشا ہے۔

وہ اپنی کلیسیا کا ناقابل تسخیر قلعہ اور جائے پناہ ہے۔ کلیسیا کے خلاف کتنا کچھ اب تک اگلا گیا ہے۔ دیدنی اور نا دیدنی طاقتوں نے اس کو برباد کرنے کے لئے اکثر اتحاد کیا۔ پنتکست کے وقت سے لے کر کلیسیا انسانی ظلم وتشدد اور بغض وطعن کا نشانہ بنی رہی ہے۔ شیطان اپنی تمام فوجوں کے ساتھ کوشش کرتا رہا کہ اسے منتشر اور برباد کردے یا اس کی روحانی زندگی کو اس سے چھین لے اور عالمگیر گواہی سے اسے محروم کردے۔

لیکن ان لڑائیوں کو خدا کے گھر کی بنیاد رکھنے سے پہلے ہی بھانپ لیا گیا اور ان کا سد باب بھی کردیا گیا۔ ہمارا خدا مضبوط قلعہ اور ہمارا منجی ہماری زبردست پناہ ہے۔

تخس کی کھالیں دنیا کے سامنے کلیسیا کی ظاہری صورت کو بھی پیش کرتی ہیں۔ دنیا کے لئے اس میں کوئی بھی دلکشی نہیں۔ لازمی ہے کہ کلیسیا مسیح کے رد کئے جانے اور اس کی ذلت میں شریک ہو۔ اگر وہ اپنے خداوند کی وفادار رہنا چاہتی ہے تو ضروری ہے کہ وہ اس خراب ، خودغرض اور حریص دنیا کی نگاہ میں غیر دلکش معلوم ہو۔ وہ دنیا کی نظر میں تب ہی مقبول ومنظور ہوسکتی ہے۔ اگر وہ دنیا کی شان وشوکت ، ظاہریت اور فیشن پرستی سے اپنے آپ کو مزین کرنے پرآمادہ ہو۔ لیکن جب تک وہ روحانی خاصیت اور خوبی کو برقرار رکھتی ہے اور اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ وہ اس دنیا میں پردیسی اور مسافر ہے اور اپنی ابتدائی سادگی پر قائم رہتی ہے تو وہ نفرت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی اور بہت سے طاقتیں اس کے خلاف برسرِ پیکار ہوں گی۔ اسے اجازت نہیں کہ دنیا سے مدد مانگے لیکن چونکہ اس نے پچھلے وقتوں میں اس کے طریقوں سے ہمدردی کا اظہار نہیں کیا اور اس کے ساتھ اتحاد نہیں کیا اس لئے اسے ایذا رسانی سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن ان سب حالتوں میں اس نے ایک ایسی قوت کا اظہار کیا جو دنیا سے الگ رہنے کا نتیجہ تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ خداوند کی خدمت میں اس کی صلیب کے دکھ سے نہیں بچ سکتی۔

اس موجودہ نام نہاد کلیسیا نے دنیا کے ساتھ اتحاد میں کس قدر نقصان اٹھایا اور روحانی حقوق سے اپنے آپ کو محروم کردیا ہے۔ جن کو اس نے متاثر کرنا چاہا وہی اب انہیں بے وفا، شکست خوردہ اور نادار وکمزور کے ناموں سے پکارتے ہیں۔ اس کے برعکس ہر زمانے میں وفادار بقیے کی مخلصی کیسے شان دار طریقہ سے ہوتی رہی ہے۔ خدا کیسی وفاداری کے ساتھ اپنے لوگوں کی مدد اور حفاظت کے لئے پہنچا اور جنہوں نے اس کے پروں کے سایہ میں پناہ لی ہے اس نے ان کے دشمنوں کو ہراساں کردیا۔

پس تخس کی کھالوں کا غلاف مسیح کی مثال ہے جو اپنے لوگوں کا محافظ اور نگہبان ہے۔

مینڈھوں کی سرخ رنگی ہوئی کھالیں

اسے خیمہ کا غلاف کہا گیا ہے۔ یہ تخس کی کھالوں کے غلاف اور بکری کے بالوں کے خیمہ کے درمیان تھا۔ مینڈھوں کی سرخ کھالیں قدرتی طور پر سرخ نہیں ہوتیں بلکہ ان کو سرخ رنگا جاتا تھا۔ سرخ رنگ گناہ کو بھی اور خون کو بھی پیش کرتا ہے۔ یہ سرخ کھالیں کفارہ کی

طرف اشارہ کرتی ہیں۔ یہاں پر اس نے زیادہ تر انفرادی یا شخصی کفارہ مراد نہیں، اس کا ذکر ہم پیتل کی قربان گاہ سے متعلق پڑھ چکے ہیں بلکہ یہاں کلیسیا کا کفارہ مدِ نظر ہے۔

" خدا کی کلیسا ۔۔۔۔۔ جسے اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا ۔۔۔"(اعمال ۲۰ ،آیت ۲۸)۔

" مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کرکے اپنے آپ کو اس کے واسطے موت کے حوالہ کردیا۔"(افسیوں ۵،آیت ۲۵)۔

اپنی موت کے باعث اس نے اپنی میری میراث کے لئے لوگوں کو خرید لیا ہے جو اس کا بدن اور دلہن بنیں گے۔ پس یہ سرخ غلاف کلیسیا کی تصویر ہے جو مخلصی کے سبب سے مسیح کی ہے۔

مینڈھا:

مینڈھا پرانے عہد نامے میں نمایاں مثال ہے۔ اس کا خاص تعلق مخصوصیت سے ہے۔ کلامِ مقدس میں اس کا سب سے پہلا حوالہ اس اہم واقعہ میں ہے جہاں ابرہام اور اضحاق نے اپنے آپ کو پورے طور پر خدا کی مرضی کے تابع کردیا۔ جب اضحاق کو باندھ کر مذبح پر رکھا گیا تو اس سے باپ اور بیٹے دونوں کی مکمل تابعداری اور مخصوصیت نمایاں ہے۔ اس وقت کونسا جانور اضحاق کا عوضی بنا اور ذبح کیا گیا؟ یہ مینڈھا ہی تھا۔

"ابرہام نے نگاہ کی اور اپنے پیچھے ایک مینڈھا دیکھا جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے تھے تب ابرہام نے جا کر اس مینڈھے کو پکڑا اور اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے طور پر چڑھایا۔" (پیدائش ۲۲،آیت ۱۳)۔

مینڈھا اس عظیم قربانی کی مثال ہے جو خدا نے مہیا کی، خدا نے ابرہام کے اکلوتے بیٹے کو چھری اور شعلہ سے بچالیا۔ لیکن اس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب کی خاطر اسے حوالہ کردیا۔ مینڈھا جو اضحاق کی موت کا بدل تھا وہ بندھا ہوا تھا اس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے ہوئے تھے، یقیناً یہ بیٹے کی تابعداری کی پیاری تصویر ہے۔ جس نے کہا کہ " میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔"(یوحنا ۵،آیت ۳۰) بیٹے کا اپنے آپ کو باپ کی مرضی کے لئے مخصوص کردینا فرداً فرداً نہیں بلکہ کلیسیا کے لئے بھی ہے۔

" مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کرکے اپنے آپ کو اس کے واسطے موت کے حوالہ کردیا، تا کہ اس کو ۔۔۔ مقدس بنائے۔"(افسیوں ۵،آیت ۲۵ تا ۲۶)۔ کلیسیا سے محبت کی گئی ہے اور اسے اس دنیا اور آنے والے جہاں میں مسیح کے ساتھ اعلیٰ او رپاک شراکت کے لئے چنا اور بلایا گیا ہے۔

مینڈھے کا خون:

احبار آٹھ باب کے مطابق کاہن کی مخصوصیت کے لئے خاص مینڈھا اہم قربانی تھا۔

" اس نے دوسرے مینڈھے کو جو تخصیصی مینڈھا تھا حاضر کیا اور ہارون اور اس کے بیٹوں نے اپنے اپنے ہاتھ اس مینڈھے کے سر پر رکھے اور اس نے اس کو ذبح کیا اور موسیٰ نے اس کا کچھ خون لے کر اسے ہارون کے دہنے کان کی لو پر اور دہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور دہنے پاؤں کے انگوٹھے پر لگایا۔" (احبار ۸،آیت ۲۲ تا ۲۳)۔

ہارون خداوند یسوع مسیح کی مثال ہے۔ خدا کے گھر میں خدمت کے لئے مخصوصیت اس وقت زیرِ غور ہے۔ یہ ضروری ہے کہ چھڑائے ہوئے لوگ اس بات کو جانیں کہ مسیح خداوند ان کا سردار کاہن ہے۔ یہ وہی بیٹا ہے جس نے محبت میں اپنے آپ کو خدا باپ کی مرضی کے تابع کردیا۔ لیکن اس نے چھڑائے ہوؤں یعنی کلیسیا کی بھلائی کی خاطر بھی اپنے آپ کو وقف کردیا ہے۔ وہ اس عبرانی غلام کی مثال کو بھی پورا کرتا ہے جو یہ کہتا تھا۔

" میں اپنے آقا سے اور اپنی بیوی اور بچوں سے محبت رکھتا ہوں۔" میں آزاد ہو کر نہیں جاؤں گا، تو اس کا آقا ۔۔۔ستاری سے اس کا کان چھیدے، تب وہ ہمیشہ اس کی خدمت کرتا رہے "(خروج ۲۱،آیت ۵ تا ۶)۔

جب غلام شریعت کے تحت تمام راستبازی کو پورا کررہا تھا تب آقا نے اس کی بیوی اور بچے اس کے سپرد کردیے۔ اس سے آقا کی عقیدت اس کے دل میں اور بھی بڑھ گئی۔ اور محبت میں اس نے اپنے آقا، بیوی اور بچوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا۔ یہ فی الحقیقت خداوند یسوع مسیح کی خوبصورت تصویر ہے، جس نے اپنے باپ، یعنی خدا اور اپنی بیوی یعنی کلیسیا کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیا۔

ہم یہاں پر عالمگیر کلیسیا کا ذکر کررہے ہیں۔ یہ عالمگیر کلیسیا نہ کسی خاص جگہ پر، نہ کسی بھی جگہ یا کسی بھی جماعت سے تعلق کیوں نہ رکھے اس با کا علم کتنا راحت بخش ہے کہ خداوند یسوع مسیح ہمارا مخصوص اور وفادار سردار کاہن ہے۔ وہ ایک محبت کے غلام کی سی عقیدت کے ساتھ خدمت کرتا ہے۔

کیا آپ خدا کے جلالی خیمہ کے دوسرے غلاف کی تفصیل کو سمجھ گئے ہیں؟ وہ جو کلیسامیں جسے اس نے خریدا ہے۔ چرواہے، نگہبان اور خادم ہیں اس سے تقویت پائیں گے۔ کبھی کبھی ہم تشویش اور پریشانی میں بڑھ جاتے ہیں اور بعض دفعہ ذمہ داریوں کی کثرت کے باعث نڈھال ہوجاتے ہیں لیکن یہ بات ہمارے لئے ہمت افزا ہے کہ مسیح کلیسیا سے محبت رکھتا ہے۔ جس کے لئے اس نے اپنے آپ کو مخصوص اور وقف کردیا ہے، اس لئے وہ وفاداری سے اس کی ہر احتیاج کو رفع کرے گا۔

بکری کے بالوں کا پردہ پوش

بکری کے بالوں کا غلاف ہی مسکن کے اوپر ڈالا جاتا تھا۔ اس کے رنگ کے متعلق یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ کلام میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

" تو بکری کے بال کے پردے بنانا تاکہ مسکن کے اوپر خیمہ کا کام دیں ایسے پردے گیارہ ہوں۔ (خروج ۲۶، آیت ۷)

قربانیوں میں بکری کا اکثر ذکر آتا ہے، خاص کر یومِ کفارہ میں اس دن یہ گیاہوں کی قربانی کے لئے چڑھائی جاتی تھی۔ یہ پردے پہلے تو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مسیح ہمارے لئے گناہ بنا۔

"جو گناہ سے واقف نہ تھا اس کو اسی نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہوکر خدا کی راستبازی ہوجائیں۔ (۲ کرنتھیوں ۵، آیت ۲۱)۔

وہ گناہ ٹھہرایا گیا تاکہ ہم راستباز بن جائیں۔ گنتی ۲۱، آیت ۸ میں اس کا نمونہ اور تمثیل پائی جاتی ہے۔

" تب خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ ایک جلانے والا سانپ بنالے اور اسے ایک بلی پر لٹکا دے اور جو سانپ کا ڈسا ہوا اس پر نظر کرے گا وہ جیتا بچے گا۔"

خدا کے نافرمان اور باغی لوگوں کو سانپ ڈس رہے تھے اور خیموں میں موت راج کررہی تھی۔ یہ جلانے والے سانپ جسمانی نیت کی مثال تھے جو ہمیشہ روحانی زندگی اور خدا کے ساتھ چلنے کی خلاف سرگرم رہتی ہے۔ جب پیتل کا سانپ بلی پر لٹکایا گیا تو یہ عدالت کو پیش کررہا تھا۔ جسمانی نیت سے چھٹکارے کا یہ واحد راستہ ہے۔ پرانی انسانیت کی اصلاح اور درستی ممکن نہیں۔ اس کی عدالت اور تصلیب ضروری ہے۔ آپ کو خداوند یسوع مسیح کے الفاظ یاد ہوں گے جو اس نے اپنے متعلق کہے۔

" جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اونچے پر چڑھایا اسی طرح ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اونچے پر چڑھایا جائے۔" (یوحنا ۳، آیت ۱۴)۔

یہ ایک طرف سے کتنا سنجیدہ اور دوسری طرف سے کتنا عجیب ہے!

کیسی الہیٰ کرم فرمائی ہے کیسا عظیم فضل ہے! کہ خدا کا بیٹا اس حالت کو اختیار کرے جو آدم کے تمام فرزندوں کا حق ہے۔

" جو کام شریعت جسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خدا نے کیا۔ یعنی اس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لئے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔ "(رومیوں ۸، آیت ۳)۔

" وہ عورت کی نسل" ہے جس کا صدیوں پیشتر وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ وہ ہے جو " سانپ کے سر کو کچلے گا" لیکن صرف اس قیمت پر کہ وہ " گناہ ٹھہرایا گیا۔ "

خدا کا وہ فضل ظاہر ہوا ہے جو سب آدمیوں کی نجات کا باعث ہے اور ہمیں تربیت دیتا ہے تاکہ بے دینی اور دنیاوی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہان میں پرہیزگاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گذاریں، اور اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں، جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا تاکہ فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بے دینی سے چھڑا لے اور پاک کر کے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایک ایسی امت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو۔ "(ططس ۲، آیت ۱۱ تا ۱۴)۔

کلام کا یہ حصہ بکری کے بالوں کے پردوں کی تشریح کرتا ہے۔ یہ پردے اس بے عیب مسیح کو پیش کرتے ہیں جو اپنے چنے ہوئے اور بلائے ہوئے لوگوں کے لئے سب میں سب کچھ ہے اور وہ انہیں اس سے جو کچھ وہ بذات خود ہیں بالکل مختلف بنا رہا ہے۔

" چنانچہ اس نے ہم کو بنائے عالم سے پیشتر اس میں چن لیا تاکہ ہم اس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں ۔۔۔ تاکہ اس کے اس فضل کے جلال کی ستائش ہو، جو ہمیں اس عزیز میں مفت بخشا (افسیوں ۱، آیت ۴ تا ۶)۔

گیارہ پردے:

بکری کے بالوں کا غلاف گیارہ پردوں سے تیار کیا گیا تھا۔ ہر ایک پردہ تیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا تھا۔ تمام غلاف دو حصوں میں منقسم تھا۔ ایک پانچ اور دوسرا چھ۔ پردوں کو سی کر بنایا گیا تھا۔

لیکن اس غلاف کا صرف گیارھواں حصہ ہی دکھائی دیتا تھا۔ گیارھواں پردہ مسکن کے دروازے کے سامنے لٹکتا رہتا تھا اور صرف وہی نظر آتا تھا کیونکہ باقی تمام مینڈھوں کی کھالوں کے غلاف کے نیچے ہوتا تھا۔ مسیح خداوند کی زندگی کے بیشتر سال خاموشی اور تنہائی میں گزرے۔ زندگی کے گیارھویں حصے ہی میں یعنی ۳۳ سال میں صرف تین سال اس نے لوگوں میں علانیہ خدمت کو انجام دیا۔ بے شک اس کی تمام زندگی باپ کی خوشنودی کے لئے وقف تھی۔ یہ غلاف اگرچہ بہت تھوڑا باہر دکھائی دیتا تھا تو بھی وہ تمام کا تمام ایک جیسا ہی تھا۔ ویسے ہی مسیح خداوند کی تمام زندگی تھی۔ اس کی زندگی اور کردار سراسر الہٰی تھا۔

غلاف کا گیارھواں پردہ جو مسکن کے دروازے کے سامنے لٹکتا رہتا تھا اس کو دہرا کر دیا جاتا تھا۔ گناہوں کی قربانی کے متعلق اس میں ایک بیش قیمت خیال ہے۔ پولوس رسول یہ کہتا ہے کہ " جہاں گناہ زیادہ ہوا وہاں فضل اس سے بھی زیادہ ہوا۔ "

لفظ " دہرا " اپنے مطلب کے لحاظ سے دلچسپ ہے۔ اس کا مطلب ہے " تہ کرنا " یا " موڑنا " اور یہ اس وقت کے رواج کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جب قرض خواہ کا بل پیش اور ادا کیا جاتا تھا، تو اس کاغذ کو جس پر رقم لکھی ہوتی تھی فوراً دہرا کر کے قرض دار کو بطور رسید واپس کر دیا جاتا تھا۔

یسعیاہ ۴۰، آیت ۲ میں بھی یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔

" یروشلیم کو دلاسا دو اور اسے پکار کر کہو کہ اس کی مصیبت کے دن جو جنگ وجدل کے تھے، گزر گئے، اس کے گناہ کا کفارہ ہوا اور اس نے خداوند کے ہاتھ سے اپنے سب گناہوں کا بدلہ دوچند پایا۔ "

اس حوالہ سے دہری سزا مراد نہیں ہے۔ ایسی تفسیر بالکل درست نہیں ہو سکتی، کیونکہ ہم میں سے کسی کو بھی اس سے آدھی سزا بھی نہیں ملی جس کے ہم حقدار تھے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنی جان کی قربانی دے کر گناہوں کو دور کردیا اور کلیسیا جس کا سر وہ خود ہے وہ لوگ ہیں جو معافی پا چکے ہیں۔

عورتوں کی خدمت:

"اور جتنی عورتوں کے دل حکمت کی طرف مائل تھے انہوں نے بکریوں کی پشم کاتی۔"(خروج ۳۵، آیت ۲۶)۔

بہت عرصہ تک رسم ورواج کے تحت عورت کو نہایت گھٹیا درجہ دیا گیا۔ یہودی اور کئی دیگر مذاہب میں اسے کچھ عزت دی گئی تو بھی وہ بہت ہی کم تھی۔ لیکن الہیٰ منصوبہ اور اس کے سر انجام دینے میں عورت کا نہایت باعزت اور اہم حصہ تھا۔ اگرچہ کلامِ مقدس نے انسان کے گرنے میں اس کی ذمہ داری کی پردہ پوشی نہیں کہ، تاہم خدا نے اپنی مثالی محبت میں اپنے الہیٰ منصوبے میں عورت کی خدمت کا شرف بخش کر اس کو حفاظت اور سرفرازی عطا کی، نہ صرف یہ کہ " عورت کی نسل " سانپ کے سر کچلنے گی، بلکہ پرانے اور نئے عہد نامے کے خدمات میں عورت نمایاں نظر آتی ہے۔

پیتل کی گھنڈیاں:

یہ گیارہ پردے دو حصوں میں منقسم تھے ایک حصہ میں پانچ اور دوسرے میں چھے تھے۔

" اور پیتل کی پچاس گھنڈیاں بنا کر ان گھنڈیوں کو تکموں میں پہنا دینا اور خیمہ کو جوڑدینا، تاکہ وہ ایک ہوجائے۔"(خروج ۲۶، آیت ۱۱)۔

یہ حوالہ خیمہ کے ایک ہونے کی اہمیت پر اور بھی زیادہ زور دیتا ہے۔ یہ اتحاد اور یگانگت اس گناہ سے جو دنیا میں ہے علیحدگی کے باعث ہی ممکن ہے۔ یہ گھنڈیاں اس خیال کو ظاہر کرتی ہیں کہ مقدسین ایک دوسرے کو تھامے ہوئے ہیں اور یہ پیتل کی بنی ہوئی تھیں، جس کا استعمال ہم قربان گاہ میں دیکھ چکے ہیں۔ یہ پیتل ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم مقدسین کی یگانگت میں قائم نہیں رہ سکتے۔ جب تک کہ اپنی عدالت نہ کریں اور اپنے گناہ کو نہ مانیں، اور یوں اپنی پاکیزگی کو برقرار نہ رکھیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات میں ہمیں اس بات کے لئے کوشاں رہنا ہے کہ جسم کو موقع نہ ملے۔

بیرونی دروازہ سے مقدس کے دروازہ تک کیسی مقدس راہ ہے! اس پر چلنے کے حق میں ہمیں کیسی برکت ملی ہے! ہم کیسی پاک جگہ پر کھڑے ہوئے کے حقدار ہوئے، جب کہ یہ جلتی جھاڑی یاد دہکتا ہوا کوہِ سینا نہیں بلکہ پاک مسکن خدا کا گھر اور اس کی سکونت گاہ ہے۔

صرف یہی نہیں، یہ مقدس اس بات کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ ہم اس کی اور خدا کی نظر میں کیا کچھ ہیں۔ یہ کیسا پاک اور آسمانی ملاپ ہے، اور کیسی ناقابلِ بیان عزت ہے، ایسی عزت جس کا ابھی ہم نے مشاہدہ اور ذکر نہیں کیا، ذرا صبر کریں، ابھی ہم باہر کھڑے اس پر غور کرتے ہیں کہ یسوع مسیح ان کے لئے جو خدا کا گھر اور اس کی کلیسیا ہیں کیا کچھ ہیں۔

دو غلاف اور بکری کے بالوں کا خیمہ اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے لوگوں کے لئے کیا کچھ کیا اور وہ خود کیا کچھ بنا۔ تخس کی کھالیں مسیح خداوند کو بطور کلیسیا کا محافظ پیش کرتی ہیں۔

مینڈھے کی کھالیں اسے کلیسیا کا سردار اور سردار کاہن ہونے کو ظاہر کرتی ہیں۔ بکری کے بال مسیح خداوند کو کلیسیا کا رہائی دلانے والا اور راستباز پیش کرتے ہیں۔

وہ اپنے لوگوں کے لئے سب کچھ ہے۔ جب مسیح یسوع ہمارے مطالعہ کا مرکز ہے تو یہ کتنا ہی مفید، تقویت بخش اور تربیت وہ ہے۔ ہم یہ بات پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ مسیحی زندگی میں ہر تجربہ اور ترقی میں بیا قدم، مسیح کے متعلق ایک نیا مکاشفہ ہے۔ یہ وہی مقدس سرزمین ہے جس میں ہم ایمان اور تابعداری کے باعث داخل ہوتے ہیں، وہی وعدے کے سرزمین ہے۔" کیونکہ خدا کے جتنے وعدے ہیں وہ سب اس میں ہاں کے ساتھ ہیں۔ اسی لئے

اس کے ذریعہ سے آمین بھی ہوئی تا کہ ہمارے وسیلہ سے خدا کا جلال ظاہر ہو۔ "(۲ کرنتھیوں ۱، آیت ۲۰)۔

یہ آواز ہمارے کانوں میں پڑی " جو کوئی چاہے " آئے اور ہم یسوع مسیح کے وسیلے جو راہ ہے داخل ہوئے اور قربان گاہ پر کھڑے ہو کر ہم نے اس کی موت کے مبارک بھید اور اس کی مخلصی بخشنے والی محبت کی عظمت کے متعلق سیکھا۔ ہم اس کے مقدس صحن کی نعمتوں سے مستفید ہوئے ہیں اور گواہی کے لئے اپنی جگہ کو پہچانا۔ ہم نے اپنے آپ کو ان کاہنوں میں دیکھا جو سفید پوشاک میں ملبوس مذبح سے مقدس تک آتے اور جاتے تھے اور جنہوں نے کلام کی تابعداری میں اور خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا تھا ان تمام باتوں سے مسیح خداوند ہی ظاہر ہے۔ مسیح خداوند ہی راہ، قربان گاہ، قربانی، ہماری راستبازی، کلام، اور کلیسیا کا سر ہے۔ وہ کلیسیا کا محافظ، مخصوص، کاہن اور نجات دہندہ ہے۔

اب ہم مقدِس میں داخل ہوتے ہیں۔ صحن میں سے ہو کر ہم یہاں تک پہنچے اور اس بات کے مشاہدہ کے لئے ہم دروازہ پر رکے کہ وہ جو پست ہوا اب سرفراز کیا گیا ہے۔ جو قربانی بنا، اب باپ کے گھر میں بیٹے کی طرح مختار ہے۔

بیرونی صحن میں ہم خدا تک رسائی کے راستہ کو جانتے ہیں لیکن مقدِس میں ہم عین خدا کی حضوری میں ہیں۔ صحن میں ہم نجات کی راہ سے واقف ہوئے۔ مقدِس میں ہم نجات کے مقصد کو معلوم کرتے ہیں۔ صحن میں ہم گنہگار کے نجات دہندہ کو دیکھتے ہیں لیکن مقدِس میں مقدُسوں کے کاہن سے ہماری ملاقات ہوتی ہے صحن شخصی تجربہ کی مثال ہے لیکن مقدِس کلیسیا کے مجموعی حقوق اور ذمہ داری کو پیش کرتا ہے۔ صحن میں ہم خدمت کے لئے بلائے جاتے ہیں۔ مقدِس میں ہم خدمت میں مصروف ہوتے ہیں۔

ہمیں صحن یعنی " خدا کی بارگاہوں " سے مطمئن نہیں ہو جانا چاہیے خواہ وہ کیسی ہی دلکش ہوں۔ ان مسیحیوں کی زندگی سے جو بیرونی صحن میں رہنے پر قناعت کرتے ہیں خدا کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ یا مقدَس کی کبھی کبھار باریابی میں ہی ہماری کامل تشفی اور تسلی ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔ اس بات کو تسلیم کر لینا کہ کلیسیا عالمگیر وسعت رکھتی ہے کافی نہیں۔ اور اس بڑے بھید کے بارے میں گفتگو کرنا ہی کافی نہیں کہ بہت سے اعضا مل کر ایک بدن ہیں وغیرہ۔ ہمیں پاک مکان کے تجربے کو حاصل کرنے اور ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھنا چاہیے۔ ہمارا یہی قدم خدا کے دل کی تسلی اور مسیح خداوند کی شخصیت اور کام کے جلال کا باعث بن سکتا ہے۔

پاک مکان میں ہم ایسی چیزوں کا مشاہدہ کریں گے جو صحن میں کھڑے ہوئے ہم کبھی نہ دیکھ سکتے اور وہ جانیں گے جو پہلے نہ جانتے تھے۔ اس میں داخل ہو کر ہم ایسی برکات سے مالامال کئے جائیں گے جن سے صحن میں رکنے والے محروم رہتے ہیں۔

ہم اپنے " پیدائشی حق " کو نہ کھوئیں اور اس نصیحت کی کہ " بڑھتے جاؤ " بے قدری نہ کریں، اور نجات کے مقصد سے دور نہ چلے جائیں آپ کا خداوند آپ سے آگے آگے گیا ہے اور اس نے کہا ہے۔

" میں جاتا ہوں تا کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔۔۔۔ تا کہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ "(یوحنا ۱۴، آیت ۲ تا ۳)۔

چوتھا باب

پاک مکان

" ایک خیمہ بنایا گیا تھا۔ اگلے میں چراغ دان اور میز اور نذر کی روٹیاں تھیں اور اسے پاک کہتے ہیں۔ "(عبرانیوں ۹، آیت ۲)۔

یہ آیت پاک مکان کی مکمل تفصیل بیان نہیں کرتی۔ ان چیزوں کی طرف صرف اشارہ کرتی ہے جو اسی میں موجود تھیں۔ چاہیے کہ ہم بذات خود اندر جا کر ان کا مشاہدہ کریں اور ان کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل کریں۔

ہمیں اس لنگڑے آدمی کی مانند نہیں ہونا چاہیے جو چالیس سال برس تک ہیکل کے د دروازے پر بیٹھا رہا۔ (اعمال ۳،آیت ۲، ۴آیت ۲۲)۔ اگر اسے اندرونی چیزوں کا کچھ علم تھا تو یہ محض دوسروں سے حاصل کیا گیا تھا۔ ہمیں دوسروں کے بتائے ہوئے پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ خود تجربہ اور مشاہدہ کرنا چاہیے ۔ پاک مکان میں داخل ہو کر ہم اپنے آپ کو ایک نئی اور ایسی جگہ میں پاتےہیں جو ہر ایماندار کا حق ہے۔

اگرچہ یہ خیمہ تختوں اور پردوں پر مشتمل ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم مقید ہوگئے ہیں یعنی صحن کی بہ نسبت ہم تنگ اور محدود جگہ میں آگئےہیں پھر بھی یہ پابندی اور قید وسعت اور گہرائی کا باعث ہے۔ یہ ہمارے غمگین یا افسردہ ہونے کی بات نہیں۔

" تونے ہمیں جال میں پھنسایا ۔۔۔۔۔ ہم آگ میں سے اور پانی میں سے ہو کر گزرے لیکن توہم کو فراوانی کی جگہ میں نکال لایا۔" (زبور ۶۶:آیت ۱۱ تا ۱۲)۔

جب ہم خداوند کے اسیر ہوگئے اور اس کی محبت کے بازوؤں میں گھر گئے ،اس کے گھرانے کے پاک رشتوں میں منسلک ہوگئے تو شاید ہماری کچھ آزادی جاتی رہی ہو۔ یعنی ہمیں اپنی مرضی کو اس کے تابع کرنا پڑا ہو۔ لیکن یہ نقصان نہیں۔

مقدس ہی میں مسیحی زندگی بامقصد اور بامعنی معلوم ہوتی ہے ۔ خدا کے جلال کا خیمہ پردوں اور تختوں سے بنا ہوا تھا۔ یہی پہلے ہمارا موضوع مطالعہ ہوں گے، بعد میں ہم ان اشیاء پر غور کریں گے جو اس میں تھیں۔ لیکن دونوں ہی گھر کے لئے ضروری ہیں۔ تختے اور پردے ہمیں سکھاتےہیں کہ کونسی اشیاء خدا کے گھر کی تعمیر میں کام آتی ہیں۔ اندرونی اشیاء سے یہ بات ہم پر روشن ہوتی ہے کہ کونسی اشیاء اسے زینت اور اہمیت بخشتی ہیں۔

روحانی تعلقات سے یہ گھر وجود میں آتا ہے۔ روحانی خدمت اس کو عزت اور اہمیت بخشتی ہے۔

مسکن کا پردہ

" اور تو مسکن کے لئے دس پردے بنانا۔ یہ بٹے ہوئے باریک کتان اور آسمانی ، قرمزي اور سرخ رنگ کے کپڑوں کے ہوں اور ان میں کسی ماہر استاد سے کروبیوں کی صورت کڑھوانا۔"(خروج ۲۶،آیت ۱)۔

یہ پردہ صرف اندر سے ہی دکھائی دیتا تھا کیونکہ یہ پاک مکان کی چھت کا کام دیتا تھا۔ اس کا کچھ حصہ تختوں کے پچھلی طرف لٹکتا تھا۔ جس طرح بیرونی غلاف مسیح خداوند اور جو کچھ وہ کلیسا کے لئے کرتا ہے، ظاہر کرتے ہیں، ویسے ہی یہ پردہ مسیح خداوند کو پیش کرتا ہے کہ وہ کلیسیا کی خوبصورتی اور جلال ہے۔

" پھر تیری روشنی نہ دن کو سورج سے ہوگی نہ چاند کے چمکنے سے بلکہ خداوند تیرا ابدی نور اور تیرا خدا، تیرا جلال ہوگا۔(یسعیاہ ۶۰،آیت ۱۹)۔

" میں صیون کو نجات اور اسرائیل کو اپنا جلال بخشوں گا۔(یسعیاہ ۴۶،آیت ۱۳)۔

" تیرا کام تیرے بندوں پر اور تیرا جلال ان کی اولاد پر ظاہر ہو اور اب ہمارے خدا کا کرم ہم پر سایہ کرے" (زبور ۹۰،آیت ۱۶ تا ۱۷)۔

خدا کی شفقت اس کے لوگوں پر کیسی عظیم ہے۔ یہ حکمت ، محبت ، اور فضل سے ہوتی رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی۔ صحن میں ہم نے یہ دیکھا کہ پرانی انسانیت اتاری گئی اور نئی انسانیت کو پہن لیا گیا، جو سردار کاہن کے سفید لباس سے ظاہر ہے۔ لیکن اب ہم نہ صرف راستبازی بلکہ جلال اور خوبصورتی کا بھی مشاہدہ کرتےہیں۔

اوپر کا خوبصورت پردہ پاک مکان کا حصہ ہے اور اس کا آسمانی قرمزی اور سرخ رنگ اور باریک کتان اس کی خوبصورتی کو دوبالا کرتےہیں۔

آسمانی، قرمزی، سرخ اور باریک کتان:

یہ رنگ ہمارے لئے نئے نہیں کیونکہ ہم پہلے ہی بیرونی دروازہ اور مقدس کے دروازہ پر ان کا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ وہ اس کی آسمانی، شاہی نسل اور نجات دہندہ ہونے اور اس کی پاکیزگی کو پیش کرتے ہیں۔ ان کی موجودگی ہمیں اس بیٹے کی عظمت یاد دلاتی ہے جو ان خوبیوں کا مالک ہے اور جو سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیا کو دے دیا گیا ہے۔

کروبی:

کروبیوں کی صورت پردوں پر کاڑھی جاتی تھی۔ یہ نہایت مہارت، کاریگری اور خوبصورتی کا کام تھا۔ یہ کروبی پردوں کے ساتھ ایک ہی تھے۔ کروبی اور پردے کاڑھے ہوئے کام کا ایک ہی ٹکڑا تھے۔ نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے پردہ اور کروبیوں کا اکٹھا کاڑھا گیا تھا۔ اب ان کروبیوں کی آسمانی، قرمزی، سرخ اور سفید رنگ کے پردہ سے جدائی ناممکن تھی۔ یہ پردہ مسیح خداوند ہے۔ پھر یہ کروبی کس کو ظاہر کرتے ہیں؟

حزقی ایل پہلے باب اور مکاشفہ پانچ باب میں انہیں "جاندار" کہا گیا ہے۔ پیدائش ۳، آیت ۲۴ میں ہم پہلی دفعہ ان کا ذکر پڑھتے ہیں۔

" چنانچہ اس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں کو اور چوگرد گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا کہ وہ زندگی کے درخت کی حفاظت کریں۔"

نافرمان انسان خدا کے فردوس سے خارج ہے لیکن کروبی خارج نہیں ہوتے۔ وہ ان لوگوں کو پیش کرتے ہیں جن کی خدا کے فردوس اور زندگی کے درخت تک رسائی ہے۔ اس سے بڑھ کر ہم مکاشفہ ۵ باب میں جانداروں کے گیت سے سیکھ سکتے ہیں کہ یہ کروبی کن کو پیش کرتے ہیں۔

" اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ تو ہی اس کتاب کو لینے اور اس کی مہریں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تو نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہل زبان اور امت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔" (مکاشفہ ۵، آیت ۹)۔

کیا ہم اس گیت سے ان کی شناخت نہیں کر سکتے؟ اگر وہ کوئی دنیاوی یا فلمی گانے گاتے تو ہم انہیں نجات یافتہ گمان نہ کرتے لیکن وہ اپنے نجات دہندہ اور اس کے خون کے باعث اپنی نجات کا گیت گا رہے ہیں، تو بلاشک یہ "جاندار" یا کروبی ان لوگوں کی مثال ہیں جو مخلصی کے باعث اس کے بن گئے اور اب وہ اس کے ساتھ ایک ہیں۔

" اس لئے کہ پاک کرنے والا اور پاک ہونے والے سب ایک ہی اصل سے ہیں۔ اسی باعث وہ انہیں بھائی کہنے سے نہیں شرماتا" (عبرانیوں ۲، آیت ۱۱)۔

یہ پردے مسیح خداوند کی لوگوں کے ساتھ یگانگت اور پیوستگی کا دلکش بیان اور اس کے نتیجہ کی تشریح ہیں۔ اس کا ماحاصل یہ ہے کہ مقدسین مسیح کی مانند بنتے جا رہے ہیں۔ اس زندہ شراکت کے بغیر کوئی مسیحی خوبی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کے ساتھ ایک جان ہونے میں ہم اس کی مانند بن جاتے ہیں۔ اس کی خوبصورتی سے آراستہ اور اس کے فضل اور خوبی سے مزین ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ رشتہ اور شراکت کیسی بیش قیمت اور اہم ہے اور ہمیں کس قدر محتاط ہونا چاہیے تا کہ کوئی بھی چیز اس میں سد راہ نہ ہو۔

پردے کے دس (۱۰) حصے:

دس (۱۰) کا عدد کلام مقدس میں حکومت یا الہیٰ انتظام کی علامت ہے۔ دس احکام کوہِ سینا پر دیئے گئے جن سے خدا نے اپنی مرضی اور محبت کو آشکارا کیا اور اپنے لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ یہ دس احکام "پتھر کی دو تختیوں" پر لکھے ہوئے تھے۔ اس پردہ کے دس حصے تھے لیکن ان کو جوڑ کر دو بڑے حصے کئے گئے تھے۔

" اور پانچ پردے ایک دوسرے سے جوڑے جائیں اور باقی پانچ پردے بھی ایک دوسرے سے جوڑے جائیں۔ "(خروج ۲۶، آیت ۳)۔

احکام کے دو حصے ہیں۔ پہلے میں وہ فرائض ہیں جو خدا سے متعلق ہیں۔ یہ پردے کا وہ حصہ ہیں جو پاک ترین مکان پر بچھا ہوا تھا، اور دوسرے حصے میں ایسے فرائض کا ذکر ہے جن کا واسطہ انسان سے ہے۔ پردے کا وہ حصہ جو پاک مکان پر تھا یہ ان کی علامت ہے) کلامِ مقدس میں خداوند یسوع مسیح نے ان دونوں کا اس صفائی کے ساتھ پہلو بہ پہلو ذکر کیا ہے کہ اگر اس پر استفسار کیا جائے تو اس حقیقت کو نذر انداز کرنا ناگزیر ہے۔

مندرجہ ذیل دو مثالیں اس کا ثبوت ہیں۔

خدا سے محبت اور پڑوسی سے محبت (متی ۲۲، آیت ۳تا ۳۹)۔

خدا کی عزت اور والدین کی عزت (مرقس ۷، آیت ۸تا ۱۲)۔

ان صفتوں کا اعلیٰ نمونہ ہمارا خداوند یسوع مسیح ہے۔

آسمانی رنگ کے تکمے اور سونے کی گھنڈیاں:

پردوں کے متعلق جس خاص بات پر زور دیا گیا ہے، وہ ان کا جوڑنا ہے۔ اکثر ہم اپنے آپ کو الگ الگ تصور کرتے ہیں حالانکہ ہم مقدس کا حصہ ہیں۔ جوڑنا، تکمے اور سونے کی گھنڈیاں اس بات کی تصدیق ہیں۔ اگر اس کا اظہار ہماری عملی زندگیوں سے نہ ہو تو مقدس کی حقیقی خوبی اور خاصیت پوشیدہ رہے گی۔ سو اہم بات یہ ہے کہ تمام مسکن ایک ہو۔ ہمارے خداوند کی دعا بھی یہی تھی۔

" تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے باپ تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں، وہ بھی ہم میں ہوں (یوحنا ۱۷، آیت ۲۱)۔

یہ بات ہمارے پیش نظر رہنی چاہیے کہ دوسرے ایمانداروں کے ساتھ ہمارے تعلقات گویا آسمانی رنگ کے تکموں، اور سونے کی گھنڈیوں کی مانند ہیں۔

ایسا میل ملاپ بھی ممکن ہے جو آسمانی اور روحانی نہ ہو، ہوسکتا ہے کہ ایک ہی طبقے اور مزاج کے لوگ باہم ایسے تعلقات استوار کرلیں جو خدا کے گھروں کی بربادی کا باعث بن سکتے ہیں۔ آسمانی رنگ کے تکمے آسمانی رنگ کی مثال ہیں اور سونے کی گھنڈیاں ان بندھنوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو ذات الہیٰ کا خاصہ ہیں۔ اتحاد اور یگانگت کی بابت پولوس رسول افسس کے لوگوں کو لکھتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ " یہ تکمے " اور " گھنڈیاں " کیا ہیں۔

" کمال فروتنی اور حلم کے ساتھ تحمل کرکے محبت سے ایک دوسرے کی برداشت کرو اور اسی کوشش میں رہو کہ روح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے۔ "(افسیوں ۴، آیت ۲تا ۳)۔

ہمیں تمام ایمانداروں کے ساتھ میل ملاپ رکھنا چاہیے اور اس کے لئے ہمیں ان تمام روحانی نعمتوں کو استعمال میں لانا چاہیے جن میں ہم مسیح یسوع کے ساتھ ایک ہونے کے باعث شریک ہیں۔

ان تکموں اور گھنڈیوں کی تعداد پچاس پچاس تھی۔ پینتیکست کے دن یعنی خداوند مسیح کو صلیب دیئے جانے کے پچاسویں دن وہی وقت تھا جب شاگرد مسیح کے ایک کئے گئے اور آسمانی مقاموں پر بٹھا گئے ہیں۔ روح القدس کے ہم کس قدر محتاج ہیں، وہ ہمارے تعلقات کو مسیح خداوند کے ساتھ جو آسمان پر ہے، مضبوط اور خوشگوار رکھنے کے لئے کس قدر فکر مند رہتا ہے۔

مسیح خداوند کی اپنے لوگوں کے ساتھ یگانگت اور ان کی ایک بدن میں آپس میں شراکت سے خدا کا گھر بنتا ہے" جو روح میں خدا کا مسکن ہے۔ "

یہ سونے کی گھنڈیاں خدا، روح القدس کو پیش کرتی ہیں جو خدا کے مسکن کو ایک کرتا ہے۔

تختے

ان سونے سے منڈھے ہوئے تختوں کے وسیلہ سے جو پاک مکان کی دیواروں کا کام دیتے ہیں۔ ، خدا کے گھرانے کے افراد کے باہمی تعلقات پر ایک دفعہ اور زور دیا جاتا ہے۔ یہ تختے یقیناً ایمانداروں کی فرداً فرداً مثال ہیں جو خدا کے گھر میں ایک دوسرے سے پیوست ہیں۔ ان کے آپس کے میل ملاپ اور یگانگت سے خدا کی سکونت گاہ وجود میں آتی ہے۔

"پس اب تم پردیسی اور مسافر نہیں رہے۔ بلکہ مقدسوں کے ہموطن اور خدا کے گھرانے کے ہوگئے ۔۔۔۔ اسی میں ہر ایک عمارت مل ملا کر خداوند میں ایک پاک مقدس بنتا جاتا ہے۔"(افسیوں ۲، آیت ۱۹ تا ۲۱)۔

اب ہم تختوں اور ان کے چاندی کے خانوں، سلاخوں اور حلقوں کا مطالعہ کریں اور جو کچھ ہم مقدسوں کے باہم تعمیر ہونے کے بارے میں سیکھ سکتے ہیں سیکھیں۔

" اور تو مسکن کے لئے کیکر کی لکڑی کے تختے بنانا کہ کھڑے کئے جائیں۔ ہر تختے کی لمبائی دس ہاتھ اور چوڑائی ڈیڑھ ہاتھ ہو اور ہر تختہ میں دو دو چولیں ہوں جو ایک دوسری سے ملی ہوئی ہوں"(خروج ۲۶، آیت ۱۵ تا ۱۷)۔

" اور تختوں کو سونے سے منڈھنا۔"(آیت ۲۹)

لکڑی انسان کو اور سونا خدا کو پیش کرتا ہے اور جہاں تک یہ تختے ایمان دار کو ظاہر کرتے ہیں، وہ " مسیح میں نئے مخلوق " کی یاد دلاتے ہیں۔

" اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے، پرانی چیزیں جاتی رہیں دیکھو وہ سب نئی ہو گئیں۔"(۲ کرنتھیوں ۵، آیت ۱۷)۔

یہ لکڑی پہلے جنگلی درخت تھے جو انسان کی علامت ہے ۔ جب وہ پرانی مخلوق ہونے کے باعث لعنت کے ماتحت تھا۔ وہ کلہاڑے سے کاٹے گئے ، پھر تراشے گئے اور اب مقدس کے کام کی لکڑی بن گئے ۔ لکڑی اب بھی انسانیت کو ظاہر کرتی ہے۔ لیکن اس پر سونا منڈھا ہوا بھی ہے اور سونا الوہیت یا جو کچھ خدا سے ہے اس کی علامت ہے ۔ جو مسیح یسوع میں ہیں ان میں خدا کی بزرگی ہے ۔ ایمانداروں کی دو دہی زندگیاں اور دو ہی فطرتیں ہیں ۔ یعنی نفسانی اور الہیٰ۔

" روحانی پہلے نہ تھا بلکہ نفسانی تھا اس کے بعد روحانی ہوا۔" (۱ کرنتھیوں ۱۵، آیت ۴۶)۔

اپنے والدین سے ہم نفسانی زندگی اور فطرت ورثہ میں پاتے ہیں ، لیکن نئی زندگی جو خدا ہمیں بخشتا ہے وہ روحانی ہے اور اس کے ساتھ ہی ہمیں روحانی فطرت بھی عطا کی جاتی ہے۔

" اس نے ہم سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کئے تا کہ ان کے وسیلہ سے تم ذات الہیٰ میں شریک ہو جاؤ۔(۲ پطرس ۱، آیت ۱۴)۔

الہیٰ زندگی رکھنے کے باعث ہی ہم خدا کے فرزند ٹھہرتے ہیں۔ نئے اور پرانے مخلوق میں اسی حقیقت سے فرق ظاہر ہوتا ہے کہ آیا اس میں روحانی زندگی اور فطرت موجود ہے یا نہیں۔ دینداری کا بھید اس میں ہے کہ مسیح ہم میں رہتا ہے۔ اگرچہ یہ خزانہ مٹی کے برتنوں میں رکھا ہے تو بھی یہ مبارک حقیقت آشکارا ہوتی ہے۔

یہ ایمان دار ابرہام کی نسل ہے اور اس میں ہنوز آدم کی نفسیاتی زندگی پائی جاتی ہے۔ تو بھی ساتھ ساتھ اس میں خدا کی زندگی بھی پائی جاتی ہے۔ ان تختوں میں جو سونے سے منڈھے ہوئے ہیں یہ دونوں حقیقتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ باہم تعمیر کرنا آسان کام نہیں۔ بڑھئی کا لکڑی پر آرے سے کام کرنا اتنا مشکل نہیں۔ وہ آسانی سے لکڑی کو تراشتا، چولیں اور خانے بنالیتا ہے لیکن ایمانداروں کو جو

مختلف طبیعتوں اور مزاجوں کو ہوتے ہیں باہم متحد کرنا ایک مشکل کام ہے۔ نئے عہد نامے کے خطوط اس کا بات کا ثبوت ہیں۔ کیوں ایسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں اور جھگڑے، پارٹی اور تعلقات میں کشید گی پائی جاتی ہے؟ کیا اس لئے کہ ہم خدا کے فرزند نہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ابھی تک پرانی فطرت ہم میں کام کرتی ہے اور ہم روح میں خدا کے فرزندوں کی طرح نہیں بلکہ انسانی طریق پر چلتے ہیں۔

پاک مکان کے ان تختوں کی حیثیت، ترتیب، اتحاد اور خوبصورتی بہت متاثر کرنے والی تھی، ان کے اس اتحاد اور ترتیب کا جو اس قدر دلکش اور خوبصورت تھی، راز کیا تھا؟

چاندی کے خانے:

یہ تختے ریت پر نہیں ٹکائے گئے تھے۔

" ان بیسوں تختوں کے نیچے چاندی کے چالیس خانے بنانا یعنی ہر ایک تختہ کے نیچے اس کی دونوں چولوں کے لئے دو دو خانے،"(خروج ۲۶، آیت ۱۹)۔

چاندی کے کل سو خانے تھے۔ ہر خانہ قریباً ڈیڑھ من چاندی کا تھا۔ اس نے مقدس کی بنیاد بنتی تھی۔ دونوں طرف بیس بیس تختوں کے لئے چالیس چالیس خانے تھے۔ مغرب کی طرف آٹھ تختوں کے لئے سولہ خانے، اور چار خانے ان دوستونوں کے لئے جن پر پاک اور پاک ترین مکان کا درمیانی پردہ لٹکتا تھا۔

چاندی جان کی قیمت ہے۔ پرانے وقتوں میں انسان چاندی کے بدلے خریدے اور بیچے جاتے تھے۔ یوسف چاندی کے بیس اور مسیح خداوند تیس سکوں میں بیچا گیا۔ جب بیابان میں بنی اسرائیل کا شمار کیا گیا اور ہر ایک جان کا کفارہ نیم مثقال چاندی ٹھہرائی گئی تو ۶۰۳۵۵۰ لوگوں سے چاندی کے ۳۰۱۷۷۵ مثقال جمع ہوگئے ہوں گے۔ ان کا بیشتر حصہ ان خانوں پر صرف ہوا۔ جو بنیاد کے لئے تیار کئے گئے تھے۔ ایک توڑے میں ۳۰۰۰ مثقال چاندی ہوئی تھی۔ لہذا بنیاد کے لئے ۳۰۰۰۰۰ مثقال چاندی استعمال ہوئی اور باقی ۱۷۷۵ مثقال سلاخوں اور کنڈیوں کے بنانے میں صرف ہوئی جن کا ذکر بیرونی صحن کی تفصیل میں کیا گیا ہے۔

خدا کے گھر کی بنیاد کیسی محکم ہے! اس میں قریباً ڈیڑھ سو من سے بھی زیادہ چاندی استعمال ہوئی۔ کیسی قیمتی اور مضبوط بنیاد ہے۔

" دیکھو میں صیون میں بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھوں گا، آزمودہ پتھر، محکم بنیاد کے لئے کونے کے سرے کا قیمتی پتھر۔ جو کوئی ایمان لاتا ہے قائم رہے گا۔"(یسعیاہ ۲۸، آیت ۱۶)۔

یہ اپنی ذات اور نجات بخش کام میں یسوع مسیح ہے۔ خدا کے گھر اور اس کی گواہی کی بنیاد ریت پر نہیں رکھی جاتی۔ اس کی بنیاد وہ مخلصی ہے جو یسوع مسیح میں حاصل ہوتی ہے۔

بیابان کی خاک ہم کو اپنے مشابہ ظاہر کرتی ہے یعنی جو کچھ ہم اپنے آپ میں ہیں۔ ہم بذات خود ہیچ اور ناچیز ہیں، محض " خاک " ہیں۔ جب ہم مقدس میں داخل ہوتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مسیح خداوند میں ہم کیا کچھ ہیں۔ چاندی مسیح خداوند کی شخصیت کی عظمت اور نجات کے کامل کام کی علامت ہے۔ چاندی کے یہ خانے جن میں تختے گاڑے جاتے تھے۔ دو کام دیتے تھے۔ ایک وہ انہیں مضبوط اور مستحکم رکھتے تھے۔ اور دوسرے انہیں جدا اور الگ الگ کرتے تھے۔ ان کے باعث تختے اپنی جگہ اور ترتیب میں رہتے تھے۔ اور ساتھ وہ تختوں کو بیابان سے الگ کرتے تھے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے ان لوگوں کے لئے جو دنیا میں تھے۔ یوں دعا کی۔

" میں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تو انہیں دنیا سے اٹھالے بلکہ یہ کہ اس شریر سے ان کی حفاظت کر۔ (یوحنا ۱۷، آیت ۱۵)۔

جو کچھ میں اپنے آپ میں ہوں اور جو کچھ خداوند یسوع مسیح میں ہوں، ان دونوں میں جدائی اور علیحدگی کو انجام دینا خداوند کا کام ہے۔ مسیح میں شامل ہونے کے باعث ہم بالکل نئے طور پر سمجھے اور دیکھے جاتے ہیں۔

" تم سب جتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا مسیح کو پہن لیا۔ نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی نہ کوئی غلام رہا نہ آزاد، نہ کوئی مرد نہ کوئی عورت کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو۔" (گلتیوں ۳، آیت ۲۷ تا ۲۸)۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ایمانداروں کے ساتھ تعلقات خوشگوار اور پاک رہیں تو یہ نہایت ہی لازمی ہے کہ ہم اس نئی بنیاد پر نگاہ رکھیں جو یسوع مسیح میں اب ہماری ہے۔

" اب سے ہم کسی کو جسم کی حیثیت سے نہ پہچانیں گے ہاں! اگرچہ مسیح کو بھی جسم کی حیثیت سے جانا تھا۔ مگر اب نہیں جانیں گے۔" (۲ کرنتھیوں ۵، آیت ۱۶)۔

جب پولوس رسول یہ کہتا ہے کہ ہم نے " مسیح کو جسم کی حیثیت سے جانا تھا۔" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اسے محض انسان یعنی " یسوع ناصری" ہی سمجھ کر اسے حقیر جانا لیکن اب ہم اسے بطور خداوند جانتے اور مانتے ہیں۔

پولوس رسول ہمیں نصیحت کرتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو کس نگاہ سے دیکھیں۔ ہم ایک دوسرے کو " جسم کی حیثیث سے نہیں پہچانیں گے۔" مطلب یہ کہ اب ہم دوسرے سے رنگ، ذات، نسل اور معاشرتی نظریے سے سلوک نہیں کریں گے۔ جیسا کہ پہلے کرتے تھے۔ جب ہم مسیح میں آتے یعنی مخلصی کی بنیاد پر آتے ہیں تو تفریق اور جدائی کے تمام اسباب کافور ہوجاتے ہیں۔ ہم ان تختوں کی مانند بن جاتے ہیں، جن کی بنیاد نئی پاک اور آسمانی ہے۔

دو چولیں

یہ تختے دو چولوں کے ذریعے چاندی کے دو خانوں میں گاڑ دیے۔جاتے تھے۔

" ---یعنی ہر ایک تختہ کے نیچے اس کی دونوں چولوں کے لئے دو دو خانے" (خروج ۲۶، آیت ۱۹)۔

چول کا نکتہ عبرانی کے لفظ " ہاتھ " کا ترجمہ ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ چاندی کے خانے ان چولوں کی مضبوطی سے تھامے رکھتے تھے۔ اس سے ہمیں نئے عہد نامہ کے بہت سے حوالجات یاد آتے ہیں۔ جہاں مضبوطی سے تھامے رہنے کا ذکر ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے سے میل ملاپ سے رہنا چاہتے ہیں تو یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم مسیح خداوند اور ان آسمانی چیزوں میں جن کے لئے اس نے ہمیں بلایا ہے مضبوطی سے قائم رہیں۔ لیکن اگر ہم ایک دوسرے کو محض انسان سمجھتے ہیں اور بعض کو فضیلت دیتے اور بعض کو ناچیز جانتے ہیں تو ہم باہم تعمیر نہیں ہوسکتے۔

دو خانے اور دو چولیں:

دو خانوں اور دو چولوں کی حقیقت کو ہمیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے جب خدا نے یسوع مسیح میں اپنے آپ کو ظاہر کیا تو " وہ فضل اور سچائی دونوں سے معمور ہو کر دنیا میں آیا۔" (یوحنا ۱، آیت ۲۰)۔

" اس لئے کہ شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی۔" (یوحنا ۱، آیت ۲۰)۔

کلامِ مقدس میں ان دونوں کا ذکر بہت دفعہ اکٹھا کیا گیا ہے۔ پس جن حقیقتوں کو خدا یوں واضح طور پر یک جا کرتا ہے۔ چاہیے کہ ہم بھی انہیں جدا نہ کریں۔

مسیح خداوند میں ان کا تناسب برابر اور کامل ہے وہ فضل اور سچائی سے معمور ہے۔

دو چولیں ایمان اور اعمال کی علامت بھی ہوسکتی ہیں یعنی ایمان بغیر اعمال کے مردہ ہے۔" مقدس یعقوب اس بات کا بیان کرتا ہے کہ ابرہام ان دونوں میں پورا اترا۔

" ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اس کے لئے راستبازی گنا گیا۔"(یعقوب ۲، آیت ۲۳)۔

بے شک وہ ایمان سے راستباز ٹھہرا، لیکن اس کے اعمال کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

"جب ہمارے باپ ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کو قربان گاہ پر قربان کیا تو وہ اعمال سے راستباز نہ ٹھہرا؟(یعقوب ۲، آیت ۲۱)۔

پس ظاہر ہے کہ نجات بخش ایمان اعمال تک لے جاتا ہے اور یہ بھی اتنا ہی درست ہے کہ اعمال ایمان ہی کی بدولت ہوتے ہیں۔ یہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔ اگر آپ خدا کے فرزند ہیں تو بگلے کی مانند ایک ٹانگ پر کھڑے ہونے کی کوشش نہ کریں۔ آپ کے دونوں پاؤں کے لئے چاندی کے جوتے ہیں۔ اپنی پختگی اور اپنے بھائیوں کے ساتھ درست تعلقات رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم فضل اور سچائی کو حاصل کریں اور ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ اعمال بھی ہوں۔

" اور تو مسکن کے لئے کی کیکر کی لکڑی کے تختے بنانا کہ کھڑے کئے جائیں (خروج ۲۶، آیت ۱۵)۔

بے شک وہ تختے بیابانی مٹی سے الگ ہو کر کھڑے تھے تو بھی یہ صرف چاندی کے خانوں کی مدد سے اور ایک دوسرے کی رفاقت سے ہوسکتا تھا۔

پس یہ ایمانداروں کے لئے بھی جو خدا کا مسکن ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں درست ہے۔ اگر ان کی زندگی اور قوت کا منبع یسوع مسیح نہ ہو، اور دوسروں کے ساتھ ان کے تعلقات صحیح اور درست نہ ہوں تو وہ خدا کا گھر کہلانے کے لائق نہیں۔ ہمیں پولوس رسول کے الفاظ کو دلنشین کرنا چاہیے۔

" میں تم میں سے ہر ایک سے کہتا ہوں کہ جیسا سمجھنا چاہیے اس سے زیادہ کوئی اپنے آپ کو نہ سمجھے۔۔۔۔ بلکہ اعتدال کے ساتھ اپنے آپ کو ویسا ہی سمجھے ۔(رومیوں ۱۲، آیت ۳)۔

ہمارے تعلقات میں خرابی اس وقت رونما ہوتی ہے۔ جب لوگ اپنی عزت کے متعلق غلط تصور بٹھالیتے ہیں۔ لیکن ہمیں سمجھنا ہے کہ ہم محدود ہیں اور ہمیں خداوند اور ایک دوسرے کی رفاقت کی ضرورت ہے۔ پولوس رسول اسی باب میں ان وسائل کا ذکر کرتا ہے۔ جو خدا نے اس لئے مہیا کئے ہیں تا کہ بدن کی کارکردگی کے لئے بہت سے افراد خوشی سے متحد اور اکٹھے رہ سکیں۔ وہ ان مختلف خدمتوں کا بیان کرتا ہے جو مختلف لوگوں کو عطا کی گئی ہیں۔ یہی بات مقدس کے ان تختوں کی منزلت اور ترتیب سے عیاں ہے۔

بنیڈے:

" تو کیکر کی لکڑی سے بنیڈے بنانا۔ پانچ بنیڈے مسکن کے ایک پہلو کے تختوں کے لئے اور پانچ بینڈے مسکن کے دوسرے پہلو کے تختوں کے لئے "(خروج ۲۶، آیت ۲۶تا۲۷)۔

یہ بینڈے تختوں کی انفرادی حیثیت میں کسی کمی یا بیشی کا سبب نہیں بنتے تھے۔

جس طرح ہر ایماندار کی مسیح خداوند میں الگ الگ حیثیت ہے ویسے ہی یہ تختے چاندی کے ان دو خانوں میں قائم رہتے تھے، لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ حقیقت ناگزیر ہے کہ ہم ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ تختوں کے پچھلی طرف یہ بینڈے اس بات کی یاد دلاتے تھے کہ یہ ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ پولوس رسول یگانگت پر زور دے کر ان وسائل کا ذکر کرتا ہے جو اس بات میں ہماری مدد کے لئے خداوند نے مہیا کیے ہیں۔ اس اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے پہلے وہ فرداً فرداً ایمانداروں کی ذمہ داریوں کا بیان کرتا ہے، جیسا کہ ہم نے

پردے کے تکموں اور گھنڈیوں کا جائزہ لیتے ہوئے دیکھا ہے ۔ لیکن خداوند نے خداداد خدمتوں کو بھی اس میں اہمیت دی ہے۔

" اسی نے بعض کو رسول اور بعض کو نبی اور بعض کو مبشر اور بعض کو چرواہا اور استاد بنا کر دے دیا تاکہ مقدس لوگ کامل بنیں اور خدمت گزاری کا کام کیا جائے۔" (افسیوں ۴،آیت ۱۱ تا ۱۲)۔

ان آیات میں پانچ طرح کی خدمت کا ذکر ہے جن سے " سارا بدن ہر ایک جوڑ کی مدد سے پیوستہ ہو کر اور گٹھ کر اس کی تاثیر کے موافق جو بقدرِ ہر حصہ ہوتی ہے اپنے آپ کو بڑھاتا ہے۔" (افسیوں ۴،آیت ۱۶)۔

ابتدائی کلیسیا میں ان خدمتوں کی کتنی اہمیت تھی ! اب بھی ہم ان خطوں سے کتنا فائدہ حاصل کرتے ہیں ۔ یہ ہمیں ان تعلقات سے آگاہ کرتے ہیں جو ایک بدن میں شامل ہونے کے باعث ہوتے ہیں اور ان کو قائم رکھنے کے لئے ہماری تربیت اور تنبیہ کرتے ہیں۔ سچی روحانی خدمت وہ ہے جو مسیح کے لئے ہو۔ تمام خدمت جو روح میں کی جائے گی وہ یگانگت اور ترقی کا باعث ہو گی۔ اس کا اثر اور تاثیر ان بینڈوں کی مانند ہو گا جو تختوں کے پچھلی طرف لگے تھے۔ جن کی مدد سے یہ تختے اپنی مقررہ جگہ پر اپنے کام کو بخوبی سر انجام دیتے تھے۔

چھلے:

بنیڈے جن کا ذکر کیا گیا ہے ان چھلوں کے ذریعے تختوں سے جڑے ہوئے تھے کلام مقدس میں چھلہ محبت کی نشانی ہے۔

جب مسرف بیٹا واپس لوٹا تو باپ نے چھلے سے اپنی محبت کا اظہار کیا۔

" اچھے سے اچھا جامہ جلد نکال کر اسے پہناؤ اور اس کے ہاتھ میں انگوٹھی ---پہناؤ۔(لوقا ۱۵ ،آیت ۲۲)۔

خدا کے سچے خادموں کے دلوں میں بھی یہی محبت جاگزین ہے۔ یہی محبت مسیح کے ایلیچیوں کو جانفشانی کے لئے مجبور کرتی ہے۔

ہم ان کے کتنے احسان مند ہیں، جنہوں نے اصلاح، نصیحت اور تعلیم کے وسیلے زمانہ بہ زمانہ کلیسیا میں اچھے تعلقات قائم کرنے کے لئے بڑی خدمت کی ہے۔ یہ وہ سونے کے چھلے ہیں جو ان بینڈوں کو تختوں سے جوڑتے تھے اور تختے اپنی ترتیب میں رہتے تھے۔

فرش

بیابانی گرد کے سوا مسکن کا اور کوئی فرش نہ تھا۔ یہ فرش دیگر تمام اشیا سے متضاد نظر آتا ہے۔ اب ہم خوبصورتی اور ویرانی ، بڑی قیمت اور نکما پن ، جلال اور بطالت فنا و بقا کو یکجا دیکھتے ہیں۔ یہ تضاد عجیب طریقہ سے خدا کے فضل اور ہماری موجودہ ادنیٰ حالت کو پیش کرتا ہے۔

پانچواں باب

پاک مکان کا سامان

ہم نے پاک مکان میں داخل ہو کر پردوں اور تختوں سے سیکھ لیا ہے کہ خدا کا گھر کیسے بنتا ہے۔

لیکن ہمارے خدا کے گھر کے ایک اور پہلو کی طرف بھی متوجہ ہونا ہے یعنی اس کے سامان کی طرف۔ خدا کا روحانی گھر خالی نہیں بلکہ آراستہ اور سجا ہوا ہے۔ اس خیمہ کے پاک مقام میں تین چیزیں تھیں یعنی

۱ ۔ نذر کی روٹیوں کی میز

۲۔ سونے کا شمعدان

۳۔ بخور کی قربان گاہ

یہ تین چیزیں خدا کے گھر میں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ خداوند نے ان کے بنانے اور ہر ایک کے رکھنے کی جگہ کے متعلق بھی حکم دیا۔

ان سے ہم یہ سیکھیں گے کہ کونسی اشیا خدا کے گھر میں ہونی چاہئیں۔ اس جماعت میں جہاں خدا موجود ہے ہم کن چیزوں کی توقع کرسکتے ہیں؟ اگر مقامی کلیسیا عالمگیر اور آسمانی کلیسیا کا عکس ہے اور وہ فی الحقیقت خدا کے ارادے کو پورا کررہی ہے تو اس میں ان خوبیوں اور خاصیتوں کا ہونا لازمی ہے جو یہ میز، شمعدان اور قربان گاہ پیش کرتی ہیں۔

میز، شمعدان اور بخور کی قربان گاہ کلیسیا کی تین خوبیاں اور خاصیتیں پیش کرتی ہے۔ ہم اپنی کلیسیا کو ان تینوں خاصیتوں کے تحت پرکھیں۔

نذر کی روٹیوں کی میز

میز

اور تو دو ہاتھ لمبی اور ایک ہاتھ چوڑی اور ڈیڑھ ہاتھ اونچی کیکر کی لکڑی کی ایک میز بنانا اور اس کو خالص سونے سے منڈھنا اور اس کے گرداگرد ایک زرین تاج بنانا اور اس کے چوگرد چار انگل چوڑی ایک کنگنی لگانا اور اس کنگنی کے گرداگرد ایک زرین تاج بنانا۔" (خروج ۲۵، آیت ۲۳ تا ۲۵)۔

یہ میز لکڑی کی بنی ہوئی تھی، لیکن تمام کی تمام سونے سے منڈھی ہوئی تھی۔ ان علامتوں سے ہم واقف ہوگئے ہیں۔ لکڑی مسیح خداوند کے انسان ہونے کی علامت ہے کہ وہ ابن آدم ہے اور سونا اس کی الوہیت کو پیش کرتا ہے کہ وہ ابن خدا ہے۔ اس میز پر سونے کا تاج تھا۔ پیتل کی قربان گاہ میں تاج نہیں تھا، کیونکہ وہ مسیح خداوند کو بطور انسان غضب الہٰی کے تحت پیش کرتی ہے۔ لیکن اب ایسا نہیں۔ اب ہمارا خداوند سرفراز سربلند کیا گیا ہے۔

یہ میز مسیح خداوند کی مثال ہے۔ جب بنی اسرائیل بیابان میں بڑبڑائے تو ایک بات انہوں نے یہ کہی "کیا خدا بیابان میں دستر خوان بچھا سکتا ہے۔" (زبور ۷۸، آیت ۱۹)۔ ہم جانتے ہیں کہ خدا نے ایسا کردکھایا۔ تمام راستہ اسی نے ان کی پرورش کی۔ یہ خداوند مسیح کی علامت ہے۔

جب تک ہم پردیسی اور مسافر ہیں مشکلات اور آزمائیشوں میں سے گزرتے ہیں۔ ہم الہٰی مدد کے محتاج ہیں۔ خداوند ہی اپنے لوگوں کی کمک اور مدد ہے اس کے وسائل کبھی ختم نہیں ہوسکتے اور مسیح کی بے قیاس دولت اپنے لوگوں کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کافی بلکہ بہت ہی زیادہ ہے۔ یہ میز ہر جگہ ان کے ساتھ ساتھ رہی۔

" اور سونے کے چار کڑے اس کے لئے بنا کر ان کڑوں کو چاروں کونوں میں لگانا، جو چاروں پایوں کے مقابل ہوں گے۔ وہ کڑے کنگنی کے پاس ہی ہوں تاکہ چوبوں کے واسطے جن کے سہارے میز اٹھائی جائے، گھروں کا کام دیں اور کیکر کی لکڑی کی چوبیں بنا کر ان کو سونے سے منڈھنا تاکہ میز ان ہی سے اٹھائی جائے۔" (خروج ۲۵، آیت ۲۶ تا ۲۸)۔

بنی اسرائیل نے اپنے تمام سفر میں اس میز کو اپنے ساتھ رکھا جو اس بات کی علامت اور ضمانت تھی کہ خدا ہی ان کو سنبھالنے اور پرورش کرنے والا ہے۔

روٹی

" اور تو میدہ لے کر بارہ گردے پکانا۔" (احبار ۲۴، آیت ۵)۔

میز پر روٹی کے گردے رکھے جاتے تھے۔ لیکن یہ روٹی کہاں سے آتی تھی اور کس سے تیار کی جاتی تھی۔ روٹی بھی مسیح خداوند کی علامت ہے۔

" میں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اتری اگر کوئی اس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہے گا، بلکہ جو روٹی میں جہان کی زندگی کے لئے دوں گا وہ میرا گوشت ہے۔ (یوحنا ۶، آیت ۵۱)۔

ایماندار کو جو زندگی حاصل ہے وہ خداوند یسوع مسیح کی موت کا پھل ہے۔ یوں میز اور روٹی دونوں مسیح خداوند کی علامت ہیں۔

بارہ گردے:

" اور تو میدہ لے کر بارہ گردے پکانا ہر ایک گردہ میں ایفہ کے دو دہائی حصہ کے برابر میدہ ہو اور تو ان کو دو قطاریں کرکے ہر قطار میں چھ چھ روٹیاں پاک میز پر خداوند کے حضور رکھنا (احبار ۲۴، آیت ۵ تا ۶)۔

یہ گردے نذر کی روٹیاں یا یادگاری کی روٹیاں کہلاتے تھے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ہمیشہ خدا کے سامنے رہتے تھے۔ اور اس کی آنکھیں ان پر لگی رہتی تھیں۔

یہ بارہ روٹیاں بارہ قبیلوں کو پیش کرتی ہیں جو مقدِس کے چو گرد ڈیرے ڈالتے تھے۔ یہ روٹیاں کل بنی اسرائیل کو بھی ظاہر کرتی ہیں جو تعداد میں تقریباً ۲۰ لاکھ تھے۔ خدا ان کے بیچ میں تھا اور ان کی نگاہیں اس پر لگی رہتی ہیں۔

خداوند کے لوگ بیابان میں جہاں ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں، کیا کریں؟

" اے میری جان! خدا ہی کی آس رکھ کیونکہ اسی سے مجھے امید ہے۔" (زبور ۶۲، آیت ۵)۔

لبان:

" اور تو ہر ایک قطار پر خالص لبان رکھنا تاکہ وہ روٹی پر یادگاری یعنی خداوند کے حضور آتشین قربانی کے طور پر ہو۔" (احبار ۲۴، آیت ۷)۔

لبان خوشبودار چیز ہے۔ یہ خداوند یسوع مسیح اور اس کے نام کی خوبصورت تشبیہ ہے۔

لاکھوں میں پیارا میرا مسیح

یہ باپ کے دل کو بھی جاتی ہے۔ لیکن یسوع کا یہ شیریں اور پیارا نام کہاں پایا جاتا ہے؟ وہ اس کے تمام لوگوں پر ہے جس طرح لبان تمام روٹیوں پر تھا اسی طرح مسیح کا نام اس کے تمام لوگوں پر ہوتا ہے۔ مقدس یعقوب اپنے خط میں یوں لکھتا ہے کہ " تم اس بزرگ نام۔۔۔ سے نامزد ہو۔" (یعقوب ۲، آیت ۷)۔

اسرائیل قوم بیابان میں کلیسیا کی تصویر ہے جسے خداوند اب اپنے نام کے لئے قوموں میں سے الگ کر رہا ہے۔ (اعمال ۱۵، آیت ۱۴)

آپ کا خاندانی نام کیا ہے؟ کیا آپ خداوند کے نام سے نامزد ہیں؟ یسعیاہ یوں لکھتا ہے۔

" ایک تو کہے گا میں خداوند کا ہوں اور دوسرا اپنے آپ کو یعقوب کے نام کا ٹھہرائے گا اور تیسرا اپنے ہاتھ پر لکھے گا میں خداوند کا ہوں اور اپنے آپ کو اسرائیل کے نام سے ملقب کرے گا (یسعیاہ ۴۴، آیت ۵)۔

اگر ہم فی الحقیقت خداوند کے لوگ ہیں تو ہم اس کے نام سے نامزد ہوں گے۔ پاک میز پر روٹیاں، جن پر لبان رکھا جاتا تھا، ہماری تشبیہ ہیں۔

کاہنوں کے لئے خوراک

" اور یہ روٹیاں ہارون اور اس کے بیٹوں کی ہوں گی۔ وہ انہیں کسی پاک جگہ میں کھائیں۔ (احبار ۲۴، آیت ۹)۔

یہ روٹیاں ان کے لئے مہیا کی جاتی تھیں جو کہانت کی خدمت کے لئے بلائے گئے تھے۔

خداوند ان کی فکر کرتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے گھر کی خدمت کے لئے وقف کرتے ہیں۔ اگر انہیں خوراک نہ ملے تو وہ خدمت کو سر انجام نہیں دے سکتے۔ اگر خدا کے خادموں کی زندگی مسیح کی پہچان کے ذریعہ پرورش نہ کی جائے تو کیسے خدمت کو جاری رکھ سکتے ہیں؟ خداوند نے پطرس سے کہا " تو میرے برے چرا۔۔۔ تو میری بھیڑیں چرا۔" (یوحنا ۲۱، آیت ۱۵ تا ۱۷)۔ افسس کی کلیسیا کے بزرگوں کو پولوس رسول یوں کہتا ہے۔

" پس اپنی اور اس سارے گلہ کی خبرداری کرو۔ جس کا روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا، تاکہ خدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو، جسے اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا(اعمال ۲۰، آیت ۲۸)۔

خدا کے گھر میں خوراک پائی جاتی ہے۔ اگر کلام پیش کرنے والے کی خدمت کمزور ہے اور اس کے کلام میں رٹ پائی جاتی ہے، اور وہ ایک ہی طرح کے پیغام بار بار پیش کرتا ہے تو یقیناً اس کے کلیسیا کے پرورش کرنے میں کمی وخامی ہے۔ ہمارا خداوند کیسا بزرگ اور عجیب ہے! اگر ہم متواتر اس سے خوراک حاصل کریں تو کیا ہماری خدمت کمزور اور بنجر رہ سکتی ہے؟

تمام ایماندار کاہن ہیں

پطرس رسول کہتا ہے کہ وہ تمام جنہوں نے خداوند کے مہربان ہونے کا مزا چکھا ہے" سب روحانی کہانت میں شریک ہیں۔

" اگر تم نے خداوند کے مہربان ہونے کا مزہ چکھا ہے۔ اس کے یعنی آدمیوں کے رد کئے ہوئے پر خدا کے چنے ہوئے اور قیمتی زندہ پتھر کے پاس آکر تم بھی زندہ پتھروں کی طرح روحانی گھر بنتے جاتے ہو تاکہ کاہنوں کا مقدس فرقہ بن کر ایسی روحانی قربانیاں چڑھاؤ جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کے نزدیک مقبول ہوتی ہیں۔" (۱۔ پطرس ۲، آیت ۳ تا ۵)۔

مسیح خداوند اپنے تمام لوگوں کی خوراک ہے۔ خدا کے گھر میں ہر ایک فرد کاہن ہوتا ہے۔ پہلے ہم کچھ نہیں تھے لیکن اب جب کہ ہم خدا کے لوگ بن گئے ہیں تو ہم اس کی خوبیاں ظاہر کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ہر ایمان دار خداوند یسوع مسیح کو اپنی روزانہ خوراک بنائے۔ جس وقت بہت سے لوگ مسیح خداوند سے الٹے پھر گئے، کیونکہ وہ اس کے کلام کی برداشت نہ کرسکے، اس نے اپنے شاگردوں کی طرف رخ کرکے کہا۔

"۔۔۔کیا تم بھی چلا جانا چاہتے ہو؟ شمعون پطرس نے اسے جواب دیا، اے خداوند! ہم کس کے پاس جائیں، ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔ (یوحنا ۶، آیت ۶۷ تا ۶۸)۔

ہم کہاں تک شخصی طور پر مسیح خداوند کو جو کہ روٹی ہے اپنی خوراک سمجھتے ہیں۔ ہمارے جمع ہوتے وقت یہ بات ظاہر ہوجائیگی۔ نہ صرف کلام پیش کرنے سے بلکہ ایمانداروں اور فرداً فرداً دعا اور پرستش سے بھی مسیح یسوع کی دولت آشکارا ہوتی ہے اور خدا کے گھر میں بھی مسیح یسوع کی دولت آشکارا ہوتی ہے اور خدا کے گھر یہی ہماری روحانی روٹی ہے۔ ممکن ہے کہ کسی وقت ہمیں پیغام کے وسیلے کوئی برکت نہ ملے لیکن دعا یا پرستش میں مسیح کی دولت ہمارے سامنے بیان کی جائے، جس سے ہماری روحانی تازگی بڑھ جائے۔

کھانے کی جگہ :

" وہ ان کو کسی پاک جگہ میں کھائیں"(احبار ۲۴، آیت ۹)۔

کیا ہماری روزمرہ کی زندگی میں ایک وقت مقرر ہے، اور ایک جگہ مخصوص ہے جس میں ہم روحانی تازگی حاصل کرسکتے ہیں؟

ایک بیوہ نے ایک دفعہ یہ شکایت کی کہ اس کا خاندان بہت بڑا ہے لیکن بچے سرکش اور باغی ہیں۔ خدا کے خادم نے پوچھا۔ " کیا آپ دن کے آغاز میں خداوند کے ساتھ اس کے کلام کی تلاوت میں تھوڑا وقت صرف کرتی ہیں؟ اس نے جواب دیا" یہ میرے لئے ناممکن ہے کیونکہ مجھے بہت کام کرنا پڑتا ہے۔" لیکن خدا کے خادم نے اس پر بہت زور دیا کہ وہ بیوہ ضرور اپنے روزانہ کام کو شروع کرنے سے پیشتر تھوڑا وقت خداوند کے ساتھ گزارے۔ کچھ عرصہ بعد جب وہ خادم پھر اس بیوہ سے ملا تو وہ نہایت ہی خوش تھی۔ اس نے کہا" میں نے آپ کی نصیحت پر عمل کیا اور تھوڑا جلدی اٹھتی، تاکہ دعا اور کلام کی تلاوت کرسکوں اور جب سے میرے بچوں نے یہ دیکھا وہ بہت بدل گئے ہیں۔" جب خاندان میں ایسی فتح کا تجربہ ہوتا ہے

تو کیا یہ خدا کے گھر کی دولت میں افزائش کا باعث نہ ہوگا؟ جب دولت ظہور میں آئے گی تو دوسرے سیر اور آسودہ ہوں گے اور خداوند کے علم میں ترقی کریں گے۔

ہر سبت تازہ روٹی:

ہر سبت اس میز پر تازہ روٹی رکھی جاتی تھی۔

" وہ سدا ، ہر سبت کے روز ان کو خداوند کے حضور ترتیب دیا کرے ، کیونکہ یہ بنی اسرائیل کی جانب سے ایک دائمی عہد ہے ۔(احبار ۲۴ ،آیت ۸)۔

یہودیوں کے لئے سبت اہم دن تھا۔ اس دن وہ عبادت خانہ میں اکٹھے ہو کر خدا کا کلام سنتے تھے۔ چونکہ ہم یہودی نہیں ، بلکہ مسیحی ہیں اس لئے ہم ہفتہ کے پہلے دن جمع ہوتے ہیں۔ کیا اس دن ہم خدا کے گھر میں تازہ روٹی پاتے ہیں ؟ اگر جماعت یا مجمع خدا کے گھر کا عکس ہے تو وہاں باسی یا پھپھوندی لگی ہوئی روٹی نہیں بلکہ تازہ روٹی ہو گی۔ ہر بات میں تازگی اور لطافت ہو گی خواہ یہ کلام پیش کرنا ہو یا انفرادی دعا یا پرستش ہو۔

چھ چھ کی دو قطاریں:

میز پر صرف خوراک ہی نہیں بلکہ اس پر ترتیب بھی ظاہر ہے۔ یہ روٹیاں خدا کے حضور ترتیب سے رکھی جاتی تھیں۔ خدا ابتری کا نہیں بلکہ امن اور ترتیب کا بانی ہے۔ پولوس رسول نے کلسیوں کو لکھا کہ وہ ان کی " باقاعدہ حالت " سے خوش تھا۔(کلسیوں ۲ ،آیت ۵)۔ لیکن کرنتھیوں کو اس نے ان کی باقاعدگی کے باعث یہ لکھا کہ وہ آکر ان باتوں کو درست کردے گا۔(۱ ۔ کرنتھیوں ۱۱ ،آیت ۳۴)۔

ابتری کا ہمیشہ کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔ اگر جھگڑا ، فساد اور ابتری ہے تو شاید اس کی وجہ یہ ہے خدا کے گھر میں خوراک نہیں۔ خوراک پر بدن کی درستی کا بہت انحصار ہے۔ بدن کی صحت اور باقاعدگی مناسب خوراک پر منحصر ہے ۔ ہم جانتے ہیں کہ کتوں کی لڑائی اکثر ہڈیوں پر ہوتی ہے اور جماعت یعنی خدا کی کلیسیا میں بھی جھگڑے اور بے چینی کا باعث اکثر یہی چیز ہوتی ہے۔ لوگوں کو گوشت نہیں بلکہ ہڈیاں پیش کی جاتی ہیں۔

کاش کہ خدا ہم میں سے ہر ایک کو یہ فضل عطا کرے کہ ہم اس کے بیٹے میں ایک دوسرے کی خدمت کرسکیں تاکہ ہمارے جمع ہونے میں ایک روحانی تنظیم ہو اور باہمی میل ملاپ بڑھے اور ترقی ہو!۔

شمعدان

" اور تو خالص سونے کا ایک شمعدان بنانا۔ وہ شمعدان اور اس کا پایہ اور ڈنڈی سب گھڑ کر بنائے جائیں اور اس کی پیالیاں اور لٹو اور اس کے پھول سب ایک ہی ٹکڑے کے بنے ہوں اور اس کی دونوں پہلوؤں سے چھ شاخیں باہر نکلتی ہوں۔ تین شاخیں شمعدان کے ایک پہلو سے نکلیں اور تین دوسرے پہلو سے۔(خروج ۲۵ ،آیت ۳۱تا ۳۲)۔

آرائشی سامان میں دوسری چیز یعنی سونے کے شمعدان کی تفصیل ہے ، جو پاک مکان میں تھا۔

یہ شمعدان سونے کے ایک ہی ٹکڑے کا بنا ہوا تھا(خروج ۲۵ ،آیت ۳۹)۔ یہ ایک قنطار سونے کو گھڑ کر بنایا گیا تھا۔ پس ظاہر ہے کہ یہ شمعدان کافی قیمتی تھا۔ اس کی قیمت تقریباً ۸۰۰۰۰روپے تھی۔ یقیناً یہ ایک عمدہ کاریگری تھی ، یہ نہ صرف قیمتی تھا بلکہ خوبصورتی میں بھی یکتا تھا۔

اس کا مفہوم

شمعدان مسیح کی ذاتی نہیں بلکہ مجموعی حیثیت کو پیش کرتا ہے ۔ یہ مسیح اور اس کے لوگوں کی باہمی گواہی کی مثال ہے، جس سے خدا کا مقدس منور اور روشن رہتا تھا۔

شمعدان ایک ہی ٹکڑے کو گھڑ کر بنایا گیا تھا۔ مختلف ٹکڑوں کو جوڑ کر نہیں بنایا گیا۔ شاخیں ڈنڈی کے ساتھ پیوست نہیں کی گئی تھیں بلکہ وہ اس میں سے بنائی گئی تھیں۔

حوا بھی آدم کے سر یا پاؤں سے نہیں بلکہ اس کے پہلو سے نکالی گئی ۔ وہ اس کی مدد گار بنائی گئی۔ جب اسے آدم کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے کہا" یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ "(پیدائش ۲ ،آیت ۲۳)۔

افسیوں کو لکھتے ہوئے پولوس رسول یوں فرماتا ہے۔

"----- ہم اس کے بدن کے عضو ہیں---- یہ بھید تو بڑا ہے لیکن میں مسیح اور کلسیا کی بابت کہتا ہوں ۔ "(افسیوں ۵ ،آیت ۳۰ تا ۳۲)۔

شمعدان کلیسیا کی مسیح کے ساتھ گہری پیوستگی کے بھید کو پیش کرتا ہے۔

مقصد

اس ڈنڈی اور شاخوں کی یگانگت یا مسیح اور اس کے لوگوں کی یگانگت کا مقصد یہ ہے کہ روشنی دی جائے۔

پولوس رسول کرنتھیوں کو یوں لکھتا ہے کہ " خدا سچا ہے جس نے تمہیں اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی شراکت کے لئے بلایا ہے۔ "(۱ کرنتھیوں ۱ ،آیت ۹)۔

یوحنا رسول اپنے پہلے خط میں اس کا یوں بیان کرتا ہے کہ

"اگر ہم نور میں چلیں جس طرح کہ وہ نور میں ہے تو ہماری آپس میں شراکت ہے۔ "(۱ یوحنا ۱ ،آیت ۷)۔

روشنی کے متعلق پولوس رسول نے افسیوں کو یہ لکھا کہ

" تم پہلے تاریکی تھے مگر اب خداوند میں نور ہو، پس نور کے فرزندوں کی طرح چلو اس لئے کہ نور کا پھل ہر طرح کی نیکی اور راستبازی اور سچائی ہے۔ (افسیوں ۵ ،آیت ۸ تا ۹)۔

چونکہ مسیح نور ہے اس لئے ہم بھی اس میں شامل ہو کر نور ہیں۔ روشنی خدا کے گھر کی خصوصیت ہے۔ لیکن یہ روشنی قدرتی نہیں، کیونکہ سورج کی روشنی کے لئے مقدس میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ اس لئے کہ تختے آپس میں خوب گٹھے ہوئے تھے اور ان کے آگے نیلے فیتوں اور سونے کی کنڈیوں سے پردے لٹکتے تھے۔ مسکن سونے کے شمعدان سے روشن رہتا تھا اور یہ الہٰی بندوبست تھا۔

لٹو، پھول اور پیالیاں

" ایک شاخ میں بادام کے پھول کی صورت کی تین پیالیاں " ایک لٹو اور ایک پھول ہو اور دوسری شاخ میں بھی بادام کے پھول کی صورت کی تین پیالیاں ۔ ایک لٹو اور ایک پھول ہو۔ اسی طرح شمعدان کی چھ شاخوں میں یہ سب لگا ہوا ہو۔ (خروج ۲۵ ،آیت ۳۳)۔

بادام کی صورت کے ان لٹوؤں ، پھولوں اور پیالوں کے سبب سے ہی یہ شمعدان اتنا خوبصورت دکھائی دیتا تھا۔ ایماندار بھی یسوع مسیح کی بدولت ہی بھلے اور خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

خیال ہے کہ پھول اس کی دائمی تازگی اور خوبصورتی کو بیان کرتے ہیں۔ سب درختوں میں بادام کا درخت پہلے کھلتا ہے۔ اس صورت میں جاڑوں کی مردگی کے بعد موسم بہار کی نئی زندگی کا اعلان کرتا ہے۔

"باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اسی میں سکونت کرے۔ " اور ہم اسی میں پیوست کئے گئے ہیں۔ اور اس پیوستگی سے باپ کی مرضی یہ ہے کہ اس کی بے بیان حشمت اور پاکیزگی ظاہر ہوا اور یہی مسکن کی روشنی ہے۔

روشنی

مسیح یسوع ہی تمام خدمت کا مرکز ہے۔ شمعدان کی روشنی مسیح کی خوبیوں کا اظہار ہے۔ شمعدان مسیح اور اس کے بدن کو اور روشنی اس کی اپنی ذات کو پیش کرتی ہے۔

روشنی سے مخلوق کا آغاز ہوا اور وہ یسوع مسیح ہے۔ روشنی سے تمام نظام ، خوبصورتی اور مقصد کی تکمیل کا آغاز ہوا اور یہ بھی مسیح ہی ہے۔ جب دنیا تاریک تھی تو انسان کی نجات کی ابتدا بھی روشنی سے ہوئی اور یہ بھی خداوند یسوع مسیح ہی ہے، کیونکہ

" خدا جس نے فرمایا کہ تاریکی میں سے نور چمکے اور وہی ہمارے دلوں چمکا تا کہ خدا کے جلال کی پہچان کا نور یسوع مسیح کے چہرے سے جلوہ گر ہو۔ (۲ کرنتھیوں ۴، آیت ۶)۔

روشنی پاک ہے جو غلیظ تر جگہوں میں بھی چمکتی رہتی ہے۔ اسی طرح مسیح خداوند گنہگار باغی اور گھنونے انسانوں کے درمیان رہا، تو بھی بے عیب رہا، جس طرح روشنی میں چمک ہے ویسے ہی ۔ یسوع مسیح میں بھی ہے۔"وہ باپ کے جلال کا پرتو ہے۔"اس کی چمک دوپہر کے سورج کی چمک سے بڑھ کر ہے"وہ" بنی آدم میں سب سے حسین ہے۔"

نئی مخلوق اسی کی بدولت دلکش اور خوبصورت ہے۔ روشنی سب کچھ ظاہر کردیتی ہے۔ مسیح کی حضوری میں ہم فی الحققت اپنے داغوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ اور بات بھی ہے۔ جس طرح سورج اپنی روشنی سے اپنا اظہار کرتا ہے، ویسے ہی مسیح ، نہ صرف ہمارے داغوں اور دھبوں کو ہم پر ظاہر کرتا ہے بلکہ اپنے آپ کو بھی ہم پر آشکارا کرتا ہے۔

یہ روشنی یسوع مسیح کو بطور دنیا کے نور کے پیش نہیں کرتی کیونکہ یہ بیرونی صحن میں نہیں بلکہ مقدِس میں پائی جاتی تھی۔

اگر وہ روشنی جو کلیسیا میں ہے، ایسی ہے جس میں ذرا بھی تاریکی نہیں۔ تو ہم یعقوب کے ساتھ مل کر کہہ سکتے ہیں۔

" اس نے ڈر کر کہا یہ کیسی بھیانک جگہ ہے سو یہ خدا کے گھر اور آسمان کے آستانہ کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔"(پیدائش ۲۸،آیت ۱۷)۔

تو بھی ہمیں آرزو ہے کہ اس کی حضوری یہاں تک نمایاں ہو کہ اگر" کوئی بے ایمان اور ناواقف اندر آجائے تو سب اسے قائل کردیں گے اور سب اسے پرکھ لیں گے اور اس کے دل کے بھید ظاہر ہوجائیں گے۔ تب وہ منہ کے بل گر کر خدا کو سجدہ کرے گا اور اقرار کرے گا کہ بیشک خدا تم میں ہے۔"(۱ کرنتھیوں ۱۴ ،آیت ۲۴ تا ۲۵)۔

گھڑا ہوا کام

شمعدان کے مکمل ہونے میں نہ صرف پائے اور ڈنڈی ہی کو آگ میں سے گزرا گیا بلکہ سونے کا تمام کا تمام ٹکڑا آگ سے نرم کیا گیا اور ہتھوڑوں سے کوٹا گیا۔

شاخوں کو گھڑ کر بنانا ان آزمائشوں کو بیان کرتا ہے جن میں سے گزر کر ہم خداوند کی گہری رفاقت حاصل کرتے ہیں۔ وہ تجربات ہمارے اور دوسروں کے لئے فائدہ مند ہوجاتے ہیں۔

تیل

شمعدان میں ایک اور چیز یعنی تیل قابل ذکر ہے۔ احبار ۲۴،آیت ۲ میں یوں لکھا ہے کہ

" بنی اسرائیل کو حکم کر کہ وہ تیرے پاس زیتون کا کوٹ کر نکالا ہوا خالص تیل روشنی کے لئے لائیں تا کہ چراغ ہمیشہ جلتا رہے۔"

یہ تیل اسرائیلیوں کو مہیا کرنا تھا۔ ہم آسانی سے اس تیل کی روح القدس سے تشبیہ دے سکتے تھے کیونکہ کلامِ مقدس میں جب تیل کا ذکر آتا ہے تو یہ عموماً روح القدس کی طرف اشارہ ہے۔ یہ بات کہ بنی اسرائیل کو تیل مہیا کرنے کا حکم تھا، ایک نہایت اہم خیال ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ اگر ایمان داروں کی زندگیوں میں روح القدس بے روک ٹوک کام کرتا ہے تو ان کی زندگی خدا کے گھر کو روشن کرنے کا وسیلہ بنتی ہے۔ ان ہی روحانی لوگوں سے خدا کا گھر روشن ہوگا۔ اگر ہم جسمانی ہوں اور انسانی طریق پر چلیں تو اس جگہ کی روشنی مسیح نہیں رہا۔

شمعدان کو قرینہ سے رکھنا:

ہارون کو مقرر کیا گیا کہ " وہ صبح سے شام تک شمعدان کو قرینہ سے رکھا کرے۔ "(احبار ۲۴، آیت ۳) اگر یہ شمعدان مسیح خداوند کی مثال ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ ہارون اسے ترتیب دے ۔ یسوع مسیح کی شخصی گواہی میں کوئی فرق نہ آیا اور کوئی حالت بھی اس کو بے اثر نہ کرسکی بلکہ روح القدس کی معموری اسے متواتر حاصل ہوتی رہی۔ شمعدان کی دیکھ بھال اس کا پرزور ثبوت ہے کہ خداوند کے ساتھ ہمارے تعلقات کو قائم رکھنے کے لئے اس خدمت کی ضرورت ہے۔

شمعدان کاہن کی خدمت کا محتاج تھا۔ ایشیا کی سات کلیسیائیں چراغ دان یعنی شمعدان کے طور پر پیش کی گئ ہیں۔ یوحنا نے خداوند کا کاہن کے لباس میں ان کے درمیان دیکھا۔(مکاشفہ ۱، آیت ۱۲ تا ۱۳)۔ کیاوہ اسی مقصد یعنی " اس کو قرینہ سے رکھنے " کے لئے وہاں نہ تھا؟

شمعدان کی دیکھ بھال میں ہارون کا کام یہ بھی تھا کہ وہ اس میں تیل ڈالے۔ گلتیوں کے لکھتے ہوئے پولوس رسول روح القدس کے وعدے کا بھی ذکر کرتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کے روح کی بخشش کا مقصد یہ ہے کہ اور باتوں کے علاوہ ہم روشنی بھی دیں۔

سنہری گلگیر

چراغوں کی دیکھ بھال میں ہارون گلگیر بھی کام میں لاتا تھا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ چراغوں کو بجھا دیتا تھا بلکہ وہ بتی کے جلے ہوئے حصے کو کاٹتا تھا تاکہ وہ زیادہ روشنی دے۔ یہ گلگیر قینچی کی مانند ہوتا تھا۔ جس کے نچلے پھالے کے ساتھ ایک چھوٹا سا ڈبہ ہوتا تھا تاکہ بتی کا کٹا ہوا حصہ اس میں گرے نہ کہ مسکن کے فرش پر۔ گلگیر بڑا اہم ہتھیار تھا لیکن یاد رکھیں کہ یہ خالص سونے کا بنا ہوا تھا۔ جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایک الہیٰ کام ہے۔ گلگیر سردار کاہن کے ہاتھ میں رہتا تھا جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی مثال ہے اس کی آنکھ اس بات کو فوراً بھانپ لیتی ہے کہ کونسی چیز اس کے لوگوں کی گواہی میں رکاوٹ کا باعث ہے۔ مکاشفہ کے دوسرے اور تیسرے باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس کو ایشیا کی ان کلیسیاؤں سے کیا شکایت ہے۔ وہ گلگیر کو اس لئے استعمال نہیں کرتا کہ ان کے چراغوں کو بجھادے بلکہ اس لئے کہ صبر اور محبت سے ان کی درستی کرے۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کے وفادار گواہ ہوں اور پہلے کی نسبت زیادہ روشنی دیں۔ لیکن جہاں گلگیر سے کام نہیں لیا جاتا وہاں خداوند کہتا ہے کہ " میں تیرے پاس آکر تیرے چراغ دان کو اس کی جگہ سے ہٹادوں گا۔ "(مکاشفہ ۲، آیت ۵)۔

جب ہم کرنتھیوں کے نام پولوس رسول کے پہلے خط کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے بھی اس سونے کے گلگیر کا استعمال کیا ہے۔ کرنتھس کے شہر میں انتہائی برائی اور اخلاقی گراوٹ تھی ۔ اس خط کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کلیسیا بھی اس سے متاثر ہوچکی تھی۔ دینوی حکمت ، جس سے لوگ جسمانی احکام کی پیروی کرتے تھے، داخل ہو گئی تھی بد اخلاقی، مقدمہ بازی اور زندگی کی دیگر برائیوں نے کلیسیا میں گھر کرلیا تھا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گواہی اب ختم ہورہی تھی۔

چنانچہ وہ ان سے کہتا ہے " تم کیا چاہتے ہو؟ کیا میں لکڑی لے کر تمہارے پاس آؤں یا محبت اور نرم مزاجی سے ؟ " دوسرے لفظوں میں گویا یوں کہا جاسکتا ہے کہ " کیا میں تمہارے پاس لوہے کہ بڑی قینچی لے کر آؤں یا مقدس کے سنہری گلگیر کو؟

غور کریں پولوس رسول نے ان کی درستی کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا۔

" میں پولوس ---۔ مسیح کا حلم اور تیری یاد دلا کر خود تم سے التماس کرتا ہوں "(۲ کرنتھیوں ۱۰، آیت ۱)۔

" اور پھر یہ کہ میں آنسو بہا بہا کر تم کو لکھتا ہوں۔ " اس کا یہ طریقہ کس قدر موثر ثابت ہوا۔ خدا کے گھر یعنی کلیسیا میں خدا اور ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات اس قدر اہم اور

نازک ہیں کہ اگر ان کی درستی کی ضرورت پڑے تو ہمیں مناسب آلات اور طریقوں سے کام لینا چاہیے۔ حلیمی اور نرمی کمزوری نہیں، بشرطیکہ یہ حلیمی اور نرمی یسوع کی سی ہو، خدا کے نزدیک یہ ایسے زبردست ہتھیار ہیں جن کے ذریعے ہم ان رکاوٹوں کو دور کرسکتے ہیں جو خداوند یسوع کا عرفان حاصل کرنے اور مقدس میں اس کے اظہار میں مانع ہوں۔

پہلے خط کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کرنتھس کی کلیسیا کی روشنی بہت مدھم ہوگئی تھی اور اس کی درستی کی اشد ضرورت تھی۔ لیکن جب انہوں نے اپنے آپ کو پولوس کی نصیحت اور تنبیہ کے تابع کردیا۔ یعنی اس گلگیر کی خدمت کو جو رسول کے ہاتھ میں تھا قبول کیا تو دوسرے خط میں اس کلیسیا کی تصویر بالکل مختلف نظر آتی ہے۔ پولوس رسول ان کے بارے میں یہ کہہ سکا۔ "تم مسیح کا ۔۔۔۔ خط ہو" (۲ کرنتھیوں ۳، آیت ۳)۔

اے ایمان دارو! جب مقامی طور پر آپ کو اس سنہری گلگیر کی جو خادموں کے ہاتھ میں ہے ضرورت پڑے تو نہ گھبراؤ اور نہ اس کی مخالفت کرو۔ اے مسیح کے خادمو! تم بھی حاکموں کی طرح گلہ پر جس کے خدا نے تمہیں نگہبان مقرر کیا ہے جو حکومت نہ جتاؤ، بلکہ اس کی پرورش کرو۔ اگر درستی کی ضرورت محسوس ہو تو اس کے لئے سونے کے گلگیر یعنی خداوند کی حلیمی اور نرمی کو کام میں لاؤ۔

اس حالت میں یسوع مسیح کے وسیلہ سے جو نور ہے۔ ایمانداروں کے چہرے چمک اٹھیں گے۔ ہماری جماعت بھی اس کے نور سے منور ہوجائے گی۔ ایمانداروں کی ہر جماعت کو اس کے فضل اور محبت اور قدرت اور پاکیزگی اور یگانگت کو ظاہر کرنا چاہیے۔ ان کے جمع ہونے سے اس سچائی کا جو یسوع مسیح میں ہے اظہار ہوتا ہے۔

سنہری قربان گاہ

سنہری قربان گاہ اس پردے کے سامنے تھی جو پاک اور پاکترین مکان کے درمیان تھا۔ وہ شہادت کے صندوق کے بالکل بالمقابل تھی۔ ان دونوں کے بیچ میں صرف پردہ آویزاں تھا۔

" اور تو بخور جلانے کے لئے کیکر کی لکڑی کی ایک قربان گاہ بنانا۔ اس کی لمبائی ایک ہاتھ اور چوڑائی ایک ہاتھ ہو۔ وہ چوکھونٹی رہے اور اس کی اونچائی دو ہاتھ ہو اور اس کے سینگ اسی ٹکڑے سے بنائے جائیں اور تو اس کی اوپر کی سطح اور چاروں پہلوؤں کو جو اس کے گرداگرد ہیں اور اس کے سینگوں کو خالص سونے سے منڈھنا اور اس کے لئے گرداگرد ایک زرین تاج بنانا۔" (خروج ۳۰، آیت ۱ تا ۳)۔

یہ دوسری قربان گاہ ہے جس کا ذکر اس پرجلال خیمہ کے متعلق آیا ہے۔ پہلی پیتل کی قربان گاہ تھی جو بیرونی صحن میں تھی۔ ہمیں دونوں کے فرق کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

پیتل کی قربان گاہ (مذبح)	سنہری قربان گاہ (بخور کی قربان گاہ)
۱۔ مقدس سے باہر	۱۔ مقدس کے اندر
۲۔ پیتل سے منڈھی ہوئی لکڑی کی۔	۲۔ سونے سے منڈھی ہوئی لکڑی کی۔
۳۔ تاج دار نہیں۔ مسیح کی فروتن حالت	۳۔ تاج دار ہے۔ مسیح کی سرفراز حالت
۴۔ کفارہ کی جگہ	۴۔ رفاقت کی جگہ
۵۔ مسیح بطور نجات دہندہ	۵۔ مسیح بطور کاہن
۶۔ دنیا کی خاطر مسیح کی موت	۶۔ مقدسین کے واسطے مسیح کی شفاعت
۷۔ نجات کا پیغام	۷۔ خدمت کا پیغام

ان دونوں قربان گاہوں کے فرق اور ایک دوسرے سے ان کے اختلاف کی اہمیت کو جاننا نہایت ضروری ہے۔ اگر ہمارا پیتل کی قربان گاہ کے پاس جانا ضروری ہے تو ہمیں سنہری قربان گاہ کے پاس نہیں جانا چاہیے۔ اور اگر ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ سنہری قربان گاہ کے پاس جاسکیں تو ہمیں پیتل کی قربان گاہ کے پاس رکنا نہیں چاہیے۔

دعا کا گھر

اب ہم خدا کے گھر کی تیسری خصوصیت پر غور کریں گے جو اس کے آرائش کے سامان سے واضح ہوتی ہے۔

" کہ میرا گھر سب قوموں کے لئے دعا کا گھر کہلائے گا(مرقس ۱۱ ،آیت ۱۷)۔

یہ الفاظ صاف بیان کرتے ہیں کہ خدا کے گھر میں کیا کیا خوبیاں ہونی چاہیں۔ وہاں سے نہ صرف خوراک میسر ہو جیسا کہ میز سے ظاہر ہے وہاں نہ صرف گواہی ہو، جو شمعدان پیش کرتا ہے بلکہ ان کے ساتھ ہی ساتھ یہ دعا کا گھر بھی ہو۔ یعنی شفاعت کی خدمت بھی انجام دی جائے۔ یہ خدمت ہارون کاہن اور اس کے بیٹوں کے سپرد تھی۔ جو خداوند یسوع مسیح اور اس کے بھائیوں کی خدمت کا عکس ہے۔ جب مسیح خداوند نے پطرس سے یہ کہا کہ " اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو تو میرے ساتھ شریک نہیں۔" بلاشک وشبہ پر اسی کی طرف اشارہ ہے(یوحنا ۱۳ ،آیت ۸)۔(خروج ۲۹ ،آیت ۴)۔ یہ قربان گاہ اس بات کا نشان ہے کہ ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ یسوع مسیح کے ساتھ پاک مکان میں داخل ہو کر دعا کی خدمت کو انجام دیں۔

خطا کی قربانی کا خون سنہری قربان گاہ کے سینگوں پر لگایا جاتا تھا، اس بات کی علامت ہے کہ اب خدا کے سامنے اس خون کے باعث ہماری ایک نئی حیثیت ہے تاکہ خدا کے ساتھ ہماری دلی اور گہری رفاقت ہو۔

یہ قربان گاہ مسیح یسوع کو پیش کرتی ہے

یہ قربان گاہ کی لکڑی بنی ہوئی تھی جو سونے سے منڈھی تھی۔ اس کے اوپر سونے کا تاج بھی بناہوا تھا۔ یہ مسیح خداوند کے زندہ اور سرفراز ہونے کو پیش کرتا ہے۔ وہ ابن آدم (لکڑی) اور ابن خدا (سونا) بھی ہے۔ تاج ہمیں یہ بات یاد دلاتا ہے کہ وہ اب باپ کے سامنے ہمارے لئے بطور بادشاہ اور شاہی کاہن کے حاضر ہے۔ وہ ملکِ صدق کے طور کا کاہن ہے جو بادشاہ بھی ہے(عبرانیوں ۷،آیت ۱ تا ۲)۔

گنہگار کو نجات دہندہ اور ایمان دار کو کاہن کی ضرورت ہے۔ عبرانیوں کے ساتویں باب میں ہمارے سردار کاہن کی کیسی شان دار تصویر پیش کی گئی ہے۔ یہ حکم تھا کہ قربان گاہ کی آگ کبھی نہ بجھے اور بخور اس آگ پر ہمیشہ خدا کے حضور جلتا رہتا تھا۔ مسیح خداوند کی کہانت لازوال ہے۔ یہ غیر فانی زندگی کی قوت میں مضمر ہے۔(عبرانیوں ۷،آیت ۱۶ تا ۲۴)۔ اس لئے وہ ان کو پوری پوری نجات دے سکتا ہے۔ کیوں کہ وہ ان کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے(عبرانیوں ۷،آیت ۲۵، ۲۴، ۱۶)۔

اس کے کفارے دینے کا کام جو اس پیتل کی قربان گاہ سے ظاہر ہے صلیب پر تمام ہوا۔ لیکن اس کی خدمت بطور کاہن جاری ہے۔ یہ اس وقت تک رہے گی جب تک کہ اس کے لوگ اس دنیا کی مختلف آزمائشوں اور تکلیفوں سے گزرتے رہیں گے۔ وہ خدا کے دہنے ہاتھ ہمارا شاہی کاہن سرفراز ہے۔ وہ ابد تک زندہ ہے اور اپنی کلیسیا کی اور ان لوگوں کی جو اس کے نام سے کہلاتے ہیں دیکھ بھال اور پرورش کرتا رہتا ہے۔ یہ کیسا اعلیٰ سردار کاہن ہے۔

لاوی

نہ صرف ہارون بلکہ اس کے بیٹے بھی سنہری قربان گاہ پر خدمت کرتے تھے۔ صرف سردار کاہن ہی آگ پر بخور انڈیلا نہیں کرتا تھا بلکہ لاویوں کا بھی یہ بلاوا اور حق تھا۔

لاویوں کے حق میں اس نے کہا کہ " وہ یعقوب کو تیرے احکام اور اسرائیل کو تیری شریعت سکھائیں گے۔ وہ تیرے آگے بخور۔۔۔۔ رکھیں گے ۔"(استثنا ۳۳،آیت ۱۰)۔

پس اس قربان گاہ پر تمام مقدسوں کی بھی خدمت ہے ۔دعا خدا کے گھر کی خصوصیت ہے ۔ یہ صرف بیٹے تک ہی محدود نہیں بلکہ سب ایمان داروں کی عزت اور بلاوا ہے۔

" ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دعا اور منت کرتے رہو اور اسی غرض سے جاگتے رہو کہ سب مقدسوں کے واسطے بلاناغہ دعا کیا کرو۔"(افسیوں ۶ ،آیت ۱۸)۔

یہ قربان گاہ خدا کے گھرانے کی عالمگیری کو پیش کرتی ہے ، کیونکہ اس گھرانے کی دعا سب کے لئے ہوتی ہے۔

اگرہم کسی اپنے ذاتی کام یا خاندان کی کسی ضرورت کے لئے دعا کرنا چاہتے ہیں تو یہ گھر ہی میں کرنی چاہیے ۔ لیکن وہ دعا جو سب کے لئے ہو یعنی ان کے لئے جو تمام قوموں میں سے اس کے نام کے لئے بلائے گئے ہیں خدا کے گھر یعنی مسکن میں کی جائے ۔

خون

خطا کی قربانی کا خون سنہری قربان گاہ کے سینگوں پر لگایا جاتا تھا۔ " اور کاہن اسی خون میں سے خوشبو دار بخور جلانے کی قربانگاہ کے سینگوں پر جو خیمہ اجتماع ہے خداوند کے آگے لگائے۔۔۔(احبار ۴،آیت ۷)۔

یہ ہمیں دو باتیں یاددلاتا ہے۔

(۱) گناہ خواہ اچانک ہماری نیت کے خلاف ہوجائے تو بھی وہ باپ کے ساتھ رفاقت میں حائل ہوجاتا ہے۔ اس کو فوراً دور کرنا چاہیے۔

(۲) یہ خون اپنی تمام قدرو قیمت اور ابدی اہمیت کی وجہ سے تمام گناہوں کی تلافی کرتا ہے اور ٹوٹی ہوئی رفاقت کی بحالی کا باعث ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا بیان اس حوالہ سے متعلق ہے جو مخصوص شدہ کاہن کے اس گناہ کا ذکر کرتا ہے جو لاعلمی میں اس سے سرزد ہوا۔ ہمیں گمان نہیں کرنا چاہیے کہ خداوند کا خادم جان بوجھ کر گناہ کرتا ہے البتہ غلطی ہم میں سے کسی سے بھی ہوسکتی ہے۔ ہم سے بھی ایسے کام سرزد ہوتے ہیں جن کے بارے میں صرف روح القدس کے مجرم ٹھہرانے کے باعث ہی ہم مانتے ہیں کہ وہ غلط تھے۔ اس خون میں اس کا علاج ہے۔

بخور

" اور خداوند نے موسیٰ سے کہا تو خوشبودار مصالحہ مُر اور مصطکی اور لون اور خوشبودار مصالحہ کے ساتھ خالص لبان وزن میں برابر برابر لینا اور نمک ملا کر ان سے گندھی کی حکمت کے مطابق خوشبودار اور روغن کی طرح صاف اور پاک بخور بنانا اور اس میں سے کچھ خوب باریک پیس کر خیمہ اجتماع میں شہادت کے صندوق کے سامنے جہاں میں تجھ سے ملا کروں گا۔ رکھنا۔ یہ تمہارے لئے نہایت پاک ٹھہرے۔(خروج ۳۰،آیت ۳۴ تا ۳۶)۔

یہ بخور ان چار اجزاء سے مل کر بنتا تھا اور جب یہ آگ میں جلایا جاتا تھا تو خوشبو دیتا تھا۔ یہ خوشبو خداوند یسوع مسیح کے نام کو ظاہر کرتی ہے جو خداوند کے لئے راحت انگیز ہے۔ خداوند یسوع نے کہا کہ ہم اس کے نام سے باپ مانگیں۔ اور اس نے وعدہ کیا کہ جو کچھ ہم اس صورت میں باپ سے مانگیں گے وہ ہمیں دے گا۔

" میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر باپ سے کچھ مانگو گے ، تو وہ میرے نام سے تم کو دے گا۔ اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے تا کہ تمہاری خوشی پوری ہوجائے ۔(یوحنا ۱۶ ،آیت ۲۳ تا ۲۴)۔

بخور سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ ہماری دعا خدا کے حضور خوشبو کی مانند راحت انگیز ہے۔

بخور کے اجزا

بخور چار چیزوں سے مل کر بنتا تھا۔ یہ چار چیزیں مرُ، مصطکی، لون اور لوبان تھیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دعا ان مصالحوں کی طرح خوشبودار ہو تو ہمیں روح میں دعا کرنی ہے۔ پولوس رسول افسیوں کو لکھتا ہے کہ " روح میں دعا اور منت کرتے رہو(افسیوں ۶ ،آیت ۱۸)۔

شفاعتی دعا کے لئے کلیسیا کو یسوع مسیح کے روح کی ضرورت ہے۔ بخور کے چار اجزا ان چاروں باتوں کو پیش کرتے ہیں جو ذیل میں دی گئی ہیں۔

۱۔ بھروسہ ۔ دعا بھروسہ کا اظہار ہے۔ جب لوقا اپنی انجیل میں مسیح یسوع کو بطور انسان پیش کرتا ہے تو دعا ایک بات ہے جس کی طرف بار بار وہ ہماری توجہ مبذول کرتا ہے۔ دوسرے رسولوں کی بہ نسبت وہ خداوند یسوع کی دعائیہ زندگی کے متعلق زیادہ بیان کرتا ہے مثلاً لوقا ۳:آیت ۲۱۔ ۵:آیت ۱۶۔ ۶:آیت ۱۲۔ ۹:آیت ۱۸ تا ۲۰)۔ ان حوالہ جات میں اس بیٹے کا ذکر ہے جس سے باپ خوش ہے۔ اس کی دعا باپ کے حضور راحت انگیز خوشبو کی مانند ہے، کیونکہ اس سے اس کا باپ پر بھروسہ اور اعتماد ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ پاکیزگی ۔ وہ دعا راحت انگیز خوشبو کی مانند ہوتی ہے۔ جو پاک دل کے ساتھ اور پاک ہاتھوں کو اٹھا کر کی جائے۔ (۱ تیمتھیس ۲،آیت ۸)۔

۳۔ تابعداری۔ یوحنا رسول بیان کرتا ہے کہ اگر اس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔(۱ یوحنا ۵،آیت ۱۴)۔ وہ دعا جو اس کی مرضی کے موافق کی جائے راحت انگیز خوشبو ہے۔ وہ خدا کی مرضی کی تابعداری کا نشان ہے۔

۴۔ ایمان ۔ ہماری دعا اس وقت مقبول ہوتی ہے جب ہم ایمان کے ساتھ مانگتے ہیں۔ " اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ وہ تم کو مل گیا اور وہ تمہارے لئے ہوجائے گا(مرقس ۱۱ ،آیت ۲۴)۔

لہذا بھروسہ پاکیزگی تابعداری اور ایمان بخور کے چاروں اجزا کی مانند ہیں۔ وہی دعا جس میں یہ چار باتیں ہوں خدا کو پسند آتی ہے۔

نمک:

بخور کے اجزا میں نمک بھی ملایا جاتا تھا۔ نمک چیزوں کو محفوظ رکھتا ہے اور یہاں اس کا کام یہ ہے کہ یہ دعا کو رسمی اور بناوٹی ہونے سے بچائے۔ رسمی اور بناوٹی دعا کبھی بھی پسند نہیں ہوسکتی۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ " اپنے میں نمک رکھو۔"(مرقس ۹،آیت ۵۰)۔

کوئی قربانی قابلِ قبول نہ ہوتی تھی جب تک اس میں نمک نہ لگا ہوتا تھا(احبار ۲،آیت ۱۳)۔

ہم بہت جلد دعا میں رسمی اور جذباتی بن سکتے ہیں۔ لیکن اس سے ہمیں بچنا چاہیے بلکہ ہماری دعائیں آگ سے نمکین اور اس صورت میں موثر ہوجائیں۔

ہمیں کونسی قربان گاہ پر کھڑے ہونا چاہیے ؟

ہم نے خیمہ اجتماع میں دو قربان گاہوں کی طرف آپ کی توجہ دلائی ہے۔ جب ہمیں پیتل کی قربان گاہ کے پاس جانا چاہیے تو اس وقت ہمیں سنہری قربان گاہ پر نہیں جانا چاہیے۔ دعا کی خدمت کے لئے ہم صلیب کے پاس نہیں بلکہ فضل کے تخت کے سامنے حاضر ہوتے ہیں جہاں ہمارا خداوند بطور کاہن موجود ہے۔ ضرورت کے وقت ہم یہیں سے مدد حاصل کرسکتے ہیں۔ چونکہ ہم خدا کے فرزند ہیں اس لئے ہمیں اس کے حضور حاضر ہونے اور درخواستیں پیش کرنے کا حق اور دلیری حاصل ہے۔ چونکہ ہمیں معافی مل چکی ہے اور اس کے روح کے وسیلے سے ہم صاف کئے گئے اور نئے مخلوق بنائے گئے ہیں، اس لئے ہمیں پاک مکان میں داخل ہونے کی دلیری ہے۔

لیکن یہ گنہگار کا مقام نہیں۔ اسے پیتل کی قربان گاہ کے پاس جانا ہے، جہاں گناہ کی سزا کا حکم دیا جاتا ہے اور جہاں اسے دور کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ قدم اٹھائے بغیر سنہری قربان گاہ پر آکر بخور جلائے تو وہ سخت سزا کا مستحق ہوگا۔ رحم حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس پیتل کی قربان گاہ کے پاس جانا ہے جو صلیب کا پیش خیمہ ہے۔ سلیمان کے وقت کی ہمیں ایک صاف اور واضح مثال ملتی ہے۔

ادونیاہ اور یوآب دونوں نے خدا کے ممسوح بادشاہ کے خلاف بغاوت کی تھی، لیکن ادونیاہ کو رحم حاصل ہوا ۔ کیونکہ اس نے پیتل کی قربان گاہ کے سینگوں کو پکڑ لیا۔(۱ ۔سلاطین ۱ ،آیت ۵۰ تا ۵۳)۔

لیکن یوآب اس سے محروم رہا، کیونکہ وہ اس کی بجائے سنہری قربان گاہ کے پاس اندر چلا گیا جو ان لوگوں کی جگہ تھی جن کی صلح ہو چکی تھی۔ اگر وہ ادونیاہ کی مانند اس جگہ جاتا جو باغی اور سرکشوں کے لئے تھی تو اس پر بھی رحم ہوتا (۱ ۔سلاطین ۲ ،آیت ۲۸ تا ۳۰)۔

ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جب ہم کسی گناہ کی معافی کے لئے خدا کے پاس آتے ہیں ، تو اس وقت ہمارا مقام صلیب ہے۔

لیکن جب ہم نے خدا کے فرزندوں کی حیثیت سے دوسری روحوں کی نجات اور دوسروں کی ضرورت کے لئے دعا کرنی ہے تو یاد رکھیں اس وقت پاک مکان میں آکر ہمیں اپنی مناجاتیں پیش کرنے کا حق حاصل ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں بخور کی مانند یسوع مسیح کی وفاداری بطور خوشبو ہماری دعا کے ساتھ مل کر اس کو موثر بناتی ہے۔

چھٹا باب

پاکترین مکان

عبرانیوں کے خط میں اس کا تفصیلاً بیان ہے۔ یہی اپنے لوگوں کے درمیان خدا کی پاکیزگی کے لائق سکونت گاہ تھی۔

اس پُر جلال خیمہ میں اس کی سکونت گاہ اس پردہ کے پیچھے تھی جس کے سامنے سنہری قربان گاہ تھی۔ خیمہ اجتماع کے مطالعہ میں خدا کے رحم اور فضل کا شخصی طور پر تجربہ کرنے کے بعد ہم پاک مکان تک پہنچے ، جہاں ہم نے ان بخششوں اور رحمتوں کا ذکر کیا جو ہمیں مجموعی طور پر حاصل ہیں۔ لیکن ابھی کچھ اور بھی ہے جو اس پاک مقام میں نہیں پایا جاتا۔ پردے کے پیچھے کیا کچھ پنہاں ہے؟ اس کے پیچھے وہ حق اور وہ مقام ہے جس کے لئے ہم بلائے گئے ہیں۔ تھسلنیکیوں کو پولوس رسول یوں لکھتا ہے۔

" اس نے تمہیں ہماری خوشخبری کے وسیلہ سے بلایا تا کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا جلال حاصل کرو۔"(۲۔ تھسلنیکیوں ۲ ،آیت ۱۴)۔

کیا بیٹے کو جلال حاصل ہے ؟ کیا اسے جلال بخشا گیا ہے؟ خداوند یسوع نے یوں دعا کی " اور اب اے باپ تو اس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنا دے۔"(یوحنا ۱۷ ،آیت ۵)۔

دنیا کی پیدائش سے پیشتر اسے یہ جلال حاصل تھا۔ جب وہ زمین پر آکر گنہگاروں کے مشابہ ہو گیا تو کیا وہ اس جلال سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا؟ نہیں اس کے دعا مانگتے وقت اس کا وہی جلال اس کے سامنے تھا بلکہ نہ صرف اس کا بلکہ اس کے خون خریدوں کا جلال بھی۔

" اے باپ میں چاہتا ہوں کہ جنہیں تو نے مجھے دیا ہے جہاں میں ہوں وہ بھ میرے ساتھ ہوں تا کہ میرے اس جلال کو دیکھیں جو تو نے مجھے دیا ہے۔"(یوحنا ۱۷ ،آیت ۲۴)۔

مسیح کے ساتھ جلال میں شراکت کا خیال ہمیں کہاں سے ملتا ہے؟ پاک مکان کے اس سنہری تاج میں، جو میز اور قربان گاہ پر بنایا گیا تھا اس کا محض دھندلا سا اظہار ہے۔ اس کے جلال کو جس کے لئے ہم بلائے گئے ہیں کہاں دیکھتے ہیں؟ یہ جلال اور بھید جس میں وہ جو ہمیں بھائی کہنے سے شرمایا نہیں بہت سے فرزندوں کو داخل کرتا ہے۔ اسی پردہ کے پیچھے پنہاں ہے۔ کیا ہم اس کا مشاہدہ کرنے کے لئے داخل نہیں ہوسکتے، یا کوئی اور راستہ ہے؟ کلام مقدس ہمارے لئے ایک " نئی اور زندہ راہ" کا ذکر کرتا ہے۔ اس سے گویا ہمیں یہ بات یاد دلائی جاتی ہے کہ ایک اور راہ بھی تھی، جس میں صرف ہارون یا جو کوئی بھی اس وقت سردار کاہن ہوتا تھا، داخل ہوسکتا تھا۔ وہ ایک طرف سے پردہ کو تھوڑا ہٹا کر داخل ہوتا تھا اور یہ صرف سردار کاہن ہی کرسکتا تھا۔ رسول کہتا ہے کہ یہ پردہ راستہ میں حائل تھا، اور جب تک پہلا خیمہ کھڑا تھا پاک ترین مکان کی راہ ظاہر نہیں ہوئی۔ (عبرانیوں ۹، آیت ۸)۔

پردہ

" اور تو آسمانی، ارغوانی اور سرخ رنگ کے کپڑوں اور باریک بٹے ہوئے کتان کا ایک پردہ بنانا اور اس میں کسی ماہر استاد سے کروبیوں کی صورت کڑھوانا اور اسے سونے سے منڈھے ہوئے کیکر کے چاروں ستونوں پر لٹکانا۔ ان کے کنڈے سونے کے ہوں اور چاندی کے چار خانوں پر کھڑے کئے جائیں اور پردہ کو گھنڈیوں کے نیچے لٹکانا اور شہادت کے صندوق کو وہیں پردہ کے اندر لے جانا اور یہ پردہ تمہارے لئے پاک مقام کو پاک ترین مقام سے الگ کرے گا" (خروج ۲۶، آیت ۳۱تا۳۳)۔

عبرانیوں کا خط اس پردہ کے متعلق دو باتیں بیان کرتا ہے۔

۱۔ وہ مسیح کے بدن کو پیش کرتا ہے۔ (عبرانیوں ۱۰، آیت ۲۰)۔

۲۔ جب تک یہ قائم رہا پاک ترین مکان کی راہ ظاہر نہ ہوسکی۔

اس سے ظاہر ہے کہ جس وقت تک وہ پردہ موجود تھا، اور جب تک مسیح اپنی بشریت کے وقت اس دنیا میں تھا، ہمارے لئے خدا کا پورا ارادہ اور ارادے کے مقصد کے پورا ہونے کا راستہ اوجھل تھا۔ لیکن جب اس نے جان دے دی تو ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا، (مرقس ۱۵، آیت ۳۷تا۳۸)۔

اب اس حقیقت کے پیش نظر ہم اس پردہ کے پیغام کو بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔

یہ ایک عجیب اور سنجیدہ حقیقت ہے کہ " جسم " پاک ترین مقام میں داخل ہونے میں رکاوٹ ہے۔ جسمانی انسان نہ تو خدا کو دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ گہری رفاقت رکھ سکتا ہے۔ پردہ جسم کی مثال ہے۔ جس طرح پردہ بھدا نہیں بلکہ خوبصورت تھا، ضروری نہیں کہ جسم بھی بدنما ہو۔ یہ آسمانی، ارغوانی اور سرخ رنگ کا پردہ، جس پر باریک بٹے ہوئے کتان سے کروبیوں کی صورت کاڑھی ہوئی تھی، یقیناً خوبصورت تھا۔ یاد رکھیں کہ جسم اپنی حقیقت چھپانے کے لئے مذہب، ریاضت اور علمیت کے خوبصورت بھیس بدل سکتا ہے۔ لیکن یہ بھیس فریب دہ ہوتے ہیں۔ بعض اوقات جسمانی حکمت کو روحانی حکمت کہا جاتا ہے اس کی قوتوں کو روحانی قوت کا نام دیا جاتا ہے اور اس کی موجودگی خدا کے ساتھ رفاقت رکھنے میں سد راہ خیال نہیں کی جاتی۔ لیکن یہ پردہ جو" جسم " کی مثال ہے، ظاہر کرتا ہے کہ جسم ناقابل اصلاح ہے اس لئے اسے کلیتہً ایک طرف ہٹادینا پڑتا ہے۔ اس کی خوبصورتی اور بدصورتی کو خدا کی عدالت کے سپرد کردینا ہے۔ کیونکہ خدا کے سامنے سے اس کا ہٹایا جانا ہی پاک ترین مکان میں ہمارے داخل ہونے کے راستے کو کھول سکتا ہے۔

جسم یعنی " گناہ کا بدن " ایک طرف ہٹا دیا گیا۔ خدا کے بیٹے نے دنیا میں آکر گناہ آلودہ جسم کی صورت اختیار کی اور گناہ کی قربانی ہونے کے باعث جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔ اگرچہ اسے بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑی تو بھی اس کی محبت نے گوارا نہ کیا کہ خدا باپ اور انسان کے درمیان کوئی رکاوٹ رہے۔ اس صورت کو اختیار کرنا اسے مہنگا پڑا۔ کیونکہ گناہ

آلودہ صورت میں ہونے کی وجہ سے وہ بغیر جان دیئے پاکترین مکان میں داخل نہ ہوگا۔ پس یہ پردہ مسیح یسوع کو پیش کرتا ہے۔ جب کہ وہ جسم میں اس زمین پر تھا۔ صرف یہی نہیں ، اس پر کروبیوں کی کڑھی ہوئی صورتیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ مسیح خداوند نے اپنے آپ کو انسان کے مشابہ کردیا اور یوں انسان مسیح کے ساتھ ایک ہوگیا۔ اس یگانگت اور وابستگی کا اعلیٰ اور عرفی مقصد یہ تھا کہ ہر وہ رکاوٹ جو ۴۰۰۰ سال سے خدا اور انسان کے درمیان حائل تھی موت کے وسیلہ سے دور کردی جائے۔ یہ رکاوٹ صرف گنہگار انسان کے کام ہی نہیں تھے بلکہ وہ خود اپنی ذات اور سرشت میں بگڑ کر رکاوٹ کا باعث ہوا۔ وہ "جسم میں" تھا۔ جسمانیت خدا کی مخالف ہے لہذا اسے پورے طور سے ہٹانا پڑتا ہے۔

پردے کے چار ستون

یہ ستون کیکر کی لکڑی سے تیار کئے گئے تھے اور سونے سے منڈھے ہوئے تھے۔ کتاب مقدس میں ستون ہمیشہ ایک گواہی کی علامت ہے جس کا پہلا بیان پیدائش ۲۸، آیت ۱۸ میں ہے۔ بیرونی صحن میں ہم چار ستونوں کا ذکر سن چکے ہیں۔ کیا ممکن نہیں کہ ان چار ستونوں کا مفہوم بھی وہی ہو۔ کیونکہ چار اناجیل نہ صرف اس کے تجسم کا بلکہ اس کے انتقال کا بھی ذکر کرتی ہے۔ جب تک انہوں نے اس کی موت کا ، جس سے پردہ پھٹ گیا بیان نہیں کیا، ان کی گواہی ختم نہ ہوئی۔

مسیح یسوع کے ساتھ ہماری یگانگت کیسی پاکیزہ ، ضروری اور پھل دار ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات میں اس کی ترتیب کا ملاحظہ فرمائیں۔

اس کے ساتھ مصلوب۔ (گلتیوں ۲، آیت ۲۰)
اس کے ساتھ دفن۔ (افسیوں ۲، آیت ۵)
اس کے ساتھ جلائے گئے۔ (افسیوں ۲، آیت ۶)
اس کے ساتھ بٹھائے گئے (افسیوں ۲، آیت ۶)
اس کے ساتھ جلال پائیں (رومیوں ۸، آیت ۱۷)۔

ہم اسی لئے بلائے گئے ہیں کہ خداوند یسوع کا جلال حاصل کریں۔ مبشر اور رسول اس بات کے گواہ ہیں کہ پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا ہے۔ اس کا کوئی ٹکڑا بھی باقی نہیں رہا۔ اب کوئی رسم ورواج یا شریعت ہمارے تجربے میں رکاوٹ کا سبب نہیں ہوسکتی۔

خدا کی عین حضوری میں جانے کے لئے ایک نئی اور زندہ راہ پیدا ہوچکی ہے اور وہ یسوع مسیح ہے۔

" پس اے بھایئو چونکہ ہمیں یسوع کے خون کے سبب سے اس نئی اورزندہ راہ سے پاک مکان میں داخل ہونے کی دلیری ہے جو اس نے پردہ یعنی اپنے جسم میں سے ہو کر ہمارے واسطے مخصوص کی۔" (عبرانیوں ۱۰، آیت ۱۹ تا ۲۰)۔

عزیز قاریئن! خدا کے ساتھ اس پاکیزہ میل ملاپ اور اس کی قربت کی عجیب بخشش پر غور کریں اور اپنا دل اس پر لگائیں تاکہ آپ خدا کے فضل سے محروم نہ رہیں۔(عبرانیوں ۱۲، آیت ۱۵)۔

پاکترین مقام:

جب ہم اس میں داخل ہوتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا فرش بیابان کی ریت ہی ہے اور اس کی دیواریں کیکر کی لکڑی کی بنی ہوئی ہیں جن پر سونا منڈھا ہوا ہے۔ وہ چاندی کے خانوں میں پیوست ہیں۔ یہاں کی آرائش صرف شہادت کا صندوق ہے ، جس کے سنہری ڈھکنے یعنی کفارہ گاہ کے اوپر کروبیوں کے پر سایہ کئے ہوئے تھے۔ خدا کے جلال ہی سے وہ روشن اور منور تھا۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی پاک جگہ نہیں۔

عہد کا صندوق

" اور دوسرے پردہ کے پیچھے وہ خیمہ تھا جسے پاک ترین کہتے ہیں۔ اس میں سونے کا عود سوز اور چاروں طرف سے سونے سے منڈھا ہوا عہد کا صندوق تھا۔ اس میں من سے بھرا ہوا ایک سونے کا مرتبان اور پھولا پھلا ہوا ہارون کا عصا اور عہد کی تختیاں تھیں اور اس کے اوپر جلال کے کروبی تھے جو کفارہ گاہ پر سایہ کئے رہتے تھے۔ ان باتوں کے مفصل بیان کرنے کا یہ موقع نہیں۔" (عبرانیوں ۹ ،آیت ۳تا ۵)۔

عہد کے صندوق کے سامان اور پیمائش کی تفصیل خدا نے موسیٰ کو دی (خروج ۲۵ ،آیت ۱۰ تا ۲۲)۔ یہ کیکر کی لکڑی کا بناہوا تھا جس کے اندر اور باہر سونا منڈھا ہوا تھا۔ اس کے اوپر سونے کا تاج بھی بنا ہوا تھا۔ میز اور سنہری قربان گاہ کے مطالعہ میں ہم ان خصوصیات کودیکھ چکے ہیں۔

لیکن یہاں ہم کئی نئی باتوں کا بھی مطالعہ کریں گے۔ اس صندوق کا ڈھکنا سونے کا تھا۔ جسے کفارہ گاہ کہتے تھے۔ یہ نئے طور پر مسیح کی خوبیوں کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ رومیوں کو لکھتے ہوئے پولوس رسول یہ بیان کرتا ہے کہ تمام دنیا کے خدا کے سامنے سزا کے لاوق ہے۔ "کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں۔" لیکن بعد میں وہ اس مخلصی کا بیان کرتا ہے۔ جو یسوع میں ہے۔

" اسے خدا نے اس کے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو۔" (رومیوں ۳،آیت ۲۵)۔ یسوع مسیح کے وسیلے سے یہ ممکن ہے کہ خدا غضب نازل کرنے کی بجائے ہم سے رحم سے پیش آتا ہے۔ موت ہی کے وسیلے سے خدا کی پاکیزگی کا تقاضا پورا ہوتا ہے۔ اور خون موت کا نشان اور گواہی ہے۔

یہ کفارہ گاہ صندوق کا ڈھکنا تھا، جو اس سب کو جو صندوق میں تھا ڈھانپتا تھا۔ صندوق میں تین چیزیں تھیں۔

۱ ۔سونے کا مرتبان جو من سے بھرا تھا۔
۲ ۔پھولی پھلی ہارون کی لاٹھی۔
۳۔عہد کی تختیاں۔

یہ تینوں مل کر عہد نامہ کہلاتی تھیں۔

" اور تو اس سرپوش کو صندوق کے اوپر لگانا اور وہ عہد نامہ جو میں تجھے دوں گا اس میں رکھنا (خروج ۲۵ ،آیت ۲۱)۔

انہی تین چیزوں کی بنا پر اس کو عہد کا صندوق کہا جاتا تھا۔

اگر عہد کا صندوق انہی کی وجہ سے عہد کا صندوق کہلاتا تھا تو پھر ہمیں معلوم کرنا چاہیے کہ یہ کس بات کی گواہی دیتی تھیں۔ من ، لاٹھی اور عہد کی تختیاں دو باتیں پیش کرتی ہیں۔

۱ ۔ بنی اسرائیل کی تصویر۔
۲۔ مسیح یسوع کی تصویر۔

بنی اسرائیل کی بیابان کی زندگی میں تین چیزیں یعنی بڑا بڑاہٹ ، بغاوت اور نافرمانی نمایاں تھیں۔

من :

جب بنی اسرائیل بیابان میں بڑا بڑائے تو خدا ہر روز ان کو من عطا کرتا رہا۔(خروج ۱۶ ،آیت ۴)۔ سو اسرائیل کے متعلق یہ من ان کے بڑا بڑانے پر گواہی دیتا تھا۔

ہارون کی لاٹھی :

یہ لاٹھی بنی اسرائیل کی بغاوت کی یاد دلاتی تھی۔ انہوں نے اس قیادت کے خلاف جو خدا نے مقرر کی تھی بغاوت کی۔ انہوں نے خاص طور پر ہارون کی کہانت پر اعتراض کیا۔ (گنتی ۱۶)۔ لیکن خدا نے اس کا یوں فیصلہ کیا۔ اس نے حکم دیا کہ ہر قبیلہ میں سے ایک ایک لاٹھی خیمہ اجتماع میں رکھی جائے ، اور وہ تمام رات وہیں رہیں تاکہ صبح کو معلوم ہو جائے

کہ خدا نے کس کو چنا ہے۔ ہارون کی لاٹھی میں شگوفے نکلے اور پھول کھلے اور پکے بادام لگے(گنتی ۱۷، آیت ۱ تا ۱۱)۔ یوں اعتراض کا جواب دیا گیا اور بغاوت کا خاتمہ ہو گیا۔ پس یہ لاٹھی اسرائیل کی بغاوت کی گواہ تھی۔

عہد کی تختیاں

پتھر کی ان لوحوں پر لوگوں کے لئے خدا کے احکام کندہ تھے۔ جب بنی اسرائیل نے بچھڑا بنا کر خدا کی نا فرمانی کی تو یہ تختیاں پہاڑ کے دامن میں توڑی دی گئیں۔(خروج ۳۲،آیت ۱۹)۔ یہ تختیاں دوبارہ دی گئیں۔ عہد کے صندوق میں ان کی موجودگی بنی اسرائیل کی نا فرمانی کی گواہی تھی جو لگاتار ان کی زندگی میں رہی اور جس نے انہیں برباد کردیا۔

تو بھی یہاں ایک پیارا اشارہ پایا جاتا ہے کہ یہ چیزیں جو ان کی بڑبڑاہٹ ، بغاوت اور نافرمانی کی یادگار تھیں اب کفارہ گاہ سے ڈھکی ہوئی ہیں۔

خداوند یسوع مسیح

ہم دیکھ چکے ہیں کہ صندوق خداوند یسوع مسیح کو پیش کرتا ہے اور کفارہ گاہ بھی اس کی مثال ہے۔ ان تینوں چیزوں پر اب مختلف نقطہ نگاہ سے غور کریں۔ من سے بھرا مرتبان ، لاٹھی اور شریعت کی تختیاں یہ تمام عہد کے صندوق میں تھیں۔ پس ان میں ہم خدا کے بیٹے اپنے خداوند اور نجات دہندہ کی خوبیوں کو دیکھیں گے ۔ یہ اس کی خوبیوں اور فضیلت کی گواہی دیتے ہیں۔

من

یسوع نے کہا

" میں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اتری، اور کوئی اس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہے گا۔ بلکہ جو روٹی میں جہان کی زندگی کے لئے دوں گا وہ میرا گوشت ہے۔"(یوحنا ۶ ،آیت ۵۱)۔

مسیح کی زندگی ، کی بدولت جو ہمیں بخشی گئی اور جسے ہم نے قبول کیا، ہم اس لائق ہوتے ہیں کہ اس مقصد کو پورا کریں جس کے لئے ہم بلائے گئے ہیں اور اس سفر کو جو ہمیں درپیش ہے پورا کریں ، خداوند یسوع مسیح کی عظیم اور اعلیٰ شخصیت میں ہی وہ زندگی پنہاں ہے جو خدا باپ اپنی محبت اور وفاداری میں اپنے لوگوں کو روز بروز افراط سے عطا کرتا ہے ۔ پولوس رسول کلسیوں کو یوں لکھتا ہے ۔"۔۔۔ مسیح ہماری زندگی ہے۔"(کلسیوں ۳،آیت ۴)۔ یوں ہم اس کو شخصی طور پر اپنی زندگی سمجھ سکتے ہیں۔

ہارون کی لاٹھی:

اسی لاٹھی کی بدولت خدا کے کاہن کی شناخت کی گئی تھی ۔ ہارون کی لاٹھی بھی دوسری گیارہ لاٹھیوں کی طرح جو تمام رات خیمہ اجتماع میں پڑی رہیں ویسی ہے خشک اور بے جان دکھائی دیتی تھی تو بھی ان میں یہ فرق تھا کہ اس میں وہ زندگی پنہاں تھی، جو دوسروں میں نہیں تھی۔ اس میں شگوفے ، پھول اور پکے بادام لگے۔ اس میں کس قدر زندگی تھی جو یوں اتنی جلدی کثرت سے ظاہر ہوئی۔ اسی حقیقی اور زبردست زندگی کے باعث ہی کہانت کا فیصلہ ہوا۔ لیکن ہمارا سردار کاہن اب یسوع مسیح ہے۔ اس کا فیصلہ کس طرح ہوا ؟ یہ فیصلہ اس کے مردوں میں سے جی اٹھنے کے باعث ہوا۔ اب وہ غیر فانی زندگی کی قوت میں زندہ ہے۔ اس کا خاص ذکر عبرانیوں کے خط کے ساتویں باب میں ہے۔

" تو ملکِ صدق کے طریق کا ابد تک کاہن ہے۔"(عبرانیوں ۷،آیت ۱۷)۔

وہ نہ صرف خود باپ کی قربت میں رہتا ہے بلکہ ہمیں بھی اس کی حضوری اور قربت کا شرف عطا کرتا ہے۔

عہد کی تختیاں

عہد کا صندوق خداوند یسوع مسیح کو ظاہر کرتا ہے اور صندوق میں خدا کے قوانین کی تختیاں ہمیں یہ یاد دلاتی ہیں کہ خدا کا کلام کس قدر خداوند یسوع مسیح میں بستا تھا اور خدا کے احکام کی تکمیل کس طرح اس میں پائی گئی۔ جب وہ آزمایا گیا تو اس نے اسی کلام کو استعمال کرکے ابلیس سے کہا " آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے۔"(متی ۴،آیت ۴)۔

نہ کبھی وہ غفلت میں پڑا اور نہ ہی خدا کی مرضی سے اس نے ذرا کوتاہی کی۔

" اے میرے خدا خدا ! میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے۔"(زبور ۴۰،آیت ۸)۔

چاندی

پاک ترین مکان کی بنیادیں چاندی کی تھیں۔ پاک مکان میں دروازے کے ستونوں کے خانے پیتل کے تھے لیکن یہاں یہ چاندی کے بنے ہوئے ہیں۔ ہر تختے کے نیچے دو خانے تھے اور دروازے کے چاروں ستونوں کے نیچے، جن سے پردے لٹکتے تھے - چار خانے تھے۔ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جب ہم پاک ترین مکان میں داخل ہوتے ہیں تو ہم دنیا کے تمام داغوں اور دھبوں سے پاک ہوتے ہیں۔ ہم ایسے حلقے میں قدم رکھتے ہیں جہاں سب چیزیں خدا سے علاقہ رکھتی ہیں۔ یہاں ہم نئی تخلیق اور نئی زندگی کے نرالے پن کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

خون

پاک ترین مکان میں داخل ہوتے ہی خون ہماری توجہ کا مرکز بن جاتا ہے کیونکہ یہاں اس کی نمایاں حیثیت ہے۔ یہ کفارہ گاہ یعنی فضل کے تحت پر ہی نہیں بلکہ خدا کی عین نگاہ میں تھا۔ یعنی وہاں پر جہاں اس کی تخت گاہ تھی وہ کفارہ گاہ کے اوپر کروبیوں کے بیچ میں سکونت کرتا تھا، اور جلالی روشنی اس کی حضوری کا نشان تھا۔ یہ سورج کی روشنی نہیں جو صحن میں تھی اور نہ ہی شمعدان کی روشنی ہے جس سے پاک مکان روشن تھا۔ یہ خدا کے جلال کی روشنی تھی اور خون اس میں صاف صاف دکھائی دیتا تھا۔ یہ کفارہ گاہ پر چھڑکا جاتا تھا اور صرف یہی نہیں بلکہ صندوق کے سامنے بھی یعنی اس راستہ پر بھی جس سے کاہن داخل ہوتا تھا چھڑکا جاتا۔ یہ خون کفارہ دینے کے باعث خدا کی پاکیزگی کے تقاضے کو پورا کرتا، الزام لگانے والے کے منہ بند کرتا اور ہمارے دل کے الزام کو دور کرتا ہے۔

عود سوز اور دھواں

پاک ترین مکان کے متعلق عود سوز کا ذکر عبرانیوں ۹،آیت ۴میں ہے۔ وہ عہد کے صندوق کے سامنے ہوتا تھا اور اس میں سنہری قربان گاہ کی آگ بھری جاتی تھی اور اس کے اوپر عود ڈالا جاتا تھا۔ اس کا دھواں بادل کی صورت میں اٹھ کر کاہن اور خدا کے درمیان باریک سے پردے کا کام دیتا تھا۔ اگرچہ ہارون کاہن خداوند یسوع مسیح کی خوبصورت مثال ہے تو بھی آخر وہ انسان ہی تھا اور جب تک یہ معموری جس کا ہارون کاہن نشان تھا ظاہر نہ ہوئی، کاہن اس پردہ کا محتاج تھا۔

تختے اور کروبی

ہم ان دونوں کا ذکر پاک مکان کے ضمن میں پڑھ چکے ہیں۔ یہ نجات یافتہ لوگوں کو پیش کرتے ہیں، اور پردے ان کی مسیح کے ساتھ یگانگت اور وابستگی کی مشابہت ہیں۔ تختے جو ترتیب سے ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ ہیں، ان کی آپس کی یگانگت اور پیوستگی کی مثال

ہیں۔ لیکن پاک ترین مکان میں ان کی نئی حیثیت ہے۔ اب وہ پردہ نہیں روکتا۔ ایک ہی روح میں ان کی باپ تک رسائی ہے۔

کروبی

یہ کروبی اور کفارہ گاہ سب خالص سونے کے ایک ہی ٹکڑے کے تھے۔ اس سے ان کی نہایت ہی پاکیزہ اور گہری شراکت اور یگانگت ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر ایک بات اور ہے ۔ یہ ہماری اس حیثیت کو بھی بیان کرتے ہیں جو ہمیں مسیح کے ساتھ حاصل ہے۔

یہ کروبی کہاں ہیں؟ وہ خدا کے عین نزدیک ہیں جس قدر مسیح باپ کے قریب ہے وہ بھی اتنے ہی قریب ہیں۔ عہد کا صندوق اور کفارہ گاہ مسیح خداوند کو پیش کرتے ہیں اور یہ کروبی چھڑائے ہوئے لوگوں کی مثال ہیں۔ جب خدا کفارہ گاہ کے اوپر کروبیوں کے بیچ میں سکونت رکھتا ہے تو پھر نزدیک ہونے میں کچھ فرق نہیں۔

ساتواں باب

پاکترین مکان کا مطلب

خیمہ اجتماع کے ذکر میں پاک ترین مکان سب سے اندرونی حصہ کو کہتے تھے۔ اس تک پہنچنے کے لئے بیرونی دروازہ سے داخل ہو کر پہلے صحن میں داخل ہونا پڑتا ہے لیکن یہاں سے ہم پاک ترین مکان میں داخل نہ ہوسکتے تھے ، پہلے ہم پاک مکان میں داخل ہوتے تھے ۔ جہاں ہم پردیسی اور مسافر نہیں رہتے بلکہ مقدسوں کے ہم وطن اور خدا کے گھرانے کے ہوجاتے ہیں۔ اگرچہ یہ پاکیزگی ہماری خوشی اور شادمانی کا باعث ہے لیکن پاک ترین مکان میں ہماری رسائی اس سے بڑھ کر ہے۔

ہم خدا کی پاکیزگی کے قائل ہوجاتے ہیں ۔ کلام اس کی پاکیزگی کو بیان کرتا ہے اور ہمیں ہمارے گناہوں سے قائل کرتا ہے ۔ مسیحی زندگی کے ہر قدم اور ہر تجربے میں اس کو ہم نئے طور پر جانتے ہیں۔ بیرونی دروازے سے پردہ تک پہنچنے تک ہر ایک چیز تمثیلاً اس کا بیان کرتی ہے۔ خدا پاک ہے اور ہر چیز جسے وہ چھوتا ہے پاک ہوجاتی ہے اور ہر جگہ جہاں وہ سکونت کرتی ہے مقدس ٹھہرتی ہے۔

پھر یہ پاک ترین مکان کیا ہے؟ یہ ایک سکونت گاہ کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے اور تجربہ کی طرف بھی۔

پاکترین مکان ایک سکونت گاہ

۱ - خدا کی سکونت گاہ

یہ وہ مقام ہے جہاں خدا سکونت کرتا ہے اور جہاں سے اس کی لاثانی شان وشوکت اور بے مثال جلال ظاہر ہوتا ہے۔ یہیں وہ اپنی پوری آب وتاب میں چمکتا ہے اور اس کی روشنی دوپہر کے وقت سورج کی روشنی سے بھی تیز ہے۔ جہاں گردش کے سبب سے سایہ نہیں پڑتا۔ یہاں وہ اپنے آپ کو ظاہر کرسکتا ہے جیسا ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ یہ مقام اس کی شان کے شایاں ہے ۔ پاک ترین مکان وجگہ ہے جہاں سے باپ کے دل کو مکمل اظہار اس کی لازوال محبت ، اس کی لاانتہا دانائی بے بیان صبر اور بے قیاس فضل ظاہر ہوتا ہے۔

۲ - مسیح کی سکونت گاہ

صندوق کی وہاں موجودگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ بیٹے کو باپ کی عین قربت حاصل ہے۔ اس کے بارے میں کچھ قیاس نہیں کرسکتے کہ جب بیٹا اپنے تخت اور جلال کو چھوڑ کر زمین پر آگیا تو اس وقت کیا حالت تھی لیکن اب جب کہ وہ سربلند اور سرفراز کیا گیا ہے اور کبریا کے

دہنی طرف بیٹھا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ پاک ترین مقام میں موجود ہے اور جہاں اب بیٹا موجود ہے اس سے بڑھ کر پاک جگہ اور کوئی نہیں۔

۳- ہماری سکونت گاہ

ہم اسی پاک ترین مقام کے لئے چنے اور چھڑائے گئے ہیں۔ خوشخبری کے وسیلہ سے ہم اس جگہ کے لئے جسے بیٹا تیار کرنے کے لئے گیا ہے بلائے گئے ہیں۔ اس نے کہا۔

"۔۔۔۔۔ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔۔۔۔ تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔" (یوحنا ۱۴ ، آیت ۲ تا ۳)۔

مخلصی اور نجات

ہماری کامل مخلصی اور نجات کہاں ہوتی ہے ؟ یہ نہ تو صحن میں اور نہ ہی پاک مکان میں بلکہ پاک ترین مکان میں ہمیں حاصل ہوتی ہے۔

جن کو خدا کی پاکیزگی حاصل ہے وہ اس میں داخل ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ بیٹا بھی اور وہ بہت سے فرزند جنہیں اس نے اپنے جلال میں شریک کیا ہے۔ اس میں داخل ہوسکتے ہیں۔ خون اس بات کا گواہ ہے کیونکہ ۔ہمارا نجات دہندہ اپنا ہی خون لے کر اس میں داخل ہوا۔ (عبرانیوں ۹ ، آیت ۱۲)۔ وہ بھی چھڑائے گئے ہیں۔ اور جن پر کسی دوسرے کا اختیار نہیں ، داخل ہوسکتے ہیں۔ خون ہی کے باعث ہم کو یہ حق حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے پاک ترین مکان میں چھڑائے ہوئے لوگوں کی موجودگی ان کی کامل مخلصی کا اظہار ہے۔ اس جگہ کو پاک ترین مکان اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں ذرا بھی ڈر اور خوف نہیں ہوتا۔ سزا کا حکم ٹل چکا ہے ہماری آخری عدالت پردہ کے سامنے ہوئی ۔ جہاں خدا نے " جسم " کی ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور آخر کار اسے برطرف کردیا، " کیونکہ جیسا وہ ہے " ویسے ہی دنیا میں ہم بھی ہیں۔" (۱ - یوحنا ۴، آیت ۱۷)۔ جس طرح اس پر سیاست کی گئی اسی طرح ہم پر بھی ہوئی۔ اب وہ اس عدالت سے بالاتر ہے اور خدا کے اعتبار سے زندہ ہے، اور " زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے۔" کیا اس میں کامل نجات اور اظہار نہیں ؟

پاک ترین مکان ایک تجربہ بھی ہے

اس دنیامیں تمام مخلوقات ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ مثلاً پھول ہی کو لے لو، یہ مختلف رنگوں اور صورتوں کے ہوتے ہیں۔ اس روحانی زندگی میں بھی سب چیزیں ایک جیسی نہیں ہوتیں بلکہ اس میں خدا کے رنگ برنگ فضل کا تجربہ ہوتا ہے۔ خیمہ اجتماع کے مطالعہ میں ہم نے طرح طرح کے سامان کا استعمال دیکھا ہے۔ بیرونی دروازہ سے لے کر اب تک ہم مختلف تجربوں میں سے گزرے ۔ اگر ہم ان تجربوں کا بغور جائزہ لیں تو یہ ہمارے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہوگا کہ سب سے اہم تجربہ کونسا ہے لیکن جونہی ہم اس پاک ترین مقام میں پہنچتے ہیں تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ تمام تجربوں میں یہ سب سے مقدس تجربہ ہے۔

یہ تجربہ کیا ہے؟ یہ خدا کے ساتھ روبرو اور دلی رفاقت ہے جس میں کوئی چیز خلل انداز نہیں ہوتی۔ یوحنا رسول بیان کرتا ہے ۔"ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہے۔" وہ مزید کہتا ہے کہ یہ شراکت نور میں ہے۔ (۱ یوحنا ۱ ، آیت ۳، ۵، ۷)۔

یہ مسیحی تجربہ میں " پاک ترین مقام " کی طرف ایک اشارہ ہے۔ شراکت کا مطلب ہے کسی چیز میں شریک ہونا یعنی کسی چیز کو آپس میں بانٹنا یا تقسیم کرنا۔ کرنتھیوں کو پولوس رسول یوں لکھتا ہے:

" خدا سچا ہے جس نے تمہیں اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی شراکت کے لئے بلایا ہے۔" (۱ - کرنتھیوں ۱ ، آیت ۹)۔

کیا ہم بیٹے کے اس علم میں جو اسے باپ کے خیال ، خواہش ، چاہت ، محبت اور غم کے متعلق حاصل ہے۔ شریک ہوسکتے ہیں؟ بیٹے کے ساتھ رفاقت کا یہی مطلب ہے۔ لیکن

ایک بات اور بھی ہے یعنی " ہماری شراکت باپ کے ساتھ ہے۔" کیا ہم بھی بیٹے کو ویسے ہی جان سکتے ہیں جیسے باپ اسے جانتا ہے ؟ کیا بیٹا ہمیں بھی ویسا ہی عزیز ہے جیسا باپ کو اور جیسے باپ کی نگاہ میں وہ بیش قیمت ہے ہمارے لئے بھی ویسا ہی بیش بہا ہے جیسے باپ اس کی کاملیت اور خوبیوں کو جانتا ہے کیا ہم بھی اندازہ لگا سکتے ہیں ؟ کیا ہم بیٹے کی باپ سے تابعداری کو جان سکتے ہیں ؟ یہی باپ کے ساتھ ہماری رفاقت ہے۔ مسیحی تجربہ میں پاک ترین مقام یہی ہے۔

ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اس کے بیٹے کے ساتھ ہے۔ ترتیب ، تخلیق اور مخلصی کے انتظام میں کیسا اتحاد اور یگانگت نمایاں ہے! کیا ہم ان کے خیالوں کو جب انہوں نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کرکے اپنے ہاتھوں کی تمام کاریگری پر اختیار بخشا، جان سکتے ہیں؟ اور جب گناہ داخل ہوگیا اور موت راج کرنے لگی تو کیا ہم ان کے محبت بھرے دل کے دکھ اور رنج کا بھی اندازہ کرسکتے ہیں؟ اور جب وہ مقدسوں کو صیون کی طرف آتے دیکھیں گے تو کیا ہم ان کی خوشی اور شادمانی کو محسوس کرسکیں گے جب کہ وہ کہیں گے :

" آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اسے میراث میں لو۔" (متی ۲۵ ،آیت ۳۴)۔

باپ اور بیٹے کے علم ، خواہش ، احساس ، محبت ، برداشت اور خوشی سے بڑھ کر اور بھی کوئی چیز ہوسکتی ہے؟ کیا آپ تجربتہً اس پاک ترین مقام کو جانتے ہیں؟

فرش

اس کا فرش بیابان کی ریت ہی تھا۔ لیکن کیا وہ اس جلالی خیمہ کے لائق ہے ؟ یہ ریت خدا کے لوگوں کو یاد دلاتی ہے کہ وہ کہاں کھڑے تھے۔ اگرچہ ایک لحاظ سے وہ پاک ترین مقام میں یعنی خدا کی عین حضوری میں تھے جہاں ان کا جلال بے پردہ دکھائی دیتا تھا تو بھی دوسرے لحاظ سے وہ بیابان میں تھے۔ یہ ریت خدا کے لوگوں کی ایک خصوصیت کا بیان کرتی ہے کہ وہ زمین پر پردیسی اور مسافر ہیں۔ کیا ہماری یہ زندگی پاکترین مقام کے تجربے میں ہمارے لئے مانع ہے؟

پاک ترین مقام یقیناً اس کی مثال ہے، جس کی طرف ہم بڑھتے چلے جارہے ہیں، جس کے لئے ہم ہر روز کراہتے رہتے ہیں۔ یہ وہ گھرا تجربہ بھی ہے جو اس راستے کی مشکلات اور آزمائشوں کے دوران ہمیں اپنی روحوں کے محافظ اور گلہ بان کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔ اس فرش کا گرد یہ ظاہر کرتی ہے کہ پاک ترین مقام جس خوبصورتی ، شان وشوکت اور گھرے تجربے پیش کرتا ہے وہ سب ہمارے ہیں پردیسی جو پردیسی اور مسافر ہیں۔ ہماری یہ شیرین اور قیمتی رفاقت ہماری مسافرت کے راستے کی تمام آزمائشوں اور مشکل حالات کو خوشگوار بنادیتی ہے اور ان سے ہمارے لئے بھلائی پیدا کرتی ہے۔ پس ہم پاک ترین مقام کا زیادہ لطف حاصل کرنے کے لئے بڑے اشتیاق سے آگے بڑھتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ہم اور زیادہ اس کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔

آٹھواں باب

لبِ لباب

خیمے کا دوہرا مقصد

اس خیمہ سے دو مقصد پورے ہوتے تھے۔

" میں بنی اسرائیل کے درمیان سکونت کروں گا" (خروج ۲۹ ،آیت ۴۵)۔

" میں تمہارے درمیان چلا پھرا کروں گا۔" (احبار ۲۶ ،آیت ۱۲)۔

پس اس خیمے کے متعلق دو خیال ہیں۔

۱ -خدا کی سکونت گاہ

چونکہ خدا کے لوگ خیموں میں رہتے تھے اس لئے خدا نے بھی چاہا کہ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ خیمہ میں سکونت کرے ، کیونکہ اس خیمہ میں ہوتے ہوئے وہ اپنے لوگوں کے ساتھ ساتھ جاسکتا تھا۔ بلعام نے کہا " اسرائیل کے خیمے خوش نما تھے " لیکن خدا کا خیمہ اپنی خوبصورتی میں بے مثال تھا۔ سونا ، چاندی ، پیتل ، قیمتی پتھر ، کاڑھا ہوا کتان اور کہانت کی خدمت اس کی خوبصورتی کو دوبالا کردیتے تھے۔ یہ تمام مسیح یسوع کو پیش کرتے ہیں ۔ قیمتی دھاتوں کا چمکنا ، قیمتی پتھروں کا جگمگانا اور رنگ برنگ کے خوبصورت پردے سب اسی کی گواہی دیتے ہیں۔ یسوع مسیح میں ہی ہو کر خدا اس دنیا میں رہا، اور لوگوں سے محبت کرتا، انہیں چھڑاتا ، صلح کراتا اور اپنے لوگوں میں رہ سکتا ہے۔

لیکن بعد میں بیٹا بذات خود دنیا میں آیا، جبکہ " کلام مجسم ہوا۔۔۔۔ او رہمارے درمیان رہا۔" (یعنی خیمہ زن ہوا) خدا ، یسوع مسیح میں انسانی جسم میں رہا اور ہم اس کے جلال کو دیکھا ۔ اگرچہ بہتوں کی نگاہ میں نہ اس کی کوئی شکل وصورت ہے نہ خوبصورتی وہ آدمیوں میں حقیر ومردود ۔۔۔۔۔ تھا اور اس کی تحقیر کی گئی ۔ لیکن بعضوں کو اس میں وہ حسن وجمال نظر آیا، جس وہ اپنی آنکھیں نہ ہٹا سکے ۔ وہ فضل اور سچائی سے معمور تھا۔ پطرس اس سے درخواست کرتا ہے کہ " میرے پاس سے چلا جا کیونکہ میں گنہگار آدمی ہوں۔" تو بھی پطرس اس سے لپٹا رہا۔ بدروحوں نے چلا کر کہا " اے خدا تعالیٰ کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام " لیکن وہ شخص جس میں بدروحیں تھیں۔ مسیح خداوند کی طرف دوڑا اور اسے سجدہ کیا۔

خدا کی سکونت گاہ خواہ خیمہ ہو خواہ مسیح وہ الہیٰ اور بے مثال ہے۔

۲۔ خدا کا سفری لباس:

خدا اپنے آپ کو اپنے لوگوں کے ساتھ پردیسی اور مسافر سمجھتا ہے۔

" میں تمہارے درمیان چلوں پھروں گا اور تمہارا خدا ہوں گا" (احبار ۷ ۲، آیت ۱۲)۔ یہ موسیٰ سے لے کر داؤد کی حکومت کے خاتمے تک ایسا ہی رہا۔ مصر سے لے کر کنعان پہنچنے تک وہ ان کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔

" کیونکہ جب سے میں بنی اسرائیل کو ملکِ مصر سے نکال لایا آج کے دن تک کسی گھر میں نہیں رہا بلکہ خیمہ اور مسکن میں پھرتا رہا ہوں۔" (۲ ۔ سیموئیل ۷، آیت ۶)۔

جب تک ان کی آزمائشوں کا خاتمہ ، جنگ میں فتح ، دشمن مغلوب اور ان کی مسافرت کا زمانہ ختم نہ ہوگیا وہ خیمہ اور مسکن میں ان کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ یہ کیسی ہمدردی اور فروتنی ہے !جب تک اس کے لوگ پردیسیوں اور مسافروں کی حیثیت میں خطرات اور مشکلات سے دوچار ہے وہ بھی مسافر کی طرح ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ مصر سے کنعان تک خوفناک بیابان تھا۔ لیکن جتنا عرصہ اس کے لوگ وہاں رہے وہ بھی وہیں ان کے ساتھ رہا۔ اس کا اس بیابان میں لباس کیا تھا؟ اس مسافرت کے وقت میں جانوروں کی کھالیں اس کا لباس بنا۔ یہ مقصد کی بجا آوری کے لئے کتنا موزوں اور کیسا مناسب حال تھا!۔

یہ خیمہ نہایت ہی شان دار تھا۔ لیکن جب اس پر خدا کے سفری لباس کی حیثیت سے غور کرتے ہیں تو ہم اس میں ایک نئی خوبصورتی اور نیا ل جلال دیکھتے ہیں ۔ اس کی خوبصورتی اس کی اس خوبی میں ہے کہ سفر کے حالات کے مطابق اس کو ڈھال لیا جاتا ہے۔ یہ پردے اور کھالیں کس قدر آسانی سے گھنڈیوں سے اتر جاتی تھیں۔ تاکہ ایسا لباس بن جائیں جن میں خدا تمثیلاً اپنے لوگوں کے ساتھ چلتا تھا۔

حالات اور ضرورت کے مطابق اس کا بدل جانا اس کے جلال اور خوبصورتی کا ایک اور پہلو تھا۔

اسی طرح خداوند یسوع مسیح جگہ بہ جگہ پھرتا رہا۔ وہ اپنے جسم کے خیمہ میں اسرائیل کے طول وعرض میں سفر کرتا رہا۔ کس طرح وہ انسانوں کے مشابہ ہوگیا اور ان کی بھوک ،

تھکاوٹ، خطرے اور غم میں شریک ہوا۔ اس کے لئے سر دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ وہ بیگانہ اصطبل میں پیدا ہوا اور چرنی میں رکھا گیا۔ وہ اس گدھے پر سوار ہوا جو مانگ کرلیا گیا تھا۔ اور دوسرے شخص کی قبر میں دفن ہوا۔ ہمارے مسافرت کے دنوں میں یہ باتیں کس قدر تسلی بخش ہیں۔

ہمارا بلاوا اور چال چلن

ہم یہاں کے شہری نہیں بلکہ پردیسی ہیں۔ ہم یہاں کے مقیم نہیں بلکہ مسافر ہیں۔ پطرس اپنے خط میں لکھتا ہے کہ " تم ایک برگزیدہ نسل۔۔۔۔ مقدس قوم۔۔۔ خدا کی امت ہو" (۱۔پطرس ۲،آیت ۹ تا ۱۰)۔ اس کے ساتھ وہ ان کو یاددلاتا ہے کہ وہ پردیسی اور مسافر ہیں۔(آیات ۱۱ تا ۱۲)۔

یہ بات ناقابلِ انکار ہے کہ جب سے آدم کی نافرمانی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا ہے تمام دنیا بطالت کے اختیار اور فنا کے تحت ہے اور ساری دنیا اس شریر کی گود میں پڑی رہتی ہے۔ یہ خدا کی بادشاہت نہیں ہے اس لئے ہم دنیامیں پردیسی اور مسافر سے بڑھ کر نہیں ہوسکتے۔ جن کے پاس نجات بخش ایمان اور آسمانی زندگی ہے۔ ان کے لئے ابدی گھر ہیں لیکن وہ اس دنیامیں نہیں چونکہ باپ اور بیٹا اپنی ذات اور صفات میں آسمانی اور ازلی ہیں اس لئے وہ بھی اس دنیامیں پردیسی اور مسافر سے بڑھ کر نہیں ہوسکتے تھے۔ پس ان کا سفری لباس کس قدر مناسب حال تھا! خیمہ میں ہوکر وہ آدمیوں کے درمیان سکونت کرسکتے تھے اورمناسب تھا کہ ان کا لباس بھی سفر کے مطابق ہو۔ اپنے آسمانی بلاوے اور چال چلن کو ثابت کرنے کے لئے لازمی ہے کہ ہم بھی ایسا ہی رویہ اختیار کریں۔

ملکِ کنعان میں بھی ابرہام نے جو ایمان داروں کا باپ ہے۔ "اضحاق اور یعقوب سمیت جو اس کے ساتھ اسی وعدہ کے وارث تھے خیموں میں سکونت کی۔"(عبرانیوں ۱۱،آیت ۹)۔

" یہ سب ایمان کی حالت میں مرے اور وعدہ کی ہوئی چیزیں نہ پائیں مگردور ہی سے انہیں دیکھ کر خوش ہوئے ، اور اقرار کیا کہ ہم زمین پر پردیسی اور مسافر ہیں۔ جو ایسی باتیں کہتے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اپنے وطن کی تلاش میں ہیں۔ مگر حقیقت میں وہ ایک بہتر یعنی آسمانی ملک کے مشتاق تھے اسی لئے خدا ان سے یعنی ان کا خدا کہلانے سے شرماتا نہیں۔ چنانچہ اس نے ان کے لئے ایک شہر تیار کیا۔" (عبرانیوں ۱۱،آیت ۱۲ تا ۱۶)۔

وہ ہمارے ساتھ پردیسی بن کرچلنے سے شرماتا نہیں بشرطیکہ ہم بھی پردیسی بننے کو تیار ہوں۔ اگر ہم اس دنیا میں ہی اپنا دل لگا بیٹھیں یعنی اسی کو اپنا سب کچھ سمجھ لیں تو ہم اپنے آسمانی بلاوے کو وفاداری سے انجام نہیں دے رہے۔ روپیہ پیسہ اور جائداد وغیرہ ہمارے لئے زنجیریں اور بیڑیاں بن سکتی ہیں جو روحانی زندگی میں باعث رکاوٹ ہوں گی ، اور ترقی کرنا مشکل ہوجائے گا۔ ہمیں خداوند کے ساتھ اس نظریہ کے تحت چلنا چاہیے کہ " اٹھالئے" جائیں گے ۔ خدا کا لباس مسافرانہ اور اس کے طور طریقے پردیسیوں کے سے ہیں۔ اور اگرہم ان کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں تولازمی ہے کہ ہم اس کی مانند بنیں۔

مسافر اور پردیسی ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم جسمانی طور پر بے قرار ہوں اور ہم غیر مستقل مزاج ہوں۔ بلکہ مسافرانہ نیت آسمانی رویا اور بلاوے میں پائی جاتی ہے۔ ایمان کے وسیلے سے ہم آسمانی جلال اور آسمانی مقاموں پر نگاہ کرتے ہیں۔ چونکہ یہاں پر ہم ہر وقت سفر میں ہیں اس لئے ہمیں اپنے سفر کی لاٹھی اور خیمہ کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔

یہ سادہ سی مسافرانہ زندگی جس میں خدا پر کلیتہ بھروسہ رکھتے تھے، ترک کردینا اور روح القدس ، جو ہمیں آگے لے جانا چاہتا ہے ۔ اس کی آواز سے غافل رہنا نہایت آسان ہے۔

پردیسی ایک ہی جگہ میں زیادہ دیر تک مقیم نہیں ہوتا اور نہ ہی وہاں کی کوئی چیز اسے ٹھہرنے پر مجبور کرسکتی ہے اور نہ ہی کوئی ایسا روحانی تجربہ رکھتا ہے جس سے آگے نہ بڑھنا ہو۔ وہ آگے بڑھنے کا خواہش مند ہے۔ اس کے پاس قیمتی وعدے ہیں۔ لیکن وہ اسے اب تک

پورے طور پر حاصل نہیں ہوئے۔ پس اس کی نگاہیں آگے لگی ہوئی ہیں اور غور سے دیکھتا رہتا ہے کہ کوئی رکاوٹ اس کے راستے میں حائل نہ ہو۔

مسافر کلیسیا

جب ہم مقدِس میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ کلیسیا کی مثال ہے۔ ہم نے کسی قدر اس کے جلال کو دیکھا اور پھر یہ بھی کہ وہ یسوع مسیح کی خوبیوں کو بھی کسی قدر ظاہر کرتی ہے۔ لیکن اس کا جلال نہ صرف اس کی اندرونی حالت سے ظاہر ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی عزت اس کی مسافرانہ حیثیت میں بھی پائی جاتی ہے۔

اکثر ہم گرجا گھر کی عمارت، فرنیچر اور آرائش کے سامان کو دیکھ کر ہی کسی کلیسیا کی ترقی کا اندازہ لگاتے ہیں اور ہم اس بات سے نہایت خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے اجتماع کی جگہ کشادہ، وسیع اور لوگوں کی نظر میں پسندیدہ ہے۔

لیکن خدا کا گھر آسمانی اور روحانی ہے اور مسافرانہ زندگی اس کی خاصیت ہے۔ یہی اس کی شان وشوکت ہے۔ اپنے مالک کی طرح اس دنیا میں وہ صرف مسافرانہ لباس میں ہی ملبوس ہے۔ اس کا لباس بڑی بڑی جاگیریں قیمتی ، املاک، دیدہ زیب عمارات اور قیمتی فرنیچر نہیں ہے۔ کلیسیا کرائے کے مکان، کھیتوں، غاروں اور جنگلوں میں جمع ہو کر خدا کی عبادت کر سکتی ہے۔ وہ گھروں میں روٹی توڑ سکتی ہے۔ (اعمال ۲، آیت ۴۶)۔ چونکہ وہ مسافر ہے اس لئے اس کی ضروریات نہایت محدود اور کم ہیں۔

اس کو تعلیم دینے والے اور نصیحت کرنے والے وہ لوگ ہیں جن کی نگاہیں نئے یروشلیم پر لگی ہوئی ہیں۔ اس کو بڑے بڑے اور تربیت یافتہ خادموں کی ضرورت نہیں بلکہ جو " پردیسی اور مسافر " ہیں وہ کلیسیا میں خدمت کے لائق ہیں۔

جب کلیسیا ستائی جاتی ہے اور اسے دکھ دیا جاتا ہے۔ جب اس کے خلاف شرارت کی فوجیں بھی خیمہ زن ہوں تو بھی برباد نہیں ہو سکتی۔ اگر حکومتیں کلیسیا اور اس کی گواہی کی مخالفت میں اٹھ کھڑی ہوں، تو بھی وہ قائم رہے گی اور بڑھے گی، کیونکہ اس کی زندگی آسمانی ہے۔ وہ کوئی انسانی تنظیم نہیں بلکہ زندہ موجود ہے۔ اس کے وجود کا انحصار آدمیوں کے رحم وکرم پر نہیں وہ اپنی ضرورت کے لئے خدا سے درخواست کرتی ہے اور اس کی تمام احتیاجیں رفع ہو جاتی تھیں اور اس کا سردار بھی اس کے ساتھ مسافر ہے۔

پنتکست کے وقت سے لے کر حقیقی کلیسیا اب تک مسافرانہ بھیس میں ہے۔

کلیسیا کی اصلیت اس وقت ظہور پذیر نہیں ہوئی جب وہ آرام میں تھی اور اسے دنیا کی حمایت اور بڑی دولت حاصل تھی بلکہ اس وقت جب مخالفت اور خطرات بڑھے۔ جب وہ سخت آزمائش میں سے گزری ، اور جب اس کے مخالفوں نے خیال کیا کہ وہ اسے برباد کر سکتے تھے۔ تب اس کی خوبیاں اور جلال اجاگر ہوا۔

کاش کہ موجودہ کلیسیا تمام دنیوی رکاوٹوں کو جن سے وہ جکڑی ہوئی ہے ترک کر دے۔ حقیقی روحانی بیداری کلیسیا کو ہمیشہ اس کی ابتدائی سادگی کی طرف مائل کرتی ہے۔ خدا کے روح کی تحریک جب کبھی ہوتی ہے تو فروتن لوگوں میں ہوتی ہے۔ خداوند ہمیشہ اپنے لوگوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ " ہم پردیسی اور مسافر "ہیں۔